ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
موعظۂ حسنہ
(نصیحت فرجام نامۂ پیام)
یعنی
مجموعۂ مکتوبات مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر
و ممبر آف ریونیو بورڈ آف ریونیو حیدرآباد دکن حال پنشن خوار سرکار عالی نظام
جس کو
باجازہ مولوی بشیر الدین احمد صاحب سوم تعلقہ دار سرکار عالی نظام
مولوی سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز نے بہ ترتیب معقول مرتب فرمایا
(تمام حقوق محفوظ ہیں)
محمد نثار حسین نثار کے اہتمام سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

مولوی نذیر احمد صاحب سے میری ذاتی شناسائی مطلق
نہیں مگر جس تفصیل سے میں اونکو جانتا ہوں اونکے
دوست آشنا تو خیر اونکے قریب کے رشتہ دار بھی
اتنا ہی جانتے ہونگے ۔ کشف الغطاء [illegible]
[illegible] ۔ اسکا سبب یہ ہے کہ مجھکو [illegible]
تصنیفات کی تکمیل سے کہ مولوی نذیر احمد یعنی اونکے فرزند ارجمند
مولوی محمد بشیر الدین صاحب کے ساتھ ان کا جسے
اختلاط [illegible] ایک طرح دو دو چار
[illegible] اتفاق سے خط و کتابت ہوتی ہے
تو تفصیل اونکو تحریر اسلئے کہ المکتوب نصف الملاقات
[illegible] دونون کسی [illegible] ایک
دوسرے سے [illegible] ہیں ۔ میں نے مولوی
نذیر احمد صاحب کے تمام تصنیفات کو بالاستیعاب
دیکھا ہے نہ ایک دفعہ بلکہ بار بار ۔ یہی اسباب
اس دیباچہ کے ہیں ۔ جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے
مصنفات مرآۃ العروس وغیرہ کو [illegible] لفٹننٹ گورنر
ممالک شمالی مغربی جیسے قدردان گورنمنٹ نے
منظور کیے اور [illegible] ہزار روپیہ انعام کے دیے
ہوں ۔ جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات

اس درجہ مقبول خلائق ہوں کہ وہ نہیں آنے پاتا
اور ایڈیشن پر ایڈیشن نکلتے چلے آتے ہیں یہانتک کہ
بعض کتابونکی چالیس ہزار جلدوں سے زیادہ چھپ
چکی ہیں ۔ جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات
بھاکا ۔ مرہٹی ۔ گجراتی ۔ بنگالی ۔ کشمیری ۔ اور سب سے
بڑھکر انگریزی میں ترجمہ ہوگئے ہوں ۔ اور جب کہ اونکی
ایک کتاب توبۃ النصوح داخل امتحان سول سروس ہو ۔
وکفی بہ فخرا ۔ یعنی جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی
اعلیٰ لیاقت اور پاکیزگی تحریر اور راستی خیالات پر جم غفیر
نے اجماع کرلیا ہو تو میں اپنی راے کا اظہار کرنا
تحصیل حاصل بلکہ ایک طرح کی شوخی سمجھتا ہوں ۔ ممالک
مغربی شمالی ۔ پنجاب ۔ بہار ۔ بنگالہ ۔ تو ایک اعتبار سے
زبان اردو کا وطن ہے ۔ ان ملکوں میں مولوی
نذیر احمد صاحب کے مصنفات کی جتنی قدر ہو تھوڑی ہے
حیدرآباد دکن میں جہاں فارسی دفتر تھا مولوی نذیر احمد
صاحب کی تحریرات کا وہ زور و شور رہا کہ اونکے
روزنامچے اور روبکار اور کیفیتیں اور رپورٹیں اور فیصلے
اور تجویزیں مجالس میں اسطرح پڑھی جاتی تھیں جیسے
مشاعروں میں غزل ۔ سارے دکن میں ایک

نواب سر سالار جنگ مرحوم خود مردمی مجسم اور مردم شناس
تھے - اونکا یہ حال تھا کہ مولوی مہدی علی صاحب کے
نام جو خطوط مولوی نذیر احمد صاحب کے آتے بالالتزام
اونکو بار بار مزے لے لے کر پڑھتے اور حسن تحریر کی داد
دیتے - جب حضور نظام کی مسند نشینی کو ڈیڑھ یا دو
برس باقی رہے تو گورنمنٹ انڈیا نے چاہا کہ انہیں کو
انتظام ملک سے آشنا کیا جائے - وزیر اور رزیڈنٹ
نے ملکر یہ تجویز کی کہ انتظام مملکت پر کچھ رسالے
لکھوا کر حضور کو ملاحظہ کرائے جائین - مولوی
نذیر احمد صاحب کے سوا ایسے رسالے اور کون
لکھتا - کما بیش دس رسالے مولوی نذیر احمد صاحب نے
لکھے - ایک دن کا مذکور ہے کہ نواب سر سالار جنگ
میز پر تھے اور انریبل مسٹر سید محمود اور چند اکابر اور بھی
شریک تھے کہ ایک رسالہ پہونچا - سر سالار جنگ
سے صبر نہ ہو سکا اور عین تناول طعام مین رسالے
کو دیکھنا شروع کیا اور حاضرین کو سنایا اور آخر کار
یہ فرمایا کہ مجھ کو ساری عمر مین اگر رشک ہوا ہے
تو مولوی نذیر احمد کے دماغ پر - بس مولوی
نذیر احمد صاحب کے سرٹیفکٹون کا پشتارہ جس مین
کئی لفٹننٹ گورنرون کی چٹھیان بھی ہین ایک طرف
اور ہند کے بسمارک سر سالار جنگ کا اتنا فرمانا
ایک طرف - خیر سر سالار جنگ کو تو مولوی
نذیر احمد صاحب کے دماغ پر رشک تھا
مجھکو مولوی نذیر احمد صاحب کی تحریرات سے
عشق ہے - مولوی نذیر احمد صاحب کی کتابین
ہندو - مسلمان - عیسائی - یہودی - پارسی
ہر قوم اور ہر ملک کے لوگون نے پڑھی ہونگی

مگر یہ میرا ہی حصہ تھا کہ مولوی بشیر الدین احمد صاحب
اپنے والد کے خطوط مجھ کو دکھایا کرتے اور
مین اونکو نقل کر لیتا - خطوط مین اکثر خانگی
حالات تھے اور بہت مین مباحثہ علمی جو
مولوی نذیر احمد صاحب سے بیٹا اکثر لکھ کر
بھیجتے تھے - انکی خدمت و استفادہ کے بعد
جو کچھ بچا وہ یہ کتاب ہے جو پیش کش ناظرین
کیجاتی ہے - اسکے چھپوانے سے لوگون
کو یہ دکھلانا مقصود ہے کہ ایک لائق باپ
اپنے اکلوتے بیٹے کو کس طرح پر تعلیم
تربیت کرتا ہے - شفقت تو اس درجے کا
ہے کہ سوتے جاگتے - سفر مین حضر مین
فرصت مین اشتغال مین - ہر حال مین بیٹے کا
تصور نصب العین ہے گویا دنیا عبارت ہے
اسی ایک وجود سے - مگر تعلیم مین بھی اس بلا
کا اہتمام ہے کہ علم ایک لقمہ ہو تو کھلا دین
یا تعویذ ہو تو گھول کر پلا دین - مین ناظرین
کتاب کو مولوی نذیر احمد صاحب کا نمونہ
دکھلا کر اولاً نفس تعلیم اور ثانیاً اس
خاص طرح کی تعلیم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا
ہون جس کا نا قدر حال مقتضی ہے - مقصود
اصلی تو یہ ہے اور اگر کوئی طرز تحریر اور طرز تفہیم
اور سے مطالب سے استفادہ کرے تو روکنے مین [illegible]

نمبر ۱۲ - تالتلا بازار اسٹریٹ - کلکتہ
تاریخ غرہ جنوری [illegible] روز شنبہ

محمد عبد الغفور شہباز بہاری

آغاز خطوط وغیرہ

نور چشم امداد عمرہ وآباہ اللہ نصیبا وافرا وحفظا تمکا ثرا
من العلوم الجدیدۃ المفیدۃ - خدا کا شکر ہے مین اچھا
ہون - وہی وحشت تنہائی - وہی دل برداشتگی -
تمھاری بھیجی ریڈ صاحب کے پاس پہونچی - مین نے
دیکھی نہین مگر ریڈ صاحب سے سنا - ریڈ صاحب نے
پھر میری بدلی کی رپورٹ کی ہے - مجھ سے پوچھا
کہ تجھکو کیا منظور ہے - مین نے جواب دیا
بندوبست سے ملول - ضلع شرقی سے تنفر -
خزانے سے بار - ریڈ صاحب نے دو برس
کی رخصت لی - اونکی بہن مارچ مین جائین گی
اور وہ خود جولائی یا اگست مین - غالب ہے کہ
اس سے پہلے میری بدلی ہو جائے گی - جہان کہین
فی علم اللہ میرے حق مین اصلح ہو خداوند تعالی
اوسکے اسباب مہیا کرے - مین نے علی گڑھ کا
تذکرہ کیا ہے - ان بعد آگرے کا - بدلی کی وجہ سے
ریڈ صاحب نے کہا کہ رخصت کا لینا ملتوی رکھو -
اگر علی گڑھ مثلا جانا ہو تو رخصت کی خواہش عبث -
تم نے صرف ونحو فارسی مین پڑھا کر فارسی عمین
و نہین کو گذارش نہین گذارش چاہئے -

خدا کا شکر ہے کہ مین بدھ کے دن ۵ - جنوری کو
مغرب سے پہلے اپنے مقام پر پہونچ گیا - کبھن
کہار پالکی اور بیشی رائے کے مکان پر دونون
گھوڑے اور حاجی ہدایت اللہ کا ہاتھی اور پیہانی
مین دوسرا ہاتھی غرض ہر طرح کی پوری ڈاک
موجود تھی - جب لوگون کو معلوم ہوا کہ بیوی صاحب
تشریف نہین لائین اور تم بھی وہین رہ گئے تو
عملہ اور نوکر اور پیادے اور نوکر می سب کے سب
افسردہ خاطر ہوئے - تم سے لوگ بہت مانوس تھے
اور تمھارے ساتھ نہ رہنے سے لشکر سونا معلوم
ہوتا ہے - جب غیرون کا یہ حال ہو تو میرے دل
کی کیفیت کا خدا کو علم ہے - مین نے نہایت مجبور
ہوکر تمکو جدا کیا ہے - اس واسطے کہ وقت نکالا جاتا
تھا اور تمھاری انگریزی بدون مدرسے کے درست
نہین ہو سکتی تھی - خداوند کریم تمھارا حافظ اور نگہبان
ہے - بشیر - خدا کے لیے اب پورا پورا شوق کرو -
دو تین برس کی محنت ہے - بڑا مرحلہ انٹرنس کا
ہے - اگر تم اسمین کامیاب ہو تو یہ کامیابی اگلے
امتحانون مین تمھاری مددگار ہوگی - علم تو سب
طرح کے ہین اور طالب علم کو لازم ہے کہ سب کی
طرف برابر توجہ کرے لیکن سب پر مقدم ادب

یعنی زبان دانی کمال زبان دانی یہ ہے کہ تمکو
اہل زبان کی سی قدرۃ حاصل ہو- اوسکی تدبیر یہ ہے
کہ زبان دانون کی عبارتین یاد ہون جس طرح
خیال اور مضمون کو جس پیرایے مین اہل زبان نے
ادا کیا ہے اوسکی تقلید اور اوسکی نقل کرنی چاہیے-
غرض زبان دانی کے لیے یادداشت شرط ہے- محاورات
اور مثال و حکایات اور لغت اور صلون کا استعمال
جنکو تم پیریوزیشن کہتے ہو سب پیش نظر رہین-
جس تحقیق سے تم مجھ سے عربی پڑھتے تھے کہ
ہر ہر لفظ کا مادہ اور ماخذ اور صیغہ اور ترکیب کوئی بات
چھوٹنے نہین پاتی تھی یہی تحقیق فارسی اور انگریزی
کل زبانون مین ہے- جب کسی کتاب کا سبق
لے کر بیٹھو خود لفظ لفظ پر نظر کرتے جاؤ- جب اس
انضباط سے دو چار کتابین نکلین اچھی خاصی استعداد
ہو جائے گی- زمان طالب العلمی مین ادب عربی کے
متعلق مجھ کو شاید متنبی- سبعہ معلقہ- تاریخ یمینی
اور مقامات حریری کے متعدد مقالے اور دیوان
حماسہ کے اکثر مقامات اور قرآن کی بہت سورتین
یاد تھین خلاصہ یہ ہے کہ ہر زبان مین اہل زبان
کی بولی سند ہے- جسکو جتنا یاد اوتنی قدر علم ادب
مین اوسکی استعداد- سوا اسے زبان دانی دوسرا
کوئی علم نہین جسمین آدمی ساری عمر مشغول رہے
اسی سبب سے ادب کی بڑی قدر ہے- اگر ادب اچھا
ہے تو دوسرے علوم مین اگر کچھ خامی بھی ہو تو
ممتحن درگذر کرتے ہین- پارسال ہائی کورٹ
کے امتحان مین ایک بنگالی اول رہا- اگرچہ اوسکے
قانونی جواب سنا ہے کہ بہت عمدہ نہ تھے مگر وہ

تقریباً تحریراً انگریزی کا بڑا ادیب تھا- زبان دانی
کی استعداد بے شک کتابون کے ذریعہ سے
حاصل ہوتی مگر اہل زبان سے گفتگو کرنا بھی ایک عمدہ
ذریعہ ہے- اسی واسطے مین نے تمکو پادریون کے
مین چھوڑا ہے- جہانتک ہو سکے بُری بھلی
غلط صحیح ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنی چاہیے تمھاری
جماعت مین شاید اکثر کو انگریزی بولنے کی مہارت
نہ ہو تو تم اونچی کلاس کے لڑکون سے تعارف
پیدا کرو اور ہر روز تین گھنٹے چار گھنٹے انگریزی مین
بات چیت کرو تاکہ جھجک اور رکاوٹ رفع ہو-
تمھارے ماسٹر ہندوستانی یا انگریز جیسے
ہون ہرگز اون سے اردو مین ایک لفظ مت کہو-
لیس صاحب کی بیم سے تجدید تعارف کرلو غرض
جو ذریعہ انگریزی گفتگو کا ہو حاصل کرو- انگریزی
بول چال کے اعتبار سے اول یورپین لیڈی پھر
یورپین جنٹلمین- پھر یوریشین لیڈی- پھر
یوریشین جنٹلمین- پھر سب کے آخر مین [illegible] کی
بھرتی ایرے غیرے پنچ کلیان بنگالی بابو اور
تمام انگریزی دان نیٹو- بشیر- انگریزی گفتگو کی
ضرورۃ اس درجے کی ہو کہ مین اپنے خیالات ظاہر
کرنے کے لیے الفاظ نہین پاتا- تم مجھکو سمجھاتے کہ
کالج مین داخل ہونے سے مقصود اصلی یہی ہے
بس- اگر تمکو انگریزی مین گفتگو کرنا اور اوس کا
بے تکلف لکھنا آجاتا ہے تو تم کچھ نتیجہ کر ایف اے
تک کا امتحان دے سکتے ہو- انگریزی مسودہ
ہر روز لکھنا چاہیے- مجھکو ہمیشہ انگریزی مین خط
لکھو اور دیکھو کہ نازک بات نہین ہو گی کیسی ہی نا

یا کسی اونچی کلاس کے لڑکے یا کسی تعارف سے اوسکو درست کرالیا کرو - ایک کتاب انگریزی کمپوزیشن کی بنالو جسمین اپنا کمپوزیشن تاریخ وار لکھکر اوسمین سرخی سے اصلاح لے لیا کرو اور اصلاح کو بہ نظر غور دیکھا کرو اور رکھو کہ پھر ویسی غلطی نہ ہو - مین نے سنا ہے کہ تمھارے مدرسے مین ساگر جینا ماسٹر ہین اور وہ انگریزی کے بڑے ادیب ہین اونسے تعارف پیدا کرو - ادب اور انکسار کافی ذریعہ لوگون سے تعارف پیدا کرنے کا ہے - اگرچہ تم ابھی اجنبی ہو لیکن جب لوگ دیکھین گے کہ تم پڑھنے کا شوق رکھتے ہو تمھارے اچھے ہوگئے ہین اور اوستادون کا ادب تمکو ملحوظ رہتا ہے کسی سے لڑتے جھگڑتے نہین اور نالائق لڑکون سے الگ تھلگ رہتے ہو تو ماسٹر لوگ خود بخود تم پر مہربانی کرنے لگین گے - تمکو شروع سے اخیر تک کوئی سکنڈ لینگویج اختیار کرنی پڑے گی یعنی انگریزی کے علاوہ دوسری زبان عربی - سنسکرت - یا فارسی - سو فارسی کلاسیکل نہین ہے - ناچار عربی لینی ہوگی اور تمکو عربی مین اتنا درک ہے کہ تھوڑی توجہ جاری رکھو تو کافی ہے ورنہ چند روز مین جو کچھ پڑھا ہے سب جاتا رہے گا - عربی ہمارا شعار قومی ہے - میرے نزدیک ہر مسلمان پر عربی کا سیکھنا فرض ہے اگر تمھاری کلاس مین فارسی کا کورس ہے وہ بھی کام کی چیز ہے کیونکہ تم فارسی مطلق نہین جانتے - اوسکو بھی پڑھو لیکن عربی سے غفلت مت کرو - بڑی عمدہ چیز ہے اور اوسکا پڑھنا بہت ہی نافع ہے - فارسی کورس کو بھی بہ نظر تحقیق پڑھنا ہوگا - ہر ہر لفظ مین بال کی کھال نکال لیا کرو مادہ اور صیغہ اور ترکیب اور معنی اور مطلب - روز کا کام روز کرنا ضرور ہے - جو سبق پڑھا اچھی طرح اوسکو سمجھ کر قابو مین کرلیا - غافل لڑکے سبق جمع کرتے جاتے ہین اور امتحان کے زمانے مین انبار مصیبۃ ہوجاتا ہے - ایک نقشہ اس طرح کا بنالو اور اوسکو خوشخط لکھکر اپنی میز کے سامنے لگادو اس سے تمکو معلوم رہیگا کہ کس وقت کیا کرنا ہے

دن کا نام	پہلا گھنٹہ	دوسرا گھنٹہ	تیسرا گھنٹہ
شنبہ	۰	اوقلیدس	فارسی
یکشنبہ	جبر ومقابلہ	۰	ادب انگریزی

مدرسے کے خالی گھنٹے اور فرصت کے اوقات انگریزی گفتگو مین صرف کرو - تفریح کی تفریح اور فائدے کا فائدہ - اسی طرح اپنے باہر کے اوقات منضبط کرلو کہ فلان وقت یہ کام کرینگے اور جب اپنے کل اوقات منضبط کرچکو مجھکو بھی اطلاع دو - اس مین اسکا بڑا خیال رکھو کہ طبیعت پر اتنا بوجھ مت ڈالو کہ گھبرا جائے - جب تک خوش دلی ہے سب کام اچھا ہوتا ہے - بے دلی پیدا ہوئی اور کام بگڑا - مولوی میر نصیر الدین صاحب کے ذریعے سے خوب

خواجہ شہاب الدین صاحب اور مولوی خواجہ شمس الدین
صاحب کے بیٹے ہین اور ایف۔ اے کا امتحان دے
چکے ہین۔ اونسے ملنا تمکو ضرور فائدہ دیگا۔
اسی طرح تعارف بڑھاتے جاؤ لیکن عمدہ لوگون سے
ایک بد وضعی تمام لیاقت اور تمام آبرو کو ضائع کر دیتی
ہے۔ عادت کا اختیار نہ کرنا آسان ہے۔ مگر اختیار
کرنے کے بعد چھوڑنا مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ اپنی
حالت ظاہری کو اپنی وقعت کے مطابق رکھو۔
روپیہ جہانتک تمھاری آسایش مین صرف ہو
انشاء اللہ مجھکو دریغ نہین۔ اگر تمکو نام و نمود کا
آدمی کرے تو میرا روپیہ اچھے ٹھکانے لگا مجھکو
ایسے خرچ مین ہمیشہ خوشی ہے۔ تم اپنی والدہ
سے بے تکلف خرچ لو لیکن اگر اونکے پاس نہو
تو مجھ سے مانگنے مین تامل مت کرو۔ تمھارا اسباب
لیکر بیٹھا ہون اور اوسکی روانگی کی فکر مین ہون
مین نے گاڑی کرا بھیجی ہے۔ کل باقی اسباب
آجائے گا۔ تمھاری سب چیزین یکجا کر کے پرسون
یا اترسون انشاء اللہ بلٹی بھیجون گا اور کوشش
کرون گا کہ تمکو اسباب جلد ملے۔ لیکن کتابین
تمھارے پاس بہت ہین مگر سب پڑھنے کو ہین
اگر ان کتابون پر نظر محققانہ ہو تو آدمی عالم ہو جائے۔
اب للہ تم توجہ کرو اور مجھکو ناامیدی کی مصیبت
مین مت ڈالو۔ اقلیدس کے دعوے یاد
کر چلو۔ رفتہ رفتہ خیال پر چڑھ جائے گا کہ فلان
مقالے کی فلان شکل کا کیا دعوی ہے۔ دوسرا
مقالہ اگر تم چھوڑ دو گے بھول جائے گا۔ اور اب
اقلیدس کو بعد کتاب سمجھنا چاہیے۔ جب دو
مقالے اس طور سمجھ لوگے اتنی استعداد ہو جائے گی کہ
باقی کتاب خود نکال لوگے۔ اقلیدس کے نئے
دعوے بہت ضرور ہین۔ ہمیشہ امتحان مین کوئی
نہ کوئی نیا دعوی ضرور ہوتا ہے۔ اسکو پیش نظر
رکھو کہ تم کو اسی سال دوسری کلاس مین ترقی لینا
جانا ہے اور امتحان سالانہ دوسری کلاس مین دینا ہے پس سرکاری
کالج کورس ابھی سے رفتہ رفتہ اپنے بس مین
لانا چاہیے۔ تم مجھ سے وقتاً فوقتاً ہر بات اور
ہر مسئلہ پوچھتے رہو۔ جہانتک ممکن ہوگا مین یہان
سے تمکو سمجھا دون گا۔ لیکن اگر تم علیگڈھ جاتے
تو تمکو شاید بڑی وحشت ہوتی لیکن اگر معلوم ہو کہ
تم دہلی مین فائدہ علمی حاصل نہین کر سکتے تو پھر
دیکھا جائے گا۔ اب تمکو اپنا انتظام خود کرنا پڑیگا
اسکو سمجھ لو کہ لوگون پر ہمارا حقوق کچھ نہین اور ایسے
نفوس قدسی جو دوسرون کے لیے وجہ منفعت ہو سکتے ہین
کم ہین۔ پس اگر کوئی بے اعتنائی کرے تو افسردہ
خاطر نہ ہونا چاہیے۔ خوشامد اور بلند ہمتی سے اپنا
کام نکالنا ہوگا۔ تمھارے پاس گرامر ہے اسکو
یاد کر چلو۔ فارسی کورس انشا کر دیکھ چلو۔ ہر صبح
وقت سے جہانتک ممکن ہے فائدہ اوٹھاؤ۔
اپنے حالات جزو کل سے ہمیشہ مطلع رکھو۔ والدعا
۵۔ جنوری [illegible] مقام تحصیل نگرا۔

جس وقت سے مین آیا تمھارا اسباب جمع کرنے
کی فکر مین تھا چنانچہ اسوقت اسباب صندوق
مین بند کر کے اوپر سے ٹاٹ منڈھ کر بلٹی روانہ
کرتا ہون۔ وہان سے ریل پر روانہ ہو جائے گا

اس ایک تختہ ورق مین اتنی کتابین ہین کہ اگر
آدمی نظرِ تحقیق سے ان پر عبور حاصل کرے تو عالم
ہوجائے مگر یہ کہ چھوڑنے کو تو کتاب اور تجربہ بھی ہے
کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا - مقدم جماعت کی
پڑھائی ہے اوسکے یاد کرنے سے جو وقت بچے
اوسمین دوسرا کام کرنا چاہیے - اس قدر بوجھ اپنے
اوپر مت بڑھاؤ کہ جماعت مین نیچے رہو کیون
کہ سبقون مین برا رہنا بڑی بے غیرتی کی بات
ہے - بڑا انتظام اس کا ہے کہ انگریزی بول چال
اور عبارۃ انگریزی کے لکھنے مین یعنی انگریزی
کمپوزیشن مین ترقی کرو - سو امید ہے کہ اس کے
لیے تمنے تدبیر مناسب کرلی ہوگی - اگر وقت کو
انتظام سے صرف کرو اور معمول باندھ کر ہر کام وقت
پر کرتے رہو تو بافراغت جماعت کی پڑھائی بھی
خوبی یاد کرلوگے اور پھر بھی اتنا وقت بچے گا
کہ اوسمین انگریزی کو پڑھاؤ عربی پڑھو اور اونچی
کلاس مین جانے کا حوصلہ کرو - لٹیمبرج کی شرح
یعنی (کی) میرے نزدیک فائدہ مند
چیز ہے خرید لینا بشرطیکہ ہر سبق کی شرح دیکھو
اور سمجھو - مین تمکو عام اجازۃ دیتا ہون کہ
تحصیل علم و استعداد مین صرفِ زر کا مطلق خیال
مت کرو - اوس خرچ کو خوشی سے ادا کرونگا -
صفائی سے رہو مگر زینت جو تمہید بدوضعی و
آوارگی ہو خبردار مت اختیار کرو - اس گئے گزرے
وقت مین بھی دہلی مین سب کچھ ہے - خدا شوق
اور طلب صادق دے - یہ ایک مشہور بات ہے
کہ آدمی جس شہر مین رہے وہان کا طبیب اور
کوتوال سے دوستی پیدا کرے - تم بھی اس کا خیال
کرو - فقط جیسی تشفی ہو مطابق اسکے اچھی مقام تحصیل مقرر ہو

آج کے وقت تمہارا خط مقام سکندرہ ریلوے پر خاص مین
پہونچا - مین آج حسین پور کو جاتا ہون - تم
اپنے خطوط مین بھی بہت لکھتے رہو تفصیل مگر -
کیونکہ مین کسی انتظام پر حکم کر نہین رہ سکتا -
اسمین شک نہین کہ ابھی تمہارا دل نہین لگتا ہوگا
اور فی الواقع مدرسے کے انتظام کو کوئی شائق آدمی
کبھی پسند نہین کرسکتا لیکن مین نے تم سے
بار بار کہا ہے اور پھر کہتا ہون کہ تم مدرسے
مین صرف اتنے واسطے داخل ہوئے کہ انگریزی
زبان مین ترقی کرو - اگر تم مدرسے کی پڑھائی پر
بس کروگے تو بالکل وقت ضائع جائے گا -
تم باہر اپنا انتظام کرلو - اپنے سے بہتر ماسٹر ہو یا
طالب العلم اوس سے مدد لو - یہ خوبی داری منت
اور خوشامد سے دنیا کا کام چلتا ہے - اب تمکو
معلوم ہوگا کہ دنیا مین بہت تھوڑے آدمی
ہین جنکو تم اپنا دلی خیرخواہ کہہ سکو - جو بے انتظامی
دہلی کالج مین ہے وہی اور ویسی ہی دنیا کے
سب کالجون مین ہے - اور مین جانتا ہون
کہ علیگڑھ کالج بھی اس سے صاف نہین ہوگا
پڑھائی کم تعطیلین زیادہ - استاد نامہربان
ہم سبق شیطان - تم نے مجھکو ابھی تک
اطلاع نہین دی کہ تم نے کس سے جدید اور
مفید تعارف پیدا کیا اور اپنے رات دن کے
اوقات کا کیا انتظام قرار دیا - باہر کی تحصیل

جاری کرو کہ تمہارا دل لگے۔ ایک دن کا سبق بیکار
رہنا طالب علم کے حق میں زہر ہے پھر دل کچھ ایسا
اچاٹ ہو جاتا ہے کہ مہینوں طبیعت قابو میں
نہیں آتی سکو میں۔ پھرنے سیر بازار۔ اور
تماشا سے عجائب خانہ وغیرہ کو اپنے اوپر حرام قطعی
کر لو ورنہ تم کو آخر کار بہت افسوس کرنا پڑیگا میں
امید کرتا ہوں کہ اس خط کے پہونچنے تک تمہارا
صندوق بھی پہونچ جائیگا۔ اور سب اسباب
تمہارا درست ہو جائیگا اور باہر کے سبق مقرر
کر لوگے اور وقت بٹ جائیگا تو کوئی وجہ
گھبرانے کی نہ ہوگی۔ میں جانتا نہیں کہ تم اکثر
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو لوگ نکلے ہوں گے جو میں
لکھوں۔ ہم غریب آدمیوں کو شاہزادوں سے
کیا نسبت۔ اور ہمیشہ دیکھا ہے کہ لوگ دوڑ
دوڑ کر اکثر کسی صاحب کو شاہزادہ فرض کرکے
خوش ہو لیتے ہیں۔ اور بالفرض اگر واقعی شاہزادہ
کو بھی دیکھا تو اس سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔
میرا حال یہ ہے کہ ایک لحظہ طبیعت نہیں لگتی
لکھنے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا اکیلا اداس بیٹھا
رہتا ہوں اور حیرت میں ہوں کہ اسطرح کی زندگی
کیونکر اور کب تک بسر ہوگی۔ خدا کے لیے
بیٹے اس حال پر رحم کرو یعنی جس غرض سے
میں نے اس مصیبت کو اپنے اوپر گوارا کیا ہے
اُس مطلب کو فوت مت کرو پڑھو اور محنت کرو
اور دنیا میں نام و نمود پیدا کرو۔ یہ ایک مشہور
بات ہے کہ آدمی جس شہر میں رہے وہاں کے
طبیب اور کوتوال سے دوستی پیدا کرے تم بھی

اس کا خیال رکھو۔ ۱۱ جنوری سنہ ۷۶ع

ٹھیک سناک کی چٹھی جو میں نے تمہارے پاس
بھیجدی تھی اوسکو نکال کر دیکھو اور محاورات کو
یاد رکھو۔ مجھ کو بھی کچھ تھوڑی تھوڑی انگریزی آتی
ہے اسی تدبیر سے آتی ہے اخبار اور چٹھی اور
کتاب میں جو مضمون دیکھتا اُسکے محاورات
اور طرز ادا کو خیال کر لیتا اور یہی عمدہ تدبیر زبان دانی
کی ہے۔ زبان کا جاننا اسی پر موقوف ہے کہ
اہل زبان کی تحریر و تقریر کی تقلید کی جائے
یہی حال ہر زبان کا ہے کچھ انگریزی پر موقوف
نہیں لیکن انگریزی سیکھنے کے واسطے اس قدر سہولت
ہے کہ اوسکے اہل زبان یعنی انگریز ہم کلامی
کے لیے مل سکتے ہیں بخلاف عربی کے پھر
تم مجھ کو انگریزی میں خط لکھا کرو لیکن بالالتزام
اپنی کسی سے اصلاح نہ لیکر بھیجا کرو کوئی
شرم اس بات کی ہو تو اوسکو البتہ عبارت
اصطلاحی سے خارج رکھو۔ میں نے تم سے
پہلے بھی کہا تھا کہ عربی عبارت کی شرح بھی کبھی کبھی
لکھ بھیجا کرو تاکہ مجھ کو معلوم ہو کہ تم کچھ کرتے ہو
مجھ کو امید ہے کہ تم نے اوقات کے لیے نظام
مناسب کر لیا ہوگا۔ لیکن یہ بات میں تمہارے
ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ جس مشغلہ میں تم ہو
یعنی طالب علم وہ ایک بہت بڑا مشکل کام ہے
اور ابتدا میں بہت مشکل ہوتا جاتا ہے۔ اس مشکل کے
کام میں حاصل کرنے کی یہی ایک تدبیر ہے کہ
آدمی صبر و استقلال کے ساتھ توکلاً علی اللہ محنت

جیسکے حامل اونٹالی مدرسے مین بکثرت ہین
تو یاد رکھو انگریزی سیکھنا کیا اگر خدا نخواستہ انگریز
بھی ہو جاؤ تو دنیا مین کامیابی ہونی کی نہین کی

تمھارے خط نے جو بعد الاصلاح ملفوف ہے مجھکو
سخت رنج پہونچایا ہے مین سمجھا تم انگریزی کی
طرح سے جدا کیا سو مین دیکھتا ہون کہ انگریزی
و عربی دونون جانا چاہتی ہین - عربی تو لقیناً
جا چکی - رہی انگریزی سو مین پاتا ہون کہ ہی
مارے وہ غلطیان تمھاری چٹھی مین ہین کہ تنزل استعداد
اس سے ظاہر ہے تمھاری انگریزی ابھی ہی تو
چاہئیے کہ مین اوسمین کوئی غلطی گرفت نہ کرسکون
اس واسطے کہ مین انگریزی دان نہین ہون نہ
مجھکو انگریزی کا شوق نہ خدا کے فضل سے انگریزی
کی ضرورت لیکن جب ایسی فاش غلطیان ہون
تو کیونکر صبر کرون - تمھارا یہی حال رہا تو میری
برسون کی محنت دہلی مین ضائع کردوگے مین
نے بار بار کہا کہ خطوط کی اصلاح ضرور ہے کسی
دکھا لیا کرو اور جو اصلاح دے اوسکو خیال رکھو -
تم نے ایسی خود رائی اختیار کی ہے کہ تمکو میرے
کہنے کی مطلق پروا نہین ہوتی - اگر یہی انگریزی
ہے جو تم نے لکھی تو لعنت بر اینچ - مین نے
صرف موٹی موٹی غلطیان گرفت کین اگر عبارت
کی عمدگی اور محاورات پر نظر کرتا تو ایک حرف
باقی نہ رہتا - بے شک تمھارے ایسے خطوط
سے مجھکو اندازہ ملا کہ جیسے گا کہ تم کیا کرتے ہو
تمکو دہلی مین غلطی نہین ملتی تو کیا اسبا اتنے
مرے شہر مین کوئی اتنا نہین کہ تمکو انگریزی مین
اصلاح دے دیا کرے - مگر تم سمجھتے ہو کہ دہلی علیگڈھ
سے اور تمھارا باپ وہان کا بھی حاکم ہے - اگر تمھارا
یہی حال ہے تو دہلی مین رہنا تمھارے حق مین برا
ہے - مین اس کالج سے باز آیا - بلا سے انگریزی
میرے یہان عمدہ نہین عربی تو ہے - خط اصلاحی کے
حسب عادۃ محاذ سے مت پڑھو بلکہ بغور آج
مجھسے پھر کوئی منوہر کا تذکرہ کرتا تھا مشن سکول
اعظم گڈھ سے شاید کلام دو لڑکے امتحان انٹرنس
دینے گئے تھے - لٹریچر مین بہت اچھے تھے
اس واسطے کہ پادری صاحب نے لٹریچر پر بڑا
زور دیا تھا مگر سائنس یعنی علوم ریاضی ہندوستانی
ماسٹرون کے سپرد تھے اون مین منوہر وغیرہ بھی
نکلا اور ناکام رہے - اس مین شک نہین کہ اگرچہ
انسان کی طبیعت خاص فن سے زیادہ مناسبت
رکھتی ہے لیکن امتحان پاس کرنے کو ضرور ہے
کہ جس قدر چیزین مشروط ہین سب مین جواب
شافی دیا جاوے - بشیر تم ابھی سے ہر چیز پر
توجہ رکھو اگرچہ کوئی خاص چیز خلاف طبیعت ہو لیکن
امتحان کی ضرورۃ سے چار و ناچار سب چیزون
کو دیکھنا چاہئیے اس واسطے کہ جب مجموعہ کل نمبرون
کا ایک حد معین تک پہونچتا ہے تب آدمی
پاس ہوتا ہے - ۱۸ - فروری ۱۸۹۶ء

یہ چٹھی تمھاری پہلی چٹھی سے بہتر ہے - اس مین بھی
تم نے چھوٹی [illegible] نہین لی اور لکھنے سے پہلے نظر ثانی
تک نہین کی - اب معلوم ہوتا ہے کہ تم [illegible]

سبق ہو جائیں تو کیا کہنا ہے۔ بس اسی سمجھو میں نے
دو گھنٹے کی محنت میں تمھارے خط کو درست کیا
مہربانی کر کے اوسکا کوئی نقطہ چھوڑ مت دینا۔ جس لفظ
کی تم سند نہ پاؤ یا تسکین نہ ہو اوس کو مولوی خان بہادر
شیخ ضیاء الدین یا میر نصیر الدین صاحب سے حل کر لو۔
بات بات میں حجت مگر معقول شرط طالب العلمی ہے
یہی تحقیق ہر زبان اور ہر فن میں پیش نظر رہے تو
بشیر اس طرح برس ایک یا دو برس کا پڑھنا کافی ہے
بشیر صاف لکھو کہ تم اپنی جماعت میں اول نمبر
کے لڑکے گنے جاتے ہو یا کسی مضمون میں کوئی
لڑکا تم سے بھی اول ہے۔ تو محنت کر کے
اوس کے برابر ہو جاؤ کھیلتے کھیلتے سبحان بخش سے
ذرا سی فارسی بھی کبھی سیکھ لیا کرو۔ آخر ایک چیز
ہے۔ ۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ عیسوی

خط فارسی تمھارا پہونچا۔ میں تم کو خود چند بار
فارسی کی طرف متوجہ کر چکا ہوں۔ اس میں کیا
شک ہے کہ اردو سے فارسی بدرجہا بہتر ہے
اتنی بات سمجھ لو کہ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ یہ
سب دوسرے ملکوں کی زبانیں ہیں۔ ہم کو
من حیث المعاشرۃ اپنی اردو کے علاوہ کوئی
دوسری زبان درکار نہیں لیکن اردو ابھی حالت
طفلی میں ہے۔ ابھی کل ڈھائی تین سو برس
اس کو پیدا ہوئے گزرے ہونگے۔ میر تقی
اور سودا کے اشعار میں بھی بہت سے الفاظ
عجیب پائے جاتے ہیں جو اب متروک و
مہجور ہیں جیسے جاگہ بجائے جگہ۔ سیتی بجائے
سے۔ آئیاں بجائے آئیں وغیرہ شروع
ہوا کیا۔ ایسے الفاظ اردو میں اس کثرت سے
تھے کہ ابتدائی اردو کا ایک جملہ بھی سمجھ میں نہ
آتا تھا۔ ولی اردو یعنی ریختہ گو دکنی تھا اوس کے
اشعار سنو تو ہنستے ہنستے لوٹ جاؤ لیکن ہاں یا فیہا
اردو کی تہذیب ہوتی گئی [illegible] میر تقی نے
ایسا ریختہ کہا کہ فارسی کو مات کیا۔ سودا ان
کا ہم عصر تھا۔ ان کے بعد ناسخ۔ و آتش۔ کا زمانہ
ہوا تو ان کی بولی اور بھی صاف ہے۔ اب
آخر میں شیخ ابراہیم ذوق۔ اور دبیر۔ اور
انیس لکھنوی نے تو اردو کو خوب ہی ترقی دی
انگریز بھی کچھ کچھ توجہ کیے ہیں کہ اردو ترقی
ہو مگر یہ سینکڑوں برس کے کام ہیں۔ غرض
اردو میں افسوس ہے کہ علم نہیں اور بولی کا
بھی وہ لطف نہیں جو عربی فارسی میں ہے
بشیر۔ عربی کا جب تم کو مزا ملے گا تو سچ باور
کرو آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی
ہے مفتی صدر الدین خان مرحوم کو میں نے
دیکھا کہ باین وقار مجمع امتحان میں انگریزوں کے
روبرو گانے لگتے تھے۔ علم اور بلاغت زبان
کی جستجو میں ہم دوسری زبانوں کے حاجتمند
ہیں اور یہی وجہ داعی ہے کہ نری اردو سے
کام نہیں چلتا اور چار و ناچار دوسری زبان
سیکھنی پڑتی ہے۔ اب دوسری زبان کوئی
اختیار کی جائے جس کے ذریعے سے علم حاصل ہو
اور بولی کا مزہ ملے سو یہ خوبی [illegible] زبان انگریزی
ہے۔ کلام الملوک ملوک الکلام۔ انگریزوں کی

جستجو انگریزون کی تلاش اور محنت اس درجے
کی ہے کہ کسی قوم نے اس صفت مین ان کی
ہمسری نہین کی اب انگریزی کا حال ہے کہ
گنجینہ علوم ہے - یونانی - اور عربی اور عبرانی
اور سنسکرت اور لیٹن وغیرہ مین جو ذخیرے
تھے انگریزون نے سب اپنی زبان مین جمع
کر لئے اب یہ عجیب بات دیکھی جاتی ہے کہ اصلی زبان
مین اون علوم کا پتہ نہین مثلاً جبر و مقابلہ فی
الاصل عربی مین تھا اوسکا نام الجبرا اس کا
گواہ ہے - انگریزی مین کوڑیون جبر و مقابلے
ہین - عربی مین مجھکو تو آج تک کوئی رسالہ
دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا اور غالب ہے کہ
مصر و روم مین بھی ہون گے تو اب انگریزی
کتابون کے ترجمے ہون گے - اصلی کتابین
معدوم اور مفقود - اس سے قطع نظر انگریزی
زبان حکام وقت ہے - اگر اس مین علوم نہ بھی
ہوتے تو اس کا زبان حکام ہونا کافی تھا -
کیونکہ اس صورۃ مین وہ ذریعہ رسائی ہے
غرض جس پہلو سے دیکھا جاتا ہے سب سے
مقدم انگریزی - اس کے بعد عربی اس لیے
کہ وہ کلاسیکل ہے - فصاحۃ اور بلاغۃ
اس مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے - اور
سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ عربی شعار
اسلام ہے - میرے نزدیک جو مسلمان
عربی نہین جانتا وہ نام کا مسلمان ہے -
سب کے بعد فارسی وہ بھی اس وجہ سے کہ ہماری
اردو مین فارسی کی ترکیبین بہت ہین اور فارسی

کے بدون تکمیل اردو ممکن نہین - حاصل کلام
فارسی کو اتنا دیکھو کہ اصل مطلب فوت نہ ہو -
یہ کون کہے کہ فارسی کچھ نہین - علم شی بہ از جہل
شی - اگر کسی کو موقع ملے تو اوسکو سنسکرت اور
ترکی اور پشتو اور چینی زبانون کا سیکھنا
تضیع وقت سے بہتر ہے - تم تکمیل انگریزی
پر اپنی تمام ہمت صرف کرو - فارسی کو لہو و لعب
کے عوض رکھو - لیکن فارسی مین ہزارون
الفاظ عربی کے ہین اونکو نظر انداز مت کرو
تحقیق عجیب چیز ہے - جو کہ تحقیق کے ساتھ
کرو - اصلاح کے متعلق یہ بات ہے کہ مبتدی کی
مثل اوس لڑکے کے ہے جو چلنا سیکھتا ہے
اور اصلاح دہندہ اوسکو چلنا سکھاتا ہے -
ہم لوگ بچون کو اونگلی پکڑا دیتے ہین لیکن
چلنے کا سارا بوجھ لڑکے پر ڈالتے - مگر فرض
کرو کہ بجاے اونگلی پکڑا دینے کے ہم لڑکے
کو بٹھا دین اور خود دوڑے دوڑے پھرین
تو اس سے لڑکے کو کیا فائدہ ہوگا - اصلاح
دہندہ اگر خود ساری عبارۃ لکھ دے تو اس سے
مبتدی کو کچھ نفع نہین - بڑی اصلاح شوق
ہے - جس کو لگی ہوتی ہے تو آدمی وہ نکالتا
ہے جو استاد کو نہ سوجھے - ... کہان
ہین اور جو رہی الہ آباد مین ہوئی پھول پور
مین - مین نے اس غرض سے پوچھا کہ شاید
مین کچھ مدد کر سکون - اگرچہ اصلی مدد خدا کی
چاہیے لیکن قرابۃ مندی اسی دن کے
لیے ہوتی ہے - سالی اور بہن لفظ دو ہین

شرم و حیا شرط ادب وغیرہ سب شرافت ہے لیکن
شرم تین قسم کی ہے شرعی عقلی عرفی۔ شادی
بیاہ کے بارے میں جو شرم لوگ کیا کرتے ہیں وہ
نہ شرعی ہے نہ عقلی بلکہ محض عرف یعنی اور رسم
دنیا کی پابندی ہے۔ تم لڑکا اور لڑکا باپ اور کہانا
یہاں تک کہ لڑکی اور جو لڑکی یعنی چھوٹی چھوٹی
ضرورتوں میں ہمیشہ اپنی ذاتی رائے کامل آزادی
اور بے باکی کے ساتھ ظاہر کیا کرتے ہیں۔ پس
کوئی وجہ نہیں کہ ایسے امر اہم کی نسبت جس پر
تمہارے دین و دنیا کا بناؤ بگاڑ منحصر ہے
تم سے رائے نہ طلب کی جاوے۔ تم شاید خیال
کرو گے کہ یہ معاملہ مشکل ہے اور مجھ میں ایسے
امور عظیمہ کی نسبت رائے دینے کی قابلیت
نہیں۔ سچ ہے۔ رائے طلب کرنے سے
مطلب یہ نہیں ہے کہ خواہ نخواہ تمہاری
رائے پر عمل بھی کیا جاوے بلکہ صرف اتنی
غرض ہے کہ تمہاری طبیعت کا رجحان اور میلان
دریافت ہو۔ میں تمہارے بیاہ کی نسبت مجمل
کہوں ۔ ۔ ۔ کے یہاں جو تذکرہ ہوا تھا
تم کو معلوم ہے اُن کو بھی انکار نہیں۔ اور جب
اصل سخن میں اتفاق ہے تو چھوٹے اختلافات
مہر وغیرہ رفع ہو جائیں گے۔ دہلی میں جہاں
اس کی گفت و شنود ہو وہاں کے حالات
تم کو بہ آسانی معلوم ہو سکتے ہیں۔ پس تم اپنی
رائے بھی ظاہر کرو کہ تم کو کیا منظور ہے اور کس
جگہ تعلق پیدا کرنا پسند ہے۔ برخوردار یہ شرم کی
بات نہیں ہے۔ انسان کی خلقت اسی طرح کی ہے
کہ مرد اور عورت میں اختلاط ہو اور اُن کی نسل چلے
تم خیال کرو کہ اگر بے شرمی کی بات ہوتی تو میں
کیوں پوچھتا۔ میرا یہ اصرار پوچھنا اس کی دلیل
ہے کہ تم کو اپنی رائے ظاہر کرنے میں مضائقہ
نہیں کرنا چاہئے۔ اگر تم کو لوگوں کا خیال ہے
تو اپنی رائے کو اعلان کے ساتھ مت ظاہر کرو
اپنی ماں کے کان میں کہہ دو یا اپنی بہنوں سے
بیان کرو یا مجھ کو لکھ بھیجو یا لکھوا بھیجو۔ ۔ ۔ ۔
صاحب کے خطوط برابر چلے آتے ہیں۔
ایک پرچہ میں اُن کا معمولی لفظ یا ہی ہے
آپ ہے تمہارے ملنے کو بھیجتا ہوں۔ اُس
پرچے سے بھی اُن کی گرویدگی ظاہر ہوتی ہے۔
بیٹی والا اس سے زیادہ کیا کرے گا۔ تم
لوگوں نے بے چارے کو تردد میں ڈال
رکھا ہے۔ بات کو یکسو کر چکو یعنی منظور
کرو یا جو کچھ اعتراض ہو کرو۔ تم کو دنیا میں ایسا
گھر نہیں ملے گا اور اس متانت و زاری کے ساتھ
اور اگر ملے تو بسر و چشم ما روشن دل ما شاد۔ ۔ ۔ صاحب
مجھ کو ہر خط میں ملامت لکھتے ہیں کہ تو نے
میاں بشیر کو ناحق چھوڑا۔ تجھ سے بہتر اُن کو
پڑھانے والا نہیں ملے گا۔ میں ہمیشہ اُن کو
سمجھاتا ہوں کہ انگریزی میں میاں بشیر بڑا
فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ سو بشیر مجھ کو شرمندہ
مت کرنا۔ ننھے نواب اور فیروزی کے
لئے خواجہ صاحب نے بڑی سرگرمی کے
ساتھ اہتمام کیا ہے۔ عبداللہ اور منور
دونوں کو نوکر رکھ لیا ہے۔ حق یہ ہے کہ بیچارے

ہ رتا ہے - اور اس وقت تک تعلیم
ا علاوہ ہو رہی ہے - سچ کہا ہے تیرا کرے
کی - یعنی علم اس کا جو محنت کرے - انگریزی
بولنے کا کیا حال ہے - تم کو خود بھی تو حالِ
و سابق میں تفرقہ محسوس ہوتا ہوگا - احمد
تھرڈ کلاس میں ہے - رجلبندر مشن سکول
میں پڑھتا ہے - غرض ہر طرف اور ہر جگہ
لوگ کچھ کر رہے ہیں - فکر ہر کس بقدر ہمتِ
اوست - اِس ضلع سے علی گڈھ میں بہت سے
لڑکے گئے ہیں اور چلے جاتے ہیں علی گڈھ
کی کیا تخصیص ہے شوق ہو تو وہاں کی مکتب
اکسفرڈ اور اڈنبرا کی یونیورسٹی کا حکم
رکھتے ہیں - ۸ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

تمھارے خط کو جس میں تم نے ... صاحب
کے خاندان کی نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر
کی ہے میں نے بہت خوشی سے پڑھا -
شاباش آزادی اور معقول پسندی ہی کا
نام ہے - مجھ کو بھی تمھاری راے سے
اتفاق ہے - اور بات ابھی لگا رکھی ہے
اور جون کہ یقیناً ... صاحب کو تم سا
آدمی مل نہیں سکتا ہم کو عجلہ کرنے کی
کوئی وجہ نہیں - جب تک ہماری طرف سے
جواب صاف نہ ہو وہ لڑکی کہیں جا نہیں
سکتی - لیکن ایسے معاملات میں جیسا اطراف
و جوانب پر نظر کی ہوتی ہے ... صاحب
کے گھر کا دستور کچھ عجیب طرح کا ہے - تو

برس ہو گئے کہ زن و شو میں کچھ تعلق نہیں -
اِس کا اثر آنکی اولاد پر بہت ہی زبون ہو رہا ہے
اُن کو نہیں دکھایا جاتا کہ تعلق زن و شوئی
کیا ہے اور اس تعلق سے کیسے کیسے حقوق
ایک کے دوسرے پر ثابت ہوتے ہیں اُنکی
طرز ماند و بود ہماری طرز ماند و بود سے اِس قدر
مختلف ہے کہ جو اُن کے یہاں بہتر ہے
اُس کو ہم لوگ عیب سمجھتے ہیں - یہی بدسلیقگی
اگر خدا نہ خواستہ ہمارے یہاں ہو تو گھر
ایک دم نہ چلے - ضرور ہے کہ مفارقت ہو جائے
پھر صورت کا بگاڑ غضب ہے - اُن کو نہ صرف
اپنی صورتوں پر ناز ہے بلکہ دنیا کو بدصورت
سمجھتے اور بدصورتوں سے نفرت قلبی رکھتے
ہیں - جب مزاج کی یہ کیفیت ہو تو واقع میں
ایک دن کا نباہ نظر نہیں آتا - مہر وہ ایک
کوڑی نہیں گھٹا سکتے - اور جس جس حساب
بیچارے تو تخفیف مصارف شادی کی فکر
میں تھے وہ بھی پیش رفت نہ گئی - مہر سے
اُن کو بحث نہ تھی - اور سچ یہ ہے کہ ہمارا
انتظام خانہ داری پہلے ہماری آبادی کے
درست ہو نہیں سکتے - گورمنٹ کو کیا
دخل - ناچ - آتش بازی - اور دنیا بھر
کی تفضیح ممکن نہیں کہ نہ ہو جس طرح
مولوی ... کا خاندان حقیقت مرگ سے
واقف نہیں ... صاحب کا خاندان
نہیں جانتا کہ یہ دیس کیا چیز ہے اور یہاں
تک مجھ کو بیگم صاحب کا حال معلوم ہے وہ

بیٹی کو جدا نہین کرین گے - گو اس وقت
مونہہ سے کہین لیکن جب پالکی ڈیوڑھی پر
لگا دیجائے گی تب حقیقت کھلے گی - بیشک
زن و شو مین اتحاد ہو تو ماباپ کا کچھ زور نہین
لیکن مخالف صورة - مخالف مزاج - مخالف
عادات کے ہوتے اُس اتحاد کا ہونا موہوم
جس کی مثال ایسی ہے جیسے میوہ کھانا
جس نے نہین کھایا اُس کا جی للچاتا ہے اور
جو روز کھاتے وہ اُس کی مطلق قدر نہین
کرتے مین نے ... کو نہین دیکھا مگر سنا ہے
کہ ابھی وہ شہر مین اپنا جواب نہین رکھتین -
لیکن ... صاحب کا برتاؤ اُن کے ساتھ
کیا ہے - وہان بیشک اکثر جگہ فساد
ہے - لیکن خدا کی قسم ایک ہمارے گھر کی
عورتین ہین کہ ہر طرح کی سعادت اُن مین ہے
پاک دامنی - دینداری - ہنر خانہ داری -
شوہرون کی اطاعت گزاری - نیک شعاری
کفایت شعاری کیا ہے جو ان مین نہین -
مجھ مین اور تمہاری ماں مین کبھی بگاڑ ہوتا لیکن
اُس مین کچھ میرا قصور اور کچھ اُنکی غلط فہمی -
مطلب یہ ہے کہ دہلی مین بھی جستجو کیجائے
شاید کوئی اچھی لڑکی مل جائے تو مین سمجھتا
ہون کہ وہ تم کو زیادہ آسایش پہونچائے
گی - بعض عورتون کے حالات پر نظر کرکے
مت ڈرو - دہلی مین ہزارون خاندان ہین
اگر زن و شو مین موافقت نہ ہو تو دنیا کا انتظام
کیونکر چلے - مجھ کو صرف تمہارا انشا سے خاطر
معلوم کرنا تھا سو ہوا - تم اس بات کو اپنے ذہن
مین مت رکھو - مجھ کو اور اپنی ماں کو اس کا فکر
و انتظام کرنے دو -

ابھی حضرة انگریزی میرے نزدیک گرتی
چلی جاتی ہے - کچھ تم کو اس کی پروا ہے یا
نہین - فارسی ہو چکی - عربی نرمی الف لیلہ
سے کیا ہوتا ہے - ... نے ایسی البیان
کس لیے بنوائین جن کو کان برداشت نہین
کر سکتے - عورتون کے زیورون مین ہاتھ
پاؤن گلے کے زیور پسندیدہ ہین - زینة
بے زحمت - اور کان ناک مین سوراخ کرنا ایک
زمانہ جاہلیت کی رسم ہے کہ چلی جاتی ہے
میان بشیر امسال کچھ گرمی زیادہ سخت
پڑتی - کوئی ہلکی سی تبرید پیا کرو - پانی مین
تھوڑا کیوڑہ نرمی تفریح کا باعث ہے
ان اطراف مین آب و ہوا اچھی نہین چیچک
تپ بلکہ ہیضہ بھی ہے - غازی پور - فیض آباد
مین زیادہ شورش سنی جاتی ہے - اعتدال
کے ساتھ آسایش جسمانی کا حاصل کرنا
ضروریات سے ہے - خصوصاً گرمی اور
برسات کے دو موسم ردی ہوتے ہین
احتیاط رکھنی چاہیے - ۱۳ - اپریل ۷۶ء

خط جس مین اطلاع ولادة مندرج ہے پہونچا
مجھ کو لڑکیون کے بارے مین کیا سمجھاتے ہو
ہو - مجھ کو تو مطلق اولاد سے افسردہ دلی ہے

تم جیو اور بڑا تم کو صالح دنیا ہو۔ ہو با اقبال
کرے پھولو پھلو۔ مجھ کو وہ سے ابتدا درکار
نہیں ۔۔۔۔ اور ۔۔۔ اپنے گھروں میں آباد
ہوں۔ ان کو خوشی ہو۔ مجھ کو بیٹیوں کی
تمنا نہیں۔ تمہارے آنکھوں دیکھتے
ظہیر نصیر جیسے۔ وہ دو توام لڑکے
اور ایک دھاک کیسے ہوے اور ہر ایک شیخ
مس کس کا بچ گئے اکب اس کو روتے
فرقہ نسواں عموماً اور ہندوستانیوں کی
عورتیں خصوصاً کیسی تباہ حالت میں ہیں کیا
تم ... کی مصیبت پر نظر نہیں کرتے۔ پھر
بھلا کوئی عاقل لڑکیوں کے ہونے پر خوش
ہو سکتا ہے۔ وہ جو عرب قرآنی ہے
إِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ
مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ
هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ
کشی کے لیے تھا جس کا عرب میں رواج
تھا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ۔ جب مجھ کو
اور تم سب کو اس کی حیاۃ و ممات کی طرف
اطمینان نہیں تو ایسے مہمان چند روزہ کی
نسبت خوشی و ناخوشی کا کیا محل ہے۔ ہ
کہ ملک منادی کل یوم۔ لدوا للموت
وابنوا للخراب۔ خداوند کریم نے اپنے
فضل سے مجھ پر بسط رزق بہت کیا ہے
اور میں بہت بہت اس کی نعمت کا شکرگزار
ہوں۔ اگر دس لڑکیاں ہوں تو مجھ پر ذرا
بار نہیں۔ تنگ ہوں اور صاحب نصیب ہوں
نہ یہ کہ کم بخت جب قوت تکلم پیدا کریں اور
دلوں کو فریفتہ کرنے لگیں تو گرتا رہا در چھوڑ کر
آغوش پدر میں نا کر سو نہیں یا جئیں تو ... کی
سی آنسو اچھی ٹھ جئیں۔ انما اشکو بثی
وحزنی الی اللہ بڑی مبارکباد یہ ہے کہ
تمہاری والدہ نے جان بری حاصل کی۔
اب ان پر تاکید کرو کہ یہ کم بخت دولہ کیا
ہو گی۔ سمجھ تو اپنے تن بدن کو لگا تیں ۔
نام تجویز کرنے مجھ کو تامل ہوتا ہے۔ یہ
کم بخت جلد جلد مرتے اور میرا ناک بھی خراب
کرتے تھے مجھ کو ابو العباس اور محمود کا کچھ قلق
ہے۔ کیسے پیارے نام تھے۔ اس لڑکی
کی کیا تخصیص تھی۔ خدا کے فضل سے میرے
یہاں سب بچے وہیں مبارک قدم تھیں۔ اس
لڑکی کی آمد کے ساتھ مجھ کو علم ہیئت کی کتاب
پر پانسو روپیہ انعام ملا جس کی مطلق توقع
نہ تھی۔ اول تو میں اس کتاب پر چار سو
پا چکا تھا۔ پھر یہ مال تھا ولن صاحب کا
کہ انکی وفات کی وجہ سے لاوارث ہو گیا
اور بڑا خدشہ یہ تھا کہ ہمارے بالفعل
کے لفٹنٹ گورنر بہادر انعام کے مخالف
ہیں اور جب سے زمام حکومت ان کے ہاتھ
میں ہے شاید ہی ایک انعام دیا ہو
بھی انعام کے نام سے نہیں بلکہ کاپی رائٹ
یعنی حق تصنیف خرید کیا ہے۔ لیکن مجھ کو
روپے سے مطلب ہے۔ چاہے انعام ہو

یا حق الترجمہ کا دام - جی چاہتا ہے کہ جی انعام
مقارن ولادۃ واقع ہوا ہے - بیچ دو ان کو
روپیہ اعظم گڈھ میں ملے گا انشاء اللہ اسی میں
بھیجوں گا - اسی پانسو میں ہاتھ پاؤں کا
زیور پورا کیا جاوے اور غالب ہے کہ کافی
بلکہ کافی سے زیادہ ہو - بشیر میں تمھارے
امتحان کے نتیجے کا منتظر ہوں - نہ صرف
نتیجے کا بلکہ اس کا بھی کہ تم سے جواب
دینے میں کیسی کیسی غلطیاں سرزد ہوئیں
اکثر فہم سوال میں غلطی ہوتی ہے - بڑی
بات تو یہ ہے کہ عبارۃ سوال کو غور سے دیکھ کر
سمجھا جاوے کہ مستفسر کیا پوچھتا ہے بعض
اوقات لوگ اظہار قابلیت کی نظر سے
فضول باتیں لکھتے چلے جاتے ہیں
ابسنٹ دی موریاٹاک دی موریوار -
تمھارا یہ پہلا امتحان ہے - ابھی سے اپنے
تئیں سنبھالو - تم مجھ کو بیٹوں اور بیٹیوں
کی طرف متوجہ کرتے ہو اور مجھ کو ہر دم و ہر لحظہ
تمھارے خیال سے فرصت نہیں - تم
ماشاء اللہ نقد ہوا اور یہ نسیہ یعنی قرض
اور کیا تم نے نہیں سنا - کہ نقد را بہ
نسیہ گذاشتن کار خردمندان نیست -
لڑکیاں آخور کی بھرتی ہیں جن سے
سوا تکلیف کے کچھ توقع نہیں -
مجھ کو خوف ہے کہ یہ روح جدید العہد
کچھ نہ کچھ تمھارا وقت ضرور صرف کرائے گی
تم اس کے ساتھ کھیلو مگر بہت تھوڑی دیر
گرامر انگریزی و عربی سے تم نے قطع نظر
کر رکھا ہے اور میں ہمیشہ اس کی فکر
تم سے تاکید کرتا رہا ہوں - کوئی استاد انگریزی
دان صاحب استاد اصلاح انگریزی کے
واسطے اب تک تجویز نہیں ہوا - یہ تمھاری
ملن ساری کا حال ہے - والدعا
۱۸ - اپریل سنہ ۹۱ عیسوی روز شنبہ

میں پرسوں سے گھوسی میں ہوں - ہمراہ
اعظم گڈھ اور میں مجھ کو تمھارا خط ملا - میں
تمھارے اس خط کے پڑھنے سے مطلق
خوش نہیں ہوا - میں شروع سے کہتا تھا کہ بشیر
مستقل کا پکا ہے کہ جو یوماً فیوماً پڑھے
اس کو ضبط کرتا جائے اور ہر وقت امتحان
کے لیے آمادہ رہے - نہ یہ کہ جو پڑھا بلی
کے ... کی طرح توپ دیا - اب یہ عذر
کہ مجھ کو امتحان کی خبر صرف دو دن پہلے ہوئی
عذر بدتر از گناہ ہے - تم کو اس کا بھی استحقاق
نہیں کہ دو منٹ پہلے تم کو خبر ہو - پوسٹ
پی ریڈی ایٹ اسے مومنٹس نوٹس
تم دو دن کو غنیمت نہیں سمجھتے - پھر جواب
جو میں دیکھتا ہوں ہرگز ہرگز پورے نمبر کے
لائق نہیں - تمھاری یادداشت ایسی ہے
جیسے کوئی بھولا ہوا خواب بیان کرے -
مثلاً ممتحن پوچھتا ہے کہ لم کیا عمل کرتا ہے
تم جواب دیتے ہو - آخر سے حرف علت
ساقط کر دیتا ہے اور آخر میں ساکن کرتا ہے

پہنچ اصل جواب ہے - لم کا اصلی عمل ہے
اسکان الآخر - اس کا نتیجہ دو طور سے
ہوتا ہے - اگر آخر مین ت اعرابی ہے
تو حذف نون یہی اسکان الآخر ہے - اور
اگر آخر مین حرف علت ہے تو حذف حرف
علت ہی اسکان الآخر سمجھا جائے گا - ورنہ
حذف حرکت حرف آخر سے اسکان الآخر
ہوگا - کہان یہ جواب اور کہان تمہارے بیہودہ
تمہارے انگریزی کے جوابون سے بھی
بیہودگی اور عجب تماشا ہے - یہ نہین
کہ مستفسر کی بات پر خوب غور کیا اور
اطراف و جوانب پر اچھی طرح نظر ڈالی
ایک تلا ہوا جواب دیا جائے - مجھکو تم نے
سمجھ لیا ہے کہ اس کی عادت بکنے کی
ہے - خدا خیر کرے تمہارے دل مین فی الحال یہ کہ
اگر ایک امتحان بگڑا تو خیر اگلے امتحانون کے
لئے ابھی آیاد کی امید کہ ہر سوال کا نمبر کامل
حاصل ہو - بڑا افسوس ہے کہ جو یہ تحقیق
سے ٹھیک ہو اور یاد رکھو خصوصاً اگر امر کہ یہ جس قدر
ضرور ہے اسی قدر تم اس سے بے پرواہی
رکھتے ہو - ایک بڑا خوف یہ ہے کہ لاکھ کر
نظر ثانی کرنے کی تمہاری عادت نہین ہے
ہم لوگ تو اپنے جوابون کے مسودے لے آتے
تھے اور ان کو کتابون سے لا کر ملا لیتے تھے -
بھلا خیر اگر ضیق وقت کی وجہ سے ایسا ہو
نہ کر سکو تاہم جواب کو نکالو بہ غور دیکھنا ضرور
ہے - مین تم کو کسی قدر ستار بھی سمجھتا ہون

کیونکہ یہ تمہارا پہلا امتحان تھا - یقین ہے کہ
ان شاء اللہ تعالیٰ آیندہ امتحان عمدہ ہون
گے - پھر پہلے امتحان کا بگڑا ہونا کسی ہم جماعت
کی حسد کا یہ بہانہ تمہارے لئے ایک موجب
بے تمیزی ہو گا - کبھی اگر تو یہ حال تھا
کہ امتحان بگڑنے سے ہزارون مجھکو ملال رہتا تھا -
مگر یہ حال وہ یہ حال سبب کیا
کہ کوئی ہم سے اچھا ہو - ضرور ہمارا قصور
ہمت ہے - اور اگر ایک دفعہ کوئی بازی
لے گیا تو دوبارہ کیون لیجائے - لا یلدغ
المومن من جحر واحد مرتین سچ کہا ہے
عند الامتحان یکرم الرجل او یہان
معزز وہ ہوتے ہین کہ امتحان مین کامیابی
نصیب ہے - دہلی مین تمہارے تضیع
وقت کے بہت سامان ہین مگر پڑھنے
لکھنے مین تمہاری تو کچھ نہین اور عجب ہے اس
مستفسر نے کہا تم کو سلیقہ نہین -
۲ - مئی سنہ ۱۸۷۲ع ہو مئی [illegible]

مجھکو ابھی تک تمہارے اسی خط کا
جھگڑا لگا ہے جس مین تم نے حال امتحان
لکھا تھا اور جھگڑا کیون نہ لگے مین جانے
کے حال پر نظر کرتا ہون پھر اپنی طرف
دیکھتا ہون کہ اربعین سے تجاوز ہوا
ضعف قوی مجھکو محسوس ہونے لگا
تمہاری بدشوقی اور بد استعدادی کا یہ
حال کہ پہلی سطر مین مرجع واحد - اور

ٹھیر ہی - یہ تو ایک مختصر سا بات ہے۔ فضیر ہی اصل مین ضفیر ہی تھا۔ ت کی رعایت سے ض کو کسرہ آ گیا لغت مین ضفیری کے معنی لکھے ہونگے۔ ۴ مئی سنہ ۱۹ عیسوی

آج مجھ کو عظم گڈھ آئے چھٹا دن ہے۔ صرف ایکدن کچہری گیا پانچ دن علالۃ کی وجہ سے معذور رہا۔ اصل مین مجھ کو زکام ہوا اور وہ بند ہو کر عروق کی طرف متوجہ ہوا۔ تب آنے لگی۔ کل اچھا تھا۔ آج سردی کے ساتھ تپ آ گئی۔ ذائقہ اور شامہ دونون معطل تاہم محل تردد نہین۔ بڑی تکلیف یہ ہے کہ گوشت کھانے کو نہین ملتا۔ نوکرون کی کور تمیزی اس حد تک پہونچی کہ باوجودیکہ طبیب اُن کو گوشت نہین بہم پہونچاتا۔ مجھ کو اس کی خوشی ہے کہ تم لتنے پڑہتے نہین رہے کہ فیل ہو جاؤ لیکن تا وقتیکہ تم نصف سے زیادہ نمبر حاصل نہ کرو یا سکنڈ کلاس کریڈٹ یا اکونٹ ہسلت وتھ سکس کے مستحق نہین ہو سکتے۔ کیون صاحب تم قاعدہ پڑھتے ہو تو تم کو کمپیٹی سائز کا کیا خوف۔ کوئی کیسی ہی نکتہ چینی کرے تم کو جواب اطراف وجوانب کو بچا کر دینا چاہئے۔ تم کو مدرسون نے پاس کیا یعنی انھون نے تمھارا پاس خاطر کیا۔ بیشک زبان دانی مقدم ہے صرف ونحو۔ لغت۔ انشا۔ محاورات۔ امثال وحکایات پر زیادہ زور دو زبان دانی کے نمبرون پر بڑا لحاظ ہوتا ہے۔ اور سائنس کو

فی نفسہ افضل ہے لیکن عام پسند نہین۔ غرض الیسا قصہ کہ جو کہ امتحان آئیندہ مین یہ نقص باقی نہ رہین۔ بے شک کلاس مین (۳۰) طلبہ ہین اور سب پر سبقت لے جانا مشکل کام ہے لیکن آخر کوئی اول ہو گا۔ کیا وجہ کہ وہ کوئی تم نہ ہوا اور دوسرا ہو۔ ابھی چالیس بگھے ڈر سے۔ ابھی حضرت یونیورسٹی کے امتحان مین ہزارون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ مژدہ باد کہ ہر آسان نشود مشکلی نیست کہ آسان نشود۔ کامیابی کی تدبیر یقینی یہ ہے کہ جو پڑھا بہ تحقیق اور جتنا نظر سے گزرا یاد۔ اگر کوئی قاعدہ یا محاورہ یا کوئی مضمون قابل یادداشت آ گیا ایک نشان خاص حاشیہ پر اس کے کر دیا یا بطور یادداشت ایک کتاب مین لکھ لیا اور اوقات فرصت مین غور کرتے رہے محنت باندازہ کے ساتھ جاری رکھو نہ یہ کہ سارا وقت غفلت مین ضائع کرو۔ امتحان قریب ہو تو گھبرا جاؤ۔ اور ہر مہینے خود اپنا امتحان لے لیا کرو۔ خود سوال بنا لئے یا دوسرے سے بنوا لیے اور بہ طور مشق ان کے جواب لکھے عربی مین اگر کہو مین سوالات صحیح و یا کرون۔ کمال فن مین عجیب قدرۃ اور قوۃ ہے۔ ایک زبان مین عمدہ معلومات ہو تو دوسری زبانون کے حاصل کرنے مین ضرور مدد ملتی ہے جس قدر لوگ مجھ سے تعارف رکھتے ہین سب تمھارا حال اکثر پوچھا کرتے ہین اور فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کوئی کہتا ہے خوب ہے کیسا

بشیر - کہ کی جگہ کے بڑی شرم کی بات ہے
اضافۃ یا حروف جارہ یا ظروف کی وجہ سے
کے آتا ہے اور جب جملہ صلہ یا صفۃ آتا ہے
تو کہ - سنو جی غور سے اس کو سمجھو - والمیت
الذین من عادتھم المساھلۃ فی امورھم
والمداھنۃ فی مشاغلھم النحو ولاجوبۃ التی
رتبتھا فی موجودۃ عندی - انی اعلم ان
الکذب قبیح مذموم ولا یلیق باحد ان یجتری
علیہ - اب تم دیکھو کہ کے ٹھیک ہے یا
کہ برخواست غلط - برخاست صحیح - خواستن
چاہنا - خاستن اٹھنا تمھارے آنے کی بابت بہت غور
کیا ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تم کو بلا لوں
روپیہ کی کچھ پروا نہیں مگر حرارۃ موسم
سے بہت جی ڈرتا ہے - اگر دھوپ میں
ریل پڑ گئی تو تکان سفر اور گرمی سے شاید
تم علیل ہو جاؤ - ہمت نہیں پڑتی کہ بلاؤں
بشیر - انگریزی کی زبان دانی پر پوری توجہ
کرو - لٹریچر بڑی ضروری چیز ہے - اس کا
علاج ہے یادداشت کہ صفحے کے صفحے
اور ورق کے ورق یاد - کوئی خیال نہ ہو
کہ جس کا طرز ادا تم کو سنا یاد نہ ہو - اور
اگر مجھ کو بھی روح کے حالات لکھتے رہو
خدا کرتا کہ بچ جائے اللہ تعالی اپنا کرم کرے -

بشیر - تمھارا خط پہونچا - اشعار مشکل ہیں مگر
اشکال صرف لغات عربیہ کا ہے - عبارۃ

تعلق نہیں - میں نے صحت سے جو
لکھا ہے مہربانی فرما کر غور سے پڑھو جو کہ شعر
سمجھو کہ ٹھیک ہے یا نہیں - میں طیار اور
طوطا کو برابر سمجھتا ہوں - ہندی لفظ
ہیں جن کا ماخذ عربی میں نہیں - فارسی میں
طوطی دوسرا جانور ہے لیکن اگر کوئی توتا
اور تیار لکھ دے تو غلط نہیں کہا جا سکتا
تم تسلی کے لئے دل چھوٹا مت کرو - یہ
انتظام الہی ہے اور ضرور اس میں کوئی مصلحت
مضمر ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون
میں اب اچھا ہوں مگر تنہائی بجائے خود
علالۃ ہے - جی خوش نہیں رہتا - خدا تم
تلافی کرے آن صدمات متواترہ کی جو خدا
روا دیے مجھ کو اور تمھاری والدہ بیچاری
کو پہونچے ہیں - بشیر - گرمی ہے اور تم
روزی - احتیاط اور حفظ صحت کرو - اللہ تمھارا
حافظ و نگہبان ہے - والد تمھارا - ۱۸ - مئی

تین یا چار دن سے میں تمھارے خط کا
منتظر ہوں - کچھ ضرور نہیں کہ بے مشغول
سبق خط و کتابۃ نہ کی جائے - اس تنہائی
و وحشت میں مجھ کو تمھارے خطوط سے بڑی
تسلی ہوتی ہے - یہ دن شرارۃ آب و ہوا
کے ہیں - فیض آباد اور اضلاع اودھ
و غازی پور سے شکایت چلی آتی ہے
صرف اسی وجہ سے تم کو میں نے آنے
کی اجازۃ نہیں دی - اگر تم کو میرا منع کرنا

مرا لگا ہو تو برخوردار تم خود اپنے آپ سبق لکھنے
لکھنے کا تم کو اختیار ہے۔ میں متقاضی نہیں۔
جب تم کو فرصت ہو تو لکھیں لیکن تمھارا خط جو ساتے
پانچویں نہیں آتا ہے طبیعت بے چین ہو جاتی ہے
کچھ قواعد لکھے ہیں لیکن انتظار خط میں طبیعت
مشوش ہے اس وقت نہیں ہو سکتا ان شاء اللہ
تمھارا اختیار خیر و عافیت آنے پر لکھوں گا۔ فقط
۲۱- مئی سنہ [illegible]

بیوی صاحب کو سلام کے بعد معلوم ہو۔ یہ بھی
ایک دنیا کا دستور قرار پا گیا ہے کہ جب کسی کا
کوئی عزیز قریب مر جاتا ہے لوگ اُس کی ماتم
پرسی کیا کرتے ہیں۔ میں نے تم کو اُس دستور
کے مطابق نہیں لکھا کیونکہ مصیبت تنہا تم پر
نہیں مجھ پر بھی ہے۔ میاں بی بی کا جیسا
رشتہ ہے کہ مرد و عورت نکاح کے ہو جانے
سے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے
ہیں۔ یہ بات کسی دوسرے رشتے میں نہیں
پائی جاتی۔ میرا تمھارا مال مشترک گھر مشترک
کھانا پینا مشترک اولاد مشترک آبرو مشترک
خوشی مشترک رنج و غم مشترک۔ اگر وہ لڑکی جیتی
تو کیا تمھاری اکیلی کی بیٹی ہوتی۔ نہیں میری
تمھاری دونوں کی۔ بس اب اگر مر گئی تو کیا
تمھاری اکیلی کی بیٹی مری۔ نہیں۔ میری
تمھاری دونوں کی۔ مگر پھر بھی میں اس کو
تسلیم کرتا ہوں کہ تم کو اُس سے بڑا قوی تعلق
تھا لیکن جسمانی تعلق کی وجہ سے شاید

جس دن وہ مری ہے میرا دل خود بخود
بے قرار تھا اور میں نے اُسی گھبراہٹ میں میاں
بشیر کو خط بھی لکھا۔ تاریخ ملا کر دیکھو تو غالب ہے
کہ خط کی تاریخ اور اُس کے مرنے کی تاریخ ایک
ہوگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
ذلیلہ نصیر وغیرہ کے مرنے سے یہ تو خوبی
تجربہ کر لیجیے کہ موت پر انسان کا کچھ اختیار نہیں
چلتا۔ یہ رنج وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہے
میں تم پر الزام نہیں لگاتا۔ اپنا حال بیان کرتا
ہوں کہ نصیر کو کس قدر پیار کرتا تھا۔ اُس کی
قبر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور میں
سوتا بھی ہوں ہنستا بولتا بھی ہوں دنیا کا کوئی
کام بھی مجھ سے نہیں چھوٹا۔ تو جب ظہیر نصیر کے
رنج کو ہم نے چند سال میں بھلا دیا تو یہ لڑکی
بے چاری کے دن کی تھی۔ آخر پھر دنیا اور
دنیا کے کام۔ کتابوں میں بہت صاحب
لکھا ہے کہ دانا اور احمق صبر دونوں کرتے
ہیں مگر فرق اتنا ہوتا ہے کہ احمق رو دھو کر
چپ کرتا ہے اور دانا شروع سے خدا پر نظر
کر کے چپ ہو رہتا ہے۔ غرض صبر تو آخر
کرنا پڑے گا۔ پس کیا فائدہ کہ اپنا ثواب ضائع
کریں۔ دل کو مضبوط کر آنسو پونچھو سنبھل بیٹھو
خدا ہمارا مالک ہے۔ اُس نے دیا اُس نے لیا۔
خدا کو ہم سے عداوت نہیں بیر نہیں۔ جو کچھ کرتا
ہے ہمارے نفع کے لیے کرتا ہے لیکن اپنی
کم فہمی کی وجہ سے ہم اُن مصلحتوں کے سمجھنے
سے قاصر ہیں۔ دنیا کے انتظام پر نظر کرو تو

مقابلے میں دوسرے کو عزیز رکھتا ہوں - اگر
دشمنان عقل اگر وہ تمہارے خلاف خواہش
کچھ بیش انداز ہو گیا ہے تو تم کو اس کا حسد کیوں
ہے - میں تو اس کو اپنے ساتھ نہیں لیجاؤں
گا - یہ لوگ کبھی خوش ہو نہیں سکتے تاوقتیکہ
اپنے حسد کے مطابق مجھ کو تنگ حال دیکھیں
ویأبى الله الا ان يتم نوره ولو كره ...
بشیر کہاں تک تم سے دکھڑا رووں - سوائے
کی صفائی کا یہ حال کہ گھر کے گھر میں رہو پتہ
غائب - تم ان جھگڑوں میں اپنا وقت ضائع
مت کرو - محبت من شیئی نی ہی
وذکرہ النار واھوالھا * یکرہ ان یشیب
فی فضة * ویسرق الفضة ان نالھا *
اگر کہیں یہ خط نظر پڑ گیا تو نار فساد مشتعل ہو گی
اور تم سب مل کر نزغہ کرو گے - اس خط
کو پڑھ کر چاک کر دینا - میں نے صرف تمہاری
اطلاع کے لئے یہ حال لکھا ہے ورنہ میں نے
تو سمجھ لیا ہے شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
... کے باب میں یہاں بیٹھا ہوا کیا
رائے دوں - مصالحہ اچھا ہے بشرطیکہ
صمیم قلب سے اس کی خواہش ہو اور طرفین
سے اس کی تمنا کی جائے - فاصلحا
والصلح خیر - بشیر - ذرا کھانے پینے
میں احتیاط رکھا کرو - وہ احتیاط یہ ہے
کہ اوقات منضبط - خلاف وقت مت
کھایا کرو اور اقسام اطعمہ بھی منحصر ہیں - گوشت
سوجی سے پیٹ بھر لینا ضامن تن درستی
ہے - ۱۵ - جون سنہ [illegible] عیسوی

تمہارے کان بھی ضرور اس مصرعے سے
آشنا ہوں گے - خدا پنج انگشت یکسان
نکرد - طول اور وضع اور تعداد اور ناخن کے اختلاف
سے انگلیوں کو اعانت اور استعانت کا عمدہ موقع
دیا گیا ہے یعنی انگلیوں کے اختلاف حالت
نے ہاتھ کو زیادہ قوی اور کار آمد بنا رکھا ہے
مگر اس اختلاف کی بھی ایک حد ہے معین جس میں
افراط و تفریط کی گنجائش نہیں - یہی حال ہے ایک
خاندان کے لوگوں کا اگر ان کی حالتیں ایک
اندازہ مناسب تک متفاوت ہیں تو یہ اختلاف
منفرداً ان کے اور مجموعاً سارے خاندان کے حق میں
مفید ہو گا لیکن فرض کرو کہ کسی کے ہاتھ کی
ایک انگلی بے موقع بڑھ کر گز بھر کی ہو جائے
تو وہ لمبوتری انگلی عذاب ہو گی اپنے حق میں
اور دوسری انگلیوں کے حق میں اور سارے
ہاتھ کے حق میں - ہم تول کے اعتبار سے
اپنے خاندان کے ہاتھ میں وہ لمبوتری
انگلی میں ہوں نہ آپ خوش رہ سکتا ہوں
اور نہ دوسروں کو خوش رکھ سکتا ہوں -

آج میں ... صاحب کے یہاں بیٹھا تھا
کیا دیکھا کہ ... اور ... مولوی صاحب سے
سبق پڑھتے اور ہر وقت ان کو ... صاحب
اپنے روبرو بٹھا کر یاد کراتے - وانا احمق تھا
اگر نہ دیکھا ہو تو ... صاحب کو دیکھو اس

الٰہی کہتا ہے اور ماں باپ کے جو حقوق شرع نے
قرار دیے ہیں وہ حقیقت میں تلافی ان احسانوں
کی ہے جو ماں باپ اپنی اولاد پر کرتے ہیں ۔ یہی
ہو سکتا ہے کہ نقصان عقل کی وجہ سے تمھاری
والدہ کبھی تم سے بے سبب ناخوش ہوں
لیکن [illegible] اگر بجائے تسلیم سرد کر رہے
عند اللہ [illegible] ۔ ۲ ۔ جولائی سنہ ۶۶ء

مجھ کو تمھاری ترقی سے امید آئی ہیں ۔ تم نے
فارسی خط بہت درست لکھا ۔ قرآن مجید پر تمھاری
نظر ہے کہ اس سے استشہاد کرتے ہو ۔ یہ
بڑی مفید چیز ہے ۔ عبارۃ فارسی لکھنے کی
قدرت پیدا کرتے جاتے ہو ۔ اگر زبان انگریزی
۔ گرامر ۔ ہسٹری جغرافیہ اور علوم ریاضی میں بھی
اسی نسبت سے ساتھ توجہ کرو تو بس ۔ اس وقت
سمجھ لو کہ عربی فارسی لوگوں یعنی اہل علم میں
میں ناموری پیدا کرنے کی چیز ہے ۔ اور
انگریزی تو بالفعل زمانہ ہذا رزق کی [illegible]
ہے ۔ اگر انگریزی کو شرط رزق کہا جائے
تو بجا ہے ۔ پس انگریزی کی طرف مزید توجہ
لازم ہے ۔ اور بظاہر تم یہ نہیں کرتے اور میرا
کہنا کرتے ہو ۔ ابھی حضرۃ انگریزی معمول اور
عربی فارسی رد کیں یعنی عربی فارسی
تم ایسا جانتے ہو دنیا کی کارروائی کو بہت
ہے ۔ لیکن انگریزی کیا ہی ہیچ بد تر از ہیچ
اس کو خدا کے لیے سمجھو ۔ مصیبت یہ ہے کہ
مجھ کو انگریزی نہیں آتی ورنہ تم تغافل نہیں

کرنے پاتے ۔ ۳ ۔ جولائی سنہ ۶۶ء

بشیر ۔ اب میں سینگ کٹا کر بچھڑوں میں
ملا ہوں ۔ میں نے پادری صاحب سے
بائبل پڑھنی شروع کی ہے ۔ افسوس کہ ان کو
ہفتے میں دو دن فرصت ہوتی ہے وہ بھی
صرف ایک گھنٹہ لیکن اتنا بھی خالی از منفعت
نہ ہوگا ۔ پہلے ہی سبق میں مجھ کو اپنی چند
غلطیوں پر تنبیہ ہوا ۔ بشیر کتنا کتنا میں نے
تم کو لکھا مگر تمھاری کوتاہ قلمی کا یہ حال ہے کہ
۳ ۔ جولائی کے بعد سے تم نے مجھ کو خط نہیں
لکھا اور میرا حال یہ ہے کہ زندگی تو نہیں مگر
عافیت تمھارے خط کے آنے پر منحصر ہے ۔
ایک ہفتے سے سخت پریشان ہوں ۔ سو
صاحب اپنے ہزار کام بند کرو مجھ کو بالالتزام
ہفتے میں دو خط بھیج دیا کرو ۔ الغرض یہ خط
تم کو میں نے حالت اضطراب میں لکھا ہے
فوراً اس کا جواب بھیجو اور لکھو کہ وجہ توقف
مراسلت کیا تھی ۔ ۱۱ ۔ جولائی سنہ ۶۶ء

بشیر الدین احمد بارک اللہ فیک ۔ خدا کی شان
ہے وہ شخص جو برسوں دہلی کو خط لکھنا نہ جانتا تھا
اب دہلی کے خط کو ترستا ہے ۔ میں تمھارے
طرز مزاج سے خوب آگاہ ہوں اور مطمئن ہوں
کہ تم نے خط کا لکھنا اپنے ارادے سے بند
نہیں کیا ۔ عجب نہیں کہ تم کو وہاں کے عقلا نے
شیدا شاگرد کیا ہے اور تم نے اس تمنا کا

او خوشامد سے جہاں موقع ملا کام نکال لیا اگر
ان کا یہ شیوہ پیش نظر رکھو تو پھر ان کی کوئی حرکت
ناگوار طبع نہ گذرے ۔ تم اپنی غلط فہمی سے
توقعات پیدا کر لیتے ہو اور جب خلاف توقع
کوئی امر پیش آتا ہے ۔ تم کو برا لگتا ہے اور
بے شک برا لگنا چاہیے ۔ مولوی برکۃ اللہ
... روپیہ بھیجتے ہیں میں نے بھی ... روپیہ
دینے کو کہہ دیا ہے ۔ سو بھائی اگر یہ طیب خاطر
تھا اور تمہاری والدہ کا جی چاہے تو دو ورثہ
خدا کے نام کا دینا ہے جس کو زیادہ مستحق سمجھو
بالتفاریق یا یک مشت اُس کو دو ۔ امامی وغیرہ
گو یہ لوگ برے ہیں مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ
اسی برائی کے ساتھ انھوں نے اپنی عمریں
تمہارے گھر یا کنبے میں بسر کر دیں اور بوقت
ضرورۃ خوش دلی یا بے دلی سے تمہارے
شریک حال بھی یہی لوگ ہوتے ہیں ۔ میں
روپیہ تم کو دیتا ہوں کہ اس کو راہ خدا میں
صرف کر دو اور مصرف اس کا متعین نہیں کرتا
۔ لیکن مجھ کو امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے
تک تم کو امامی خوشنود کر لے گی والسلام
۵ ۔ اگست سنہ ۱۸۹۶ عیسوی

چھوٹی طلائی گھڑی آج روانہ کی جاتی ہے
اگرچہ لوگ منع کرتے ہیں کہ لڑکیوں کو ایسی
قیمتی چیز کا دینا مناسب نہیں لیکن میں نے
مضائقہ نہیں کیا کیونکہ تم اب لڑکی نہیں ہو لیکن
خدا کے فضل سے سمجھدار ہو گئی ہو

گھڑی کی احتیاط یا حفاظت ضروری نہ کر سکو
دوسرے تمہاری جاں نثاری اہتمام شوق کا پورا نہ ہونا
مجھ کو پسند نہیں ۔ تم جانتی ہو کہ یہ گھڑی اگر
بے قدر ہے تو صرف اس سبب سے کہ مجھ کو
مفت ملی ہے ۔ اور میں اس کا اہل نہیں جن
جب یہ گھڑی نئی نئی مجھ کو ملی تو ہنڈرسن صاحب
کلکٹر کانپور نے دیکھ کر کہا کہ کوک اینڈ کلوی
کی دوکان سے لا اقل چھ سو روپیہ کو ملے
گی اور زنجیر دو سے سو کی نہیں تو مجموع کو
فی الحال لا اقل ہزار کا مال سمجھو ۔ چونکہ مجھ کو
شوق نہ تھا میں نے نہ تو اس کے لیے کوئی
عمدہ خانہ بنوایا نہ خوشنما غلاف سلوایا اور
نہ نفیس آویزے لگائے بلکہ کنجیاں بھی
کھو گئیں میں اتنا بھی نہ ہو سکا کہ انھیں کو
ڈھلوا لیتا یا تجدید ملمع کرا لیتا ۔ مگر اتنی احتیاط
میں نے ضرور کی کہ اس کو بگڑنے نہیں دیا
۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جدھر سے گھڑی کوکی
جاتی ہے کھول کر دیکھو دو سوراخ ہیں
ایک وسط دائرہ یا مرکز دائرہ سے میں ۔
اس کی راہ گھڑی کا وقت ملایا جاتا ہے
لیکن ضرور ہے کہ سوئی الٹی نہ پھرائی جائے
یعنی سوئیوں کی اصلی رفتار نشان ۱۲ سے
نشان ۱ ۔ و ۲ ۔ وغیرہ کی طرف ہے
تو گھڑی کے ملاتے وقت بھی سوئیاں
اصلی رفتار کے خلاف نہ چلائی جائیں ورنہ
گھڑی کے پرزوں میں فتور پیدا ہو جاتا ہے
[illegible] اور کچھ

کہتا ہوں کہ اپنی عادتوں کو مت بگڑنے دو۔ کوئی آدمی نہیں جان سکتا کہ اس کو آیندہ کیسے اتفاقات پیش آئیں گے۔ اس سے قطع نظر۔ بگڑی ہوئی عادتیں عسرت و یسر دونوں حالتوں میں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ تم کو ان دنوں خبریں خوب ہو سکنے لگی ہیں مگر غلط۔ ترقی کو سزا دہ تجویز ہوئی۔ رمضان علی کا حال جو دریافت ہوا وہ افترا ہے۔ مجھ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ رمضان علی کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ ہمیں ساتھ ہی اگلے گھر تک سے ہوں۔ اب میری تکلیفیں زیادہ کو پہنچیں۔ متعلقات دنیوی میں سب ایک کھانا تھا۔ اس کا یہ حال ہے کہ کوئی ہفتہ نیستی سے خالی نہیں جاتا [illegible] بہت اہتمام کیا گیا ہے [illegible] گھڑی کے پرزے میں مجھ کو چند باتیں اور لکھنے کی ہیں۔ دو کنجیاں دو صرف چابی لگانے کی ہیں ایک مرتبہ پہچان لو کہ کون سی کنجی سے سوراخ کے لیے موضوع ہے تاکہ [illegible] طرف ہے اسی طرف سے داخل گھڑی کھولا جاتا ہے۔ آئینہ ایک حلقہ میں جڑا ہوا ہے اور حلقہ میں وہ جگہ باہر نکلی ہوئی ہے جس پر ناخن لگا کر آئینے کو اٹھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد فولاد کی نشان [illegible] ہیں۔ ایک میں ناخن لگا کر اندر کو دبا دینے سے گھڑی خود بخود کھل جاتی ہے۔ کوئی ضرورت نہ داخل

گھڑی کے کھولنے کی نہیں۔ رگیولیٹر کو بھی تیز یا سست کرنا پڑتا ہے اور وہ رگیولیٹر داخل گھڑی میں ہے۔ رگیولیٹر اس پرزے کو کہتے ہیں جس سے گھڑی کی رفتار رگیولیٹ کی جاتی ہے اور وہ ایک لوہے کی سوئی ہے جس کے دونوں طرف درجے بنے ہوتے ہیں اور ایک طرف اس اور دوسری طرف اف لکھا ہوا ہے یعنی سلو اور فاسٹ۔ جب گھڑی سست چلنے لگتی ہے یا تیز ہو جاتی ہے تو اس سے کام لیا جاتا مگر معمولاً عمدہ گھڑیاں رگیولیٹ کی ہوئی ہوتی ہیں۔ تم داخل گھڑی کو بلا ضرورۃ شدید مت کھولو ورنہ گرد اور ذرات اس کے پرزوں میں گھس جانے اور میل اور اسپرنگ کے اثر سے گھڑی کے خراب ہو جانے کا احتمال ہے [illegible] زیادہ خطرناک بات گھڑی کی شکست ہے۔ چونکہ گھڑی کے پرزے بہت نازک ہیں ضرور ہے کہ ہر سال اس میں داخل دیا جاوے یعنی صاف کرائی جائے تاکہ گرد وغیرہ سے صاف ہو جاوے۔ مگر جہاں عمدہ صاف کرنے والے ملتے ہیں وہاں ایسے شخص کرائے [illegible] رکھا ہوا [illegible] ایک ایسے [illegible] ہیں کہ گھڑی کے عمدہ [illegible] لیتے ہیں۔ اسی واسطے محتاط لوگ گھڑی کو صاف کرانا پسند نہیں کرتے [illegible] وقت اپنی کم فہمی و نا واقفیت سے [illegible]

جما دیتے اور گھڑی کو تباہ بلکہ از کار رفتہ کر دیتے۔
ہم کو یقین ہے کہ تم ان سب باتوں کو پہلے سے
جانتے ہو لیکن بہ نظر مزید احتیاط مجھ کو لکھنا لازم
تھا۔۔۔ گو تم نے خط منظوم لکھا۔ اس میں کثرۃ
سے زحافات اور سکتات تھے اور بہت سے
شعر ساقط الوزن۔ افسوس ہے کہ تمھاری طبیعت
ناموزون واقع ہوتی ہے اس کی تدبیر کر دینی
عیب شاید متوارث ہے۔ تمھاری ننھیال میں تمھارے
نانا صاحب کو وزن کا مطلق اعتبار نہیں ... کا
بھی یہی حال ہے۔ اساتذہ نے اوزان اشعار کو
منضبط کر دیا ہے۔ ہر خاص وزن ۔ بحر۔
کہلاتا ہے۔ اس میں۔ ف۔ ع۔ ل۔ میں
تکرارات مقرر ہیں۔ مثلاً۔ فعولن۔ مفعول
مستفعلن۔ فاعلن۔ متفاعلن۔ فع۔
فعلاتن۔ فعلن۔ نسیم کا یہ مصرعہ۔ ہر شاخ
میں ہے شگوفہ کاری۔ اس کی بحر ہے۔
مفعول مفاعلن فعولن جس کی تقطیع یا
موزونیت یوں ہے۔ ہر شاخ۔ مفعول
میں ہے شگو۔ مفاعلن۔ فہ کاری۔ فعولن
اس طرح ہر ہر مصراع کو تقطیع کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ کہاں وزن بگڑا اور جن کو خدا نے
طبیعت کی مناسبت عطا فرمائی ہے وہ ایک
... سن کر سمجھ لیتے ہیں کہ یہاں سکتہ یا زحاف ہے
... شعر می گویم بہ از آب حیات من
ندانم فاعلاتن فاعلات۔ شعر ایک شعبہ
موسیقی ہے جس میں تال اور سم سب موجود
ہیں۔ تم نے وزن پر خیال نہیں کیا۔

اب سے اس کا خیال رکھو تو چند روز میں بحر وزن
کی کوئی ذہن نشین ہو جائے گی مگر یاد رکھو کہ ناموزونی
ایک بڑا سخت عیب ہے۔ فارسی میں شاید
یہ عمدہ تدبیر ہے کہ مولوی امام بخش صہبائی نے
مینا بازار، پنج رقعہ، نثر ظہوری کی شرحیں
لکھی ہیں۔ میں نے یہ کتابیں دیکھی ہیں۔ یہ
فی الواقع بڑی عمدہ ہیں۔ اگر ان کتابوں پر
ایک نظر محققانہ ہو جائے تو فارسی میں استعداد
متعارف حاصل کرنے کو کافی ہے۔ اگر تم کچھ
فارسی دیکھنے کی فرصت پاتے ہو تو انھیں کتابوں
کو دیکھو اور جب مناسبت پیدا ہو گئی تو بے تخصیص
کتاب آدمی اخذ مفہوم کر لیا کرتا ہے۔ مشاغل
متعدد اور وقت محدود ہیں وقت کے انتظام
میں الاقدم فالاقدم کا قاعدہ برتنا چاہیے
یعنی مشاغل میں تقدیم و تاخیر بلحاظ الاہم مثلاً اول
انگریزی اس میں بھی مقدم زبان پھر سائنس
اور انگریزی کے بعد عربی اور سب کے آخر میں
فارسی۔ شاید تمھاری کلاس میں بھی اسکالرشپ
ہوں گے۔ ہر چند میں حیث المالیت اس کی
طمع نہیں کرنی چاہیے لیکن اس اعتبار سے
کہ اسکالرشپ ایک علامت امتیاز ہے وہ ایک
قدر کی چیز ہے اور اس کے حاصل کرنے
میں جہاں تک ہو سکے سعی کرو۔ غالب ہے
کہ تم نے مشق شروع کی ہو گی یا عنقریب
شروع کرنے والے ہو گے۔ ایک ایسے بڑے
دن کے واسطے بڑی طیاریاں ہو رہی ہیں
ملکہ معظمہ نے خطاب قیصرہ ہند لیا جس کی

یادگار کے لیے دہلی میں علمائے الہند کا اجتماع ہوگا
مالا عین رأت ولا اذن سمعت بابو شیو پرشاد
صاحب کی انگریزی اسپیلنگ بک شاید تمھارے
ساتھ چلی گئی ہے تلاش کی نہیں ملی ۔ یہ وہ
کتاب حکایات لقمان ہے جس میں چند حکایتوں
کا ترجمہ حسب خواہش بابو شیو پرشاد صاحب میں نے
کیا ۔ بابو صاحب اپنی انگریزی کتاب مانگتے
ہیں اطلاع دو کہ تمھارے پاس ہے یا نہیں ۔
۲۵ ۔ اگست سنہ عیسوی ۔

گھڑی کی رسید میں جو خط تم نے لکھا اس میں
یہ بھی پوچھا تھا کہ زنجیر طلائی ہے یا ملمع سو میرے
علم و یقین میں وہ ضرور طلائی ہے اس واسطے
کہ ایک معتبر آدمی نے ایک معتبر دکان سے مول
لی ہے اور پورے دام دیے ہیں ۔ یہ ایک
مشہور بات ہے کہ انگریز طلائی چیزوں میں خالص کا استعمال
نہیں کرتے لوگ جن کو انگریزوں کی صنعت کا حال معلوم
ہے اس کو ناکردہ خیانت پر محمول کرتے لیکن بات
یہ ہے کہ خالص سونا اس قدر نرم ہوتا ہے کہ
وہ نقش و نگار کا متحمل نہیں ہو سکتا اس
مصلحت سے اور پائداری کی غرض سے اس میں
آمیزش کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے پس
تمھاری زنجیر کا سونا بھی اسی اعتبار سے کھوٹا
ہے ۔ ۱۷ ۔ ستمبر سنہ عیسوی

اب تم کو ایک برس دہلی میں ہوتے آیا ۔ تم
جانتے ہو کہ ایک برس میں کس قدر ترقی ہوئی

مجھے خیال ہے کہ شاید تم نے شرح ملا بالاستیعاب
ایک برس میں پڑھ لی تھی ۔ گو تم نے بے پروائی سے
نہیں پڑھا لیکن ورقا ورقا نظر کرنے کو بھی
وقت درکار ہے ۔ اب تم سوچو کہ تم نے
اس برس میں کیا کیا ۔ عربی میں تم نے ایک
رتی ترقی نہیں کی اور جو ہاں تم کو شوق دے کر قرار دیا
شوق نہ تھا چند سے یہ خیال رہا کہ پشتو میں
آخرکار مولوی احمد حسن ملے تو اب تم کو فضیلت
وقت اور تعلیم کا حق ہے لیکن اگر صرف تحصیل
کے دنوں میں تم نے انگلستان کا شغل کیا
ہوتا تو بھی ایک مناسبت ہو جاتی ۔ دوری
کے واسطے سواری کا انتظام کر دیا تم کو مایل
ہونا ہے کہ میں اس خرچ کو پسند نہیں کرتا
حالانکہ میں ایسے مصارف کو کل شریف
کے مصارف پر بھی مقدم رکھتا ہوں اس
واسطے کہ تحصیل علم میں جو خرچ کیا جائے گا
آگے چل کر تم کو اضعاف مضاعف ملنے والا ہے
اگر تم اس برس یہاں ہوتے تو میں یقین کرتا
ہوں کہ قطبی نکل جاتی ۔ اقلیدس حساب
جبر مقابلہ سب کا حال مشکل ہو گی
رہی انگریزی ۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کتنا
فائدہ جمع کیا ہے ۔ اس کا فیصلہ تم مجھ سے
بہتر کر سکتے ہو ۔ لیکن جہاں تک میں غور کرتا
ہوں دنیا میں اپنے رہنے کی ضرورت نہیں
دیکھتا اور یہ دنیا میں کوئی کام مجھے کرنے کو
ہے اور ایسا کوئی نیا علم میں حاصل کر سکتا اور
خواب وہ آگے لوگوں کی طبیعت میں باقی

ہین - رہی خدا پرستی - اس سے تو مین کچھ یون
دور رہا ہون نہیں دنیا کا کام آگیا ہے تو یہ کہ ہم
سے جیتے جی پڑھ لکھ کر فراغ حاصل کر دیا مین
تمھاری طرف سے خبر تو ہے کہ نہ مرون آخر عمر
وقت مجھ کو اس کی تسلی رہے کہ میرے بعد تم کو
اطمینان زندگی کرنے کا سامان مہیا ہے - میرے
معدے مین ایسے فسادات ہو گئے ہین کہ گویا
فیوتا زیادتی ہوتی جاتی ہے اور یہی حال ہے
زندگی کا آخر وجود اس کل کا بھی بیکار بیٹھ جاتا
یہان تک کہ ایک دن بند ہو جاتی ہے -
تم اگر اور کسی غرض اور مطلب سے پڑھنے کی
ضرورت نہین سمجھتے تو یہ مطلب کیا کم ہے کہ مجھ کو
اپنے آخر وقت مین اس تصور سے کہ تم نے
پڑھا اور خوب پڑھا بڑی مسرت ہو پہنچے گی تمھاری
والدہ اگر نہین آئین تو اس مین کوئی مصلحت مضمر ہو گی
عجیب حالت ہے دنیا اور اہل دنیا کی کہ چند روزہ اجتماع
مین بھی یہ لوگ ایک دوسرے سے ملول ہو جاتے
حالانکہ افتراق ایک دن ضرور ہوتا ہے متنبی
نے کیا اچھا کہا ہے - ولقد علمنا اننا سنطیعہ
لما علمنا اننا لا نخلد - یعنی یہ تو ہم پہلے ہی سے
سمجھے بیٹھے تھے کہ ایک نہ ایک دن مفارقت
ہونی ہے اس الفراق کیونکہ ہم کو دنیا مین قیام
نصیب نہین ہمیشہ - تم دلی والون کے جھگڑون
مین اپنے تئین مبتلا مت کرو - ایک موٹی بات
تمھارے سمجھنے کو بس ہے کہ تم سے علم و عقل و
تجربہ و عمر سب باتون مین زیادہ ہین لیکن
ہین ان سے معاملات سلجھائے نہ پڑے [illegible]

نہین ہو سکا اگر تسلی ہے تو اس مین ہے کہ بہت
گذر گئی تھوڑی سی رہ گئی ہے - خدا اس کو بھی
آبرو کے ساتھ گزار دے اور خاتمہ بخیر کرے -
اس تنہائی مین بھی ایک راحت ہے اتنا سمجھ
لیا ہے کہ لوگون پہ بے اعتمادی نہین کرنی چاہیے
اور نہ ان لوگون سے خلوص و اختصاص کا توقع
ہونا مناسب ہے - روپیہ کچھ زیادہ خرچ ہو جاتا
لیکن یہ لوگ مجھ کو آرام دینا چاہتے ہین - رہا وقت
اس کو عمدہ طور پر صرف کرنا مشکل ہے - غرض
انسان کے دل کو خدا نے کچھ ایسا بنایا ہے کہ
جس حالت سے وہ خوگر کیا جاتا اسی مین خوش
ہو جاتا ہے - رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہے رنج مشکلین اتنی پڑین مجھ پر کہ آسان
ہو گئین - البتہ اس کی خبر رکھو کہ تم لوگ خرچ کی
طرف سے تکلیف مت اٹھاؤ جب خدا نے دیا ہے
تو اس سے متمتع نہ ہونا بھی ایک طرح کی ناشکری
ہے - اب خدا کے فضل سے ایک مقدار معتد بہ
موجود ہے - کاوش کرنے کی ضرورت نہین -
بڑی دولت تو تم ہو خدا تم کو زندہ و سلامت
رکھے توفیق نیک دے - تمھارے ہم عمرون
کا یہ حال ہے کہ واحد علی نے آخر دھوکا دیا
سے بنارس جانے کی اجازت لی - بلا مبالغہ
ساری ساری رات اس لڑکے کو پڑھتے گزر جاتی
ہے - یہ حاجی جی کی خوش قسمتی ہے - اور جانے
کی غیرت ہے کہ تنہا - اور جب پوچھا کہ واحد علی کیا کرتا
تو لیشاش بشاش جواب دیا کہ جب بھوک معلوم
ہوتی ہے تو [illegible] لے کر کچھ کھا لیا کرتا ہون کا

قدرتی گھڑی تو معطل ہو سکتی ہے تو جیب واچ اگھنٹا
خبردار کرنے کو کافی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ جہان
ایسے کے اور لڑکیون کے غل مین کان پڑی
آواز نہین سنائی دیتی وہ وہ کا گھنٹا کیا سن
پڑے گا تم کو معلوم ہے کہ میرے پاس دو
گھڑیان ہین اور دونون بیکار ہو رہی ہین
جیبی گھڑی کو حفاظت کی زیادہ ضرورت ہے اور
مردانہ زیور کی طرح مجھ کو ان چیزون کے
استعمال کا شوق بھی نہین بے سلیقگی نے ان چیزون
کو ویسا ہی خراب کر دیا ہوگا جیسا [illegible]
ایک جیبی گھڑی تو تم کو روانہ کر دی گئی
فرماؤ تو کیمبرج کلاک یعنی بڑی گھڑی بھی
بھیج دی جائے ہر چند کلاک مین تم کو بھیجنا
خالی از خطر نہین لیکن آخر ہزارون لاکھون گھڑیان
انگلستان سے آتے ہین حتی الوسع احتیاط کی
جائے گی یا اگر پیشتر پسند خاطر نہین اور
اپنا ہی گھنٹا اگر مقصود ہے تو بازار
سے مول لیجیے فی الحال تم کو کلاک درکار ہوگا
بازاری کلاک پہلے پانچ روپیہ کو بکتے تھے
پچھلے دنون سستے ہو گئے کہ بس
بارہ کو۔ اب بھی اتنے ہی کو ملتے ہون گے
ایک لے لو۔ تحقیق کر کے لکھو کہ اچھا
گھنٹا جس مین [illegible]
اور کسی نامی کاریگر کا بنایا ہوا ہو کتنے کو
ملے گا سچ کہا ہے کہ ان [illegible] علیہ
ان کی قیمت [illegible]
یہ ہے کہ گھڑی [illegible] نہین۔

بہت سمجھو۔ یہ نہین کہ تمھارے اس خیال پر معترض
ہون۔ ایسے خیالات ہوا ہی کرتے ہین اور
خدا نے مقدور دیا ہے تو ان کو پورا کرنے مین
بھی کوئی قباحت نہین۔ خلاصہ یہ کہ مجھ کو بس
خصوص مین خرچ کی پروا نہین ہے بلکہ طیب
خاطر تم کو دو سیر دودھ کا بلکہ جی مین آیا کہ ابھی
بھیج دون۔ پھر سوچا کہ پہلے پوچھ لون امید ہے
گھڑی پر قناعت ہے یا بازار سے اچھی خریدنے کا
شوق ہے۔ یہ چھیڑ کے لفظ [illegible]
تحریر کی شوخی ہے۔ مولوی احمد حسن کا
دہلی مین ہونا تم اپنے لیے بس غنیمت سمجھو
مولوی احمد حسن کی معاونت چاہیے علم ادب
مین تم ہو مگر ان کی استعداد اچھی ہے۔ [illegible]
نفحۃ الیمن اگر تحقیق سے پڑھی جائے تو اچھا
کتاب ہے۔ اگرچہ مین اس کو بہت اچھی کیا
بلکہ اچھی بھی نہین کہتا لیکن اچھا پڑھا ہوا آدمی
اضافی ہے۔ وہ اچھی ہے مبتدی کے لیے
بری ہے بلکہ بہت بری منتہی کے لیے
لیکن کیون جی میان بشیر نفحۃ الیمن پڑھ کے
اشتیاق ہے [illegible] تو منطق کے چار پانچ
رسالے نکال لیتے تو اچھا تھا کہ بحث [illegible]
مین اس کی بڑی ضرورت ہے۔ اگر لینی چاہو تو
مولوی احمد حسن سے تم کو بڑی مدد مل سکتی ہے
تم ان سے بڑی فائدہ حاصل کر سکتے ہو جو
[illegible] سو صاحب انگریزی تو بہت
مقدم ہے اور انگریزی کے بعد عربی اس
واسطے کہ بے انگریزی کے [illegible] غیر مہذب

کالج کرے کوئی + مگر تم اُس کو مجھ سے بدل مت
کرو ستو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے
فصل کردن آمدی۔ دہلی میں سواری کی ضرورت
ہوگی۔ اے کاش تم کوئی گھوڑا رکھتے۔ اس کا
الزام مجھ پر ہے یا تم پر۔ اب تم بڑھے باپ کو
کندھے پر لادے لادے پھرنا ۱۳ دسمبر

بشیر۔ عربی پڑھنے کا ڈھنگ تو اچھا ہے
اے کاش انگریزی اور ریاضی اور ہر چیز میں
یہی کاوش ہو۔ اگر اسی طرح کی تحقیق سے ہر چیز
دیکھی اور سمجھی جائے تو طوفان ترقی استعداد
پیدا ہو۔ لیکن عربی میں اس ڈھنگ سے تم کو
میں نے لگایا۔ سو تم کو اس کا خیال ہے۔ باقی
چیزوں کو سرسری طور پر ٹال دیتے ہو۔ اگر
منطق نہیں ہوئی حدیث شروع کر دو میں
کہتا ہوں عربی کا ایک سبق مدرسے کے باہر
ہونا ضرور ہے۔ اگرچہ تھوڑا ہو مگر ہو ضرور۔
تمہارے خط انگریزی میں حروف کی جو ان
نہیں ہوتی۔ تمہارا خط مجھ سے بدتر ہے مگر
میں تم کو اپنا جیسا نہیں چاہتا بلکہ اپنے سے
ہزار درجے بہتر۔ اور جو بات تمہارے فائدے
کی سمجھ میں آئے گی جب تک جیتا ہوں
لکھا کروں گا۔ ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ عربی
ہو یا انگریزی ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے
ایک لفظی جیسے کری دو عورتوں نے ایک
دروازے کے۔ ایک بامحاورہ جیسے
دو عورتیں ایک دروازے پر پہونچی بیٹھی تھیں

پابندی لفظی ترجمے کی ضرور ہے لیکن اس کو
اپنی زبان کے محاورے سے بھی نظر رکھنی چاہئے
عبارت کی عمدگی یہ ہے کہ ایسی بول چال ہو
جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔ اس وجہ سے
اخبار اودھ پنچ کی انگریزی عمدہ سمجھی جاتی ہے
ہم لوگ ترجمہ کرتے ہیں۔ پس تم دونوں
کی عادت کرو لفظی اور بامحاورہ۔ بلکہ تم کو
محاورے کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے کیونکہ
بفضلہ تعالیٰ بتدریج یوں ہی درجے ترقی کی توقع

.... ڈپٹی کلکٹری کی استعداد انگریزی کچھ ایسی اچھی تھی
مگر انگریزی فیصلے خوب لکھتے تھے بعض لوگ شبہ
کرتے تھے کہ کسی سے لکھوا لاتے ہیں میں نے
اسکی ٹوہ لگائی تو معلوم ہوا کہ نظائر ہائی کورٹ
کے چند (غالباً سو سوا سو) فیصلے جمع کر لئے اور وقت
فیصلہ میں ان کو بالالتزام لکھ کر انگریزی میں
نقل کرتے کرتے کورٹ کا انداز ہو گیا ہے
خیر جلدی سے ہے اور کوشش کیا ہے سوا خط
میں بھی تبدیلی کے نشان پیدا ہو گئے ہیں

بار۔ بشیر کی کوارٹ کے لئے کچھ تین سو لئے
فصل میں ہو چکا گیا۔ ٹرین سے وہ ابتدا
روانگی میں کچھ دیر کی تھی راہ میں اور ابداز مقبول
توقفات ہوتے گئے غرض تین گھنٹے کے بعد
بکسر پہونچے ورنہ میں شاید سویرے پہونچ
جاتا۔ راہ میں جو ایک بہری گاڑی میں بیٹھے
اتفاقاً ان میں ایک ہندوستانی ڈاکٹر

بھیجی تھا۔ میں نے تمھارے درد کا تذکرہ کیا۔
وہ تو کچھ عجیب سا ہوا۔ مگر ایک یورپین جنٹلمین نے
کہا کہ گو آیوڈر درد کے لیے نہایت نافع ہے اور
اس وقت ڈاکٹروں کا اجماع ہے اس بات
پر کہ درد کی دوا اس سے بہتر نہیں۔ ایک
سفید سفوف ہے۔ انگریزی دوا فروشوں
میں شاید آٹھ آنے کو اس کی شیشی ملے گی
خوبی یہ ہے کہ حار اور قاطع نہیں۔ رتی بھر
ہتھیلی پر رکھ کر دو تین قطرہ پانی میں لت
کر کے درد پر مل لیا کرو۔ صبح و شام استعمال
کرو۔ غالباً تین دن میں نفع ظاہر ہو جائے
گا۔ فقط ۹ جنوری سنہ عیسوی

دس دن دہلی میں رہ آنے سے مجھ کو یقین
وثوق رہے گی کہ تمھارے دل کی جو کیفیت
ہو گی میرا یہ حال ہے کہ جس وقت ذرا خالی ہوتا
ہوں تمھارا خیال آتا ہے اور تمھارے خیال
کے ساتھ تمھارے امتحان کا۔ مجھ کو تمھارے
خط کے دیر کر لینے سے تردد یہ ہوتا ہے
کہ کہیں خدانخواستہ ایسا تو نہیں ہوا کہ
تم امتحان میں ناکام رہے اور شرم کے
مارے مجھ کو نہیں لکھتے۔ سو کب تک چھپاؤ
گے۔ جلد لکھو کہ میں تمھارا انتظام کروں۔
ہر چند یہ مواقع سفارش کے نہیں ہیں لیکن
اگر کچھ دخل سفارش کو ہوا اور ضرورت بھی
ہو تو میں یہاں دور بیٹھا ہوا کیا کر سکتا ہوں
البتہ مولوی محمد کریم بخش صاحب کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض حاجت کرو۔ میں بہت
وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ
وہ تمھاری مدد کریں گے اور میری نسبت
وہاں ان کی وقعت بھی زیادہ ہے۔ اگر کسی
معلم یا ماسٹر کی توجہ درکار ہو تو بھی لوئی صاحب
سے کہنا۔ اگرچہ دہلی کے لوگ بے مروتی
کرتے ہیں لیکن چہ توان کرد مردمان ایند۔
والسلام۔ ۱۹ جنوری سنہ ۹۰ء

---

۱۷ کا خط پہنچا۔ بندہ خدا اتنی دیر مت
کیا کرو۔ کیا کفایت شعاری اسی میں منحصر ہے
کہ مجھ کو خط لکھنے میں کمی کی جائے۔ میں نے
تم کو پہلے بھی لکھا ہے اور اب پھر لکھتا ہوں
کہ امتحان کے پھر و تیسرے پرست رہو۔ کسی طرح
جماعت میں ترقی کرو اور آگے کو نصیحت کرو۔
مدرسے میں کامیابی اور ناموری کے ساتھ
پڑھنا یوں تو نہیں ہو گا۔ مدرسے کے علاوہ
گھر پر کم سے کم تین یا چار گھنٹے روز دل لگا کر
پڑھو گے تو خیر ورنہ کیوں خود حیران ہوتے
اور کیوں ہم سب کو حیران کرتے۔ دنیا کی
کارروائی دیکھو قادر تم کو لکھنا پڑھنا آ ہی گیا
ہے۔ بس میرے پاس رہ کر قانون یاد کرو
اور امتحان دو۔ مدرسے میں پڑھنا منظور
ہے تو یاد رکھو انٹرنس پہلی منزل ہے بھلا
کچھ نہ ہو تو بی۔ اے کے خطاب تک تو
تو نشیر درجہ فضیلت حاصل کرنے کے ہر گز یہ
ڈھنگ نہیں جو تمھارے ہیں۔ ہر روز کے

سبقوں کو باالتزام مطالعہ اور پڑھنے کے بعد
نظر تدقیق سے ان کو دیکھنا اور ذہن نشین کرنا
اور ایک حد اعتدال کے ساتھ محنت کا برابر جاری
رکھنا شرط ضروری ہے۔ تمھارا یہ حال ہے کہ
پہلے ہی امتحان میں یہ تردد کہ پاس ہو یا نہیں
تو اگلے امتحان کہیں سخت میں کیوں کر ان سے
عہدہ برآ ہو سکو گے۔ غرض پڑھنا ہے تو پڑھنے
کے طور پر پڑھو نہیں چاندنی چوک جا نکلے کہیں
عجائب خانے کی سیر کی۔ کچھ وقت قصے کہانیوں
میں ضائع کیا۔ دو گھڑی رات گئی اور سو رہے
یوں تو پڑھنا نہیں آتا۔ پڑھنا جب آسکتا ہے
کہ تم ایک ایک منٹ کی قدر کرو اور جہاں تک
تن درستی اجازت دے محنت کرتے رہو۔
تم اب تک مجھ سے صرف عربی میں پوچھتے
تھے۔ آئندہ ریاضی بھی پوچھا کرو۔ زیادہ نہیں
تو اینٹرنس تک تم کو بتاؤں گا۔ حساب و
جبر و مقابلہ کی خاص متوجہ ہو کر نکال ڈالو۔
تاریخ کے واقعات بطور سوال و جواب
مرتب کرتے جاؤ تب امتحان دینے کا مزہ ہے
نری دعا سے کام نہیں چلتا۔ شوق نہیں ورنہ
مولوی احمد حسن کیسے ہوتے تم کو عربی کا حاصل
کرنا کیا دشوار تھا۔ مدرسے کی چیزوں کا میلہ
اور آن میں بھی نقصان۔ مولوی صاحب
نے کئی مکان لیے لیکن سب جائداد میں
دکان مجھ کو پسند ہے۔ باقی محل اور حویلیاں
سب اجڑی پھرتی ہیں۔ غضب ہے
کاظم علی والا مکان تیرہ سو کا ہے اور تین
روپیہ کرایہ۔ نوٹ کے حساب سے اس کا کرایہ
کچھ ہونا چاہیے مگر کوئی اہتمام نہیں کرتا۔ ہم نے
مکان مفت نہیں پایا کچہری بھر روپیہ دیا ہے
تو کیا وجہ ہے کہ ہم کو پورا نفع نہ ملے۔ مولوی
صاحب کے مزاج میں رحم۔ بیوی صاحب
کو خیال نہیں۔ تم کو لیاقت نہیں۔ مولوی علی کو
کو قابلیت اور فرصت دونوں نہیں۔ مکان لاوارث
سا پڑا ہے۔ اگر کرایہ داروں کو خیال معلوم ہو تو
وہ تین روپیہ بھی نہ دیں۔ بڑی حویلی ہمیشہ
خسارہ دیتی ہے مگر استعمال بد کی طرح بار دوش
ہے۔ خدا ہی ہے کہ اس کا بوجھ سر سے ٹلے
جب تجربہ کر لیا کہ دہلی۔ و بجنور۔ دونوں میں
کوئی انتظام کرنے والا نہیں تو ناچار آکر نوکری کا
پیشہ اختیار کیا ورنہ کوئی کرنے والا ہوتا تو حلال
طور پر ایک ڈپٹی کلکٹر کی تنخواہ کماتا اور اصل
محفوظ۔ بس غنیمت ہے کہ بیچارے مولوی
صاحب باوجود معذوری اتنا بھی کرتے ہیں
ورنہ ہم سب کو جیسے منتظم اور ہوشیار ہیں
ظاہر۔ فقط ۱۲۔ جنوری [illegible] عیسوی

آٹھویں جماعت جس میں تم کو رعایتہً ترقی کر دیا
وہ جماعت ہے جس میں تم کو سال گذشتہ داخل
کرانے والا تھا۔ شاید تم کو معلوم نہ ہوا ہو مگر
مجھ کو تمھارا ساتویں میں داخل ہونا خوش
نہیں آیا تھا۔ تعجب ہے کہ تم آٹھویں کا نام
سن کر گھبراتے ہو۔ رعایتی ترقی محمود ترقی نہیں
ہے۔ حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است

رفتن بہ پائے مردی ہمسایہ در بہشت لیکن
اگر تم آٹھوین مین نہ گئے ہوتے تو مجھ کو بہت
صدمہ ہوتا اور مین تم کو دلی مین نہین چھوڑ
سکتا تھا - برخوردار محنت سے جان چھپانا تو
طالب کا کام نہین ہے اور یہ بھی کوئی
محنت ہے کہ خدا کے فضل سے ہر طرح کے
آرام کے ساتھ گھر مین رہنا اور پڑھنا - وہ بھی
بندگان خدا ہین جو دن بھر کلہاڑی چلاتے
سڑک کوٹتے - دوڑتے - راتون کو جاگتے
بوجھ ڈھوتے - ہزار ہزار شکر ہے کہ شاقہ محنت
مین مبتلا نہین کئے گئے - محنت ایک امر اضافی
ہے - اس کا مفہوم متعین نہین - ایک کام زید
کے واسطے محنت کا ہے مگر شاید خالد کے حق
مین وہ کامل آسایش کا موجب ہے - پس
جسکو تم نے محنت سمجھا کیا تم جیسے اور تم سے بہتر
ہزارون لاکھون اس کو نہین کرتے - افسوس
ہے کہ تم اس کو محنت کہو - ارے بابا اگر یہ محنت
بھی ہے تو ساری عمر کا آرام - ساری عمر کی
خوش حالی - ساری عمر کی آبرو اس محنت کے
طفیل سے حاصل ہو گی - ایک ظریف کا
مقولہ ہے کہ جینا تو جینا بے محنت مرنا بھی نہین
ہو سکتا - اگر تم کو عربی مین ۸۲ نمبر ملے تو
نہ تمہاری محنت سے بلکہ اس فقیر کی محنت کا ثمرہ
ہے کہ کسی حالت مین تمہارا سبق ناغہ نہین ہونے
دیا - مین نے اپنے پندار مین تم کو اتنا پڑھا دیا
کہ اگر تم نے اس کو محفوظ رکھا ہوتا تو آج کل
کے سوا دو سو نہین چالیس پچاس مولوی اون

بہتر تھے مگر وہ گھر کی مرغی تھی تم نے دال برابر
سمجھی مجھ کو تمہارے اس لکھنے پر بڑی ہنسی
آئی کہ تاریخ جغرافیہ سب مضمونون مین مشکل ہے
مین تو ان دونون کو قصہ کہانی سمجھتا ہون
- البتہ یہ پڑتا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت
عبارۃ پر تو لحاظ ہوتا ہے حاصل مطلب کی طرف
توجہ نہین ہوتی ورنہ اگر ہر آدھے یا پورے
صفحے کے بعد آنکھ بند کر کے غور کر لیا جاے
کہ اتنے کا خلاصہ مطلب کیا ہوا تو ممکن نہین کہ
واقعات مستحضر نہ رہین - جغرافیہ کی جان ہے
نقشہ - ایک مکمل نقشہ منگوا لو اور ایسے موقع پر
لٹکا دو کہ تھک کر لیٹے تو نقشہ سامنے ہو -
بار بار دیکھتے دیکھتے یاد ہو جاتا ہے کہ فلان
شہر کہان ہے اور وہ ندی یا پہاڑ کدھر واقع
ہے - اگر تمہاری تاریخ چند روز کے لیے مجھ کو
ملے اور مین اس کا اردو مین خلاصہ کر دون
یا سوال جواب بنا دون اور تم اس کو یاد
کر لو پھر فیل ہو جاؤ تو مین جواب دہ - حساب
جبر و مقابلہ - اقلیدس - البتہ سوچ بچار اور
مشق و مہارۃ کے کام ہین - مین نے تم کو
کسور عام اور کسور اعشاریہ تک پڑھا دیا تھا
اور جتنا تم نے حساب و جبر و مقابلہ مجھ سے
سیکھا تھا وہ ساتوین جماعت مین کامیاب ہونے
کو کافی تھا لیکن مصیبت یہ ہے کہ تم نے تو یہان
جی لگایا اور نہ وہان جی لگاتے ہو - مین نے
تم کو متواتر لکھا کہ بشیر ہر کتاب کو سبق ورق
تک یاد کرتے جاؤ - لیکن دنیا مین باپ ہونا

بات کو بے وقعت کرتا ہے تم نے کہا نہین
تو دل مین خیال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔
ہی طرح سے خط لکھا کرتا ہے آپ سے کہ تشفی ہو اب
یا کسی شفا سا استفاضہ کو دو دو چیز یا ہی کیفیت
نہ ہو یا کو وہ بلی الاہی کیون نہ ہو سکے زیادہ
خط لکھو۔ اور اس سے کہ ایک نوکر ہو دین
و غلام ہو سے دین سے باتین کرو۔ اور اس
کہ تم بہت جلد پہنچ جاؤ۔ اور اس سے کہ تم ۰۰ کو
لکھنا سکھاؤ۔ اور اس سے کہ تم بازار مین پھرو
اور بجائے خانہ و باغ کی سیر کرو۔ اور اس سے
کہ تم سیاہ وار ہی گھر مین کبھی باہر آؤ جاؤ۔ اور
اس سے کہ تم بھول کر بھی کبھی مطالعہ نہ کرو۔
اور اس سے کہ تم مدرسے کے سبقون کو گھر مین
آکر نہ پڑھو۔ غرض اس سے کہ تم محنت نہ کرو اور وقت
کی قدر و قیمت نہ جانو تو تم امتحان نہ دے سکو گے
اور نہ آیندہ کبھی دے سکو گے مین نہین
کہتا کہ تم اتنا پڑھو کہ تن درستی مین خلل پڑے
لیکن جہان تک تم سے ہو سکے ایک منٹ
ایک سکنڈ کو رائگان مت کھو بیجا۔ قسم کھا کر
کہا جا سکتا ہے کہ تم انٹرنس کا خطاب
حاصل کرو گے اور گو ہندوؤن کے لڑکے
آٹھ سکول مین پڑھ کر آئے ہون کوئی تم کو
نہ پا سکے گا۔ آٹھوین جماعت مین پڑھنا ایسا ہی
ہے جو ساتوین پاس کر کے چڑھے اور تمھارا
پڑھنا تو ابھی تھوڑی سی سیڑھی کا چڑھ بیٹھنا ہے
خدا تمھاری غیرت کو تیز اور تمھاری ہمت کو بلند
اور تمھاری محنت کو زیادہ کرے۔ آمین ثم آمین

تمھارے ساتھ وعدہ کیا اور کرتا ہون جو میرے
باپ نے (خدا ان کو جنت کی بخشش نصیب کرے)
میرے ساتھ کیا تھا مین نے تم کو پہلے بھی
لکھا تھا اور پھر بھی لکھتا ہون کہ مین عربی اور
ریاضی دونون مین تمھاری مدد کو حاضر ہون
مگر بے تمھاری ہمت کے کام نہین چلے گا۔ امتحان
سالانہ کو اب ہر وقت پیش نظر رکھو اور ہر روز
محنت کیے جاؤ ان شاء اللہ بیڑا پار ہے مرد باید
کہ ہراسان نشود مشکلے نیست کہ آسان نشود
پھر کیا ضرور ہے کہ امسال اگر چہ تمھاری ترقی
ہوتی تو سال آیندہ بھی جاتی ہی جاتے اگلے
سال اپنی قوت بازو سے ترقی کرو۔ جو لڑکا ریاضی
مین تیز ہو اس سے ۵۰ درجہ ضرور پیدا کر دے
انگریزی کے ۳۳ نمبر بھی محل خوف مین۔
رہے ہمیان ایک طالب علم ہم سمجھے کہ سارے
ہم جماعت بلکہ بہ خدا استاد بھی تعریف کرتے
تھے۔ لیکن تھا کیا کہ کبھی تمھاری طرح مین بد شوق
اور کم محنت نہ تھا۔ بے سامان البتہ تھا
جنوری کا مہینہ گزرا اور دسمبر مین تعطیل مین
گزرے گا۔ پس بہ مشکل سے تعطیلات درمیانی
مشکل سے پانچ چھ مہینے ہون گے۔ اگر کوئی
مدرسے کی پڑھائی پر قانع رہے تو وہ بہت
جلد کا اصل پڑھنا تو گھر کا ہے۔ اور تم گھر پر
پڑھنے یا تعطیلون مین دوسرے سبقون کا
کرنے کا اہتمام نہین کرتے۔ تمھارے پڑھنے
کا جھگڑا تو چلا ہی جائے گا اب گھر کا کام
بھی کرو۔ میرے پاس ایک خط مولوی

کریم بخش صاحب کا آیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو
مولوی صاحب نے دلّی مین بانی بھی کہا تھا
اور مین نے مولوی صاحب سے نقل کیا تھا۔
نہین معلوم مولوی صاحب کو یہ خیال خود پیدا
ہوا یا وہان والون نے کہا لیکن مین سمجھتا
ہون کہ انھین کا خیال ہے لیکن کوئی دوست
جو صلاح کی بات کہے اُس کو مخاصمت کے ساتھ
نہین سُننا چاہیے۔ لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل
کہتے ہین اور چون کہ قاعدہ ہے کہ تا نہ باشد
چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔ مجھ مین یہ عیب ہوگا
اگرچہ خود پسندی کی وجہ سے آدمی کو اپنے
عیوب پر اطلاع نہین ہوتی لیکن بخل اولاد کے
ساتھ تو مین کبھی برتنا نہین چاہتا۔ تف ہے
میری دولت پر۔ اور لعنت میرے مالدار ہونے
پر جب میری پیاری اولاد اس وجہ سے
تکلیف پائے کہ مین اُن کی حاجت کی قدر
باوجود مقدرت روپیہ نہین دیتا۔ خدا کی قسم
مین یہی سمجھتا ہون کہ جو کچھ میرے پاس ہے
اِن بچون کی امانت ہے بس افسوس ہے کہ
جس کا روپیہ انھین پر خرچ نہ کیا جائے۔ خدا
اس کا گواہ ہے کہ بشیر کے لئے ... کے لئے
... کے لئے کس قدر سخت کو روپیہ سے دریغ
ہو۔ اور مین نے اپنے نزدیک اب تک
ایسا ہی برتاؤ کیا ہے۔ یا شاید میری سمجھ
کی غلطی ہو۔ غرض اس مضمون کو مین تمھاری
والدہ کے حوالہ کرتا ہون کہ وہ بلا رو رعایت
خوب غور سے سوچین اور مطلق میرا اور میرے
روپیہ کا پاس نہ کرین اور مجھ کو اُن کے فیصلے
کی تعمیل مین مطلق تامل نہ ہوگا۔ ۳۔ فروری [illegible]ء

اگرچہ امتحان تم دو گے۔ اور یاد تم کرو گے۔ اور
محنت و کاہلی کا نتیجہ تم بھگتو گے۔ مگر مجھ کو تمھارے
امتحان سال آیندہ کا ابھی سے سوچ ہے۔ اور
تم بھی ابھی سے فکر رکھو گے تو دعوے کے
ساتھ امتحان دو گے۔ پس عربی اور ریاضی کے
سبق کچھ کچھ شروع کرو۔ تھوڑا تھوڑا ہو چلے۔
یہ خیال ہرگز اپنے دل مین مت آنے دینا کہ
ابھی بہت وقت ہے فقط۔ فروری [illegible]ء

اِس وقت ریڈ صاحب کی چٹھی آئی ہے انھون نے
رپورٹ کر دی ہے کہ یکم مارچ سے نذیر احمد
دوسرے ضلع مین بھیجا جائے۔ یہان اُس کی
ضرورت باقی نہین۔ عملہ یکم مارچ سے تخفیف
کیا جائے گا۔ مجھ کو اس وقت تک معلوم نہین کہ
کہان جاؤن گا اور کس کام پر۔ مین نے ریڈ صاحب
کو لکھا ہے کہ تین مہینے کی رخصت دلا دیجیے کہ ذرا
آرام کر لون۔ لیکن من جانب اللہ ایک دوسرا
سامان ہوا ہے اگر تم لوگ رضامند ہو کر اجازت
دو۔ خط ملفوف ہے۔ مولوی سید مہدی علی خان
صاحب بہادر کا ہے۔ یہ حواری ہین سید احمد خان
صاحب بہادر کے۔ اٹاوہ کے رہنے والے
ہین۔ وہین سررشتہ دار فوجداری تھے
وہین تحصیلدار ہوئے۔ وہان سے مرزاپور
بدل آئے۔ وہان کچھ کوہستانی علاقہ زیر

جمع کرنے کو زندگی کا ماحصل سمجھوں یشیر دنیا
کو تو خوب دیکھا - غریب محتاج تھا خدا نے
مال دار غنی کیا - اولاد ہوئی - حکومت کے مزے
اڑائے - ناموری اور شہرۃ سے بھی بے نصیب
نہیں رہا لیکن انجام ان سب بکھیڑون کا کیا ہے
آخر فنا آخر فنا - اب خداوند تعالی ایسی توفیق
عطا کرے کہ کچھ وہان کے لئے بھی کرون
کیا وہ دنیا جس مین ہو کوشش نہ دین کے واسطے
واسطے وان کے بھی کچھ پاس ہین واسطے
وان صاحب چارج لینے کو آگئے ہین حتی الوسع
کل سامان فروخت کر دون گا ولو بحط الثمن -
عبد الحامد کی کیا شامت ہے کہ وہ جانورون
کے ساتھ گاوزوریان کرتے ہین - مارا ازین جوہ
ضعیف این گمان نبود - گھوڑا کہین بھی تو سلیم
الطبع اور کارآزمودہ - تم نے بھی بلمو کی خو بھی
ہے کہ جانورون سے بے باکانہ کام لیتے ہو -
اب تو . . . صاحب بھی بیٹی کا نیلام کرتے
ہین - اپنے مونہہ سے پچیس ہزار مہر کر دیا اور
دو برس بعد شاید دس ہزار کی نوبت پہنچے مولوی
. . . کا نام مین نے نہین سنا - رقعہ بھیجا ہے
تو جانچ تول کر بھیجا ہوگا - تعجل العجل فما یجدی
الامل بدون العمل - مکان کو تنہا تو مجھکو
بہت آخور کی بھرتی پسند نہین - مکان لو تو
بھلا . . . کا سا لو کہ دنیا مین بہشت یاد آئے
واہیات جھونپڑے جو تم نے لے رکھے ہین
نہ رہنے کے نہ بیٹھنے کے - ایک عمدہ نفیس مکان
مل جائے تو بس کافی ہے - . . . نے پارہ شروع

کیا ہوگا - حروف اور حرکات خوب پہچان
جائیں اس مین خامی رہ جاتی ہے تو مدتون
تک پڑھنا نہین آتا - ۲۳ - فروری ۱۹۱۱ع

---

۱۹ - فروری کو صبح ہوتے جو خواب تم نے
دیکھا یعنی وہ راے جو تم نے تاریخ و جغرافیہ و ریاضی
بلکہ ہر ... کے تمام ترقیات کے لیے سود مند ہونے
کی نسبت ہے ہم تو پہنچائی مجھکو تمھارے خط کے
ذریعے سے معلوم ہوئی - بجائے اس کے کہ مجھکو
ناخوشی ہو مین تو اس کو بہت پسند کرتا ہون
کہ تم اپنی بڑی بھلی راے کو ہمیشہ نہایت آزادی کے
ساتھ بے تامل ظاہر کیا کرو - راے کی غلطی عیب
نہین ہے - افہام و تفہیم اور مباحثہ و مناظرہ
سے ہر غلطی کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر دو دلی اور
نفاق کا کچھ بھی دفعیہ نہین - جب تمھارا الطو
منکشف نہ ہو تو کوئی کیا جان سکتا ہے کہ تم
اپنے ذہن مین کیا سوچا کرتے ہو - مین عربی
تعلیم کا ایسا طرف دار نہین ہون کہ متعصبانہ
اس کی حمایت کرون لیکن انگریزی کی بہترین
تعلیم عربی کی بہترین تعلیم سے باستثناء ادب
یقینا عمدہ اور نافع ہے - عربی مین زبان اور
منطق کے خیالی ڈھکوسلون کے سوا کچھ بھی
نہین - یورپ کو جو اس وقت معراج ترقی
حاصل ہے جانتے ہو کیون ہے - یہان لوگون
مین صرف یہ ہنر ہے کہ واقعات نفس الامری
مین تمام یورپ کی ہمتین محدود ہین - ہم لوگ
خیالی مضمونون کے پیچھے پڑے رہتے اور

سواے ملکی جھڑی باتین بنانے اور جھوٹے
بے اصل منصوبے باندھنے کے کچھ نہین سیکھتے
جھوٹے القاب - جھوٹے آداب - جھوٹے
اشتیاق - جھوٹی تشبیہات - جھوٹے استعارات
ہمارا علم انشا ہے - شاعری جو کمال انشا ہے
اُس مین معشوق وہ فرض کیے گئے جن کے
کمر نہین - منہ نہین جن کی زلفین سلسلہ
نامتناہی سے زیادہ دراز ہین - جن کے سرین
پہاڑ ہین - اگر ایسے معشوق کہین نظر پڑ جائین
تو لوگ اُن کو بچا اور بھوت سمجھین - انگریزی
شاعری کو دیکھو بالکل نیچر کے مطابق - مبالغہ
اور جھوٹ کا نام نہین - جس چیز کے حالات
سے کسی علم مین بحث کرتے ہین اُس کو اُس
علم کا موضوع لہ کہتے ہین جیسے صرف و نحو
کا موضوع لہ ہے کلمہ و کلام - طب کا بدن
انسان - حساب کا عدد - انگریزی علوم کیا ہین
کہ موجودات عالم مین سے ہر ہر چیز کسی علم کا
موضوع لہ ہے - علم آب - علم ہوا - علم مقناطیس
علم حرارۃ - علم روشنی وغیرہ - افسوس کہ ہمارے
یہان کہین ان علوم کا پتہ نہین - انگریز لوگ
کہین سمندر کے کنارے مچھلی کے انڈے
گنتے پھرتے - کہین پہاڑون کے درون
مین بھٹکتے - کہین ریگستان کی خاک پھانکتے
غرض موجودات عالم کے حالات کی تفتیش
و تلاش مین سرگرم ہین اور اسی سے اس درجے
کو پہونچے - کوئی انگریزی چیز تو دیکھو کس خوبی
اور صفائی اور عمدگی کے ساتھ ہے - یہ سب

علم واقعات کے جلوے ہین - ریل تار برقی
نتیجے ہین خواص حرارۃ مین غور کرنے کے -
یہ مضمون تو اس قدر وسیع ہے کہ بجاے خود
محتاج کتاب ہے - ایک خط مین سما نہین
سکتا مین یہ نہین کہتا کہ بی - اے اور ام -
اے - محتاج و مفلس نہین ہین لیکن کہنا ضرور
ہے کہ تم ناکام مثالون پر نظر کرو ع ہمتہ بلند
دار کہ پیش خدا و خلق - باشد بہ قدر ہمتہ تو اعتبار
تو - ہر ہنر اور ہر پیشے اور ہر فن مین کامیاب اور
ناکام ہوتے آئے ہین لیکن اس سے لوگون نے
کسب ہنر نہین چھوڑ دیا مثلاً وکیل ایک وہ ہین
جو پانچ ہزار یا ہوار کماتے اور دوسرے پالکی
کے کہارون کا کرایہ گرد سے دیتے پھر بھی
ہزارہا لوگ امتحان وکالۃ دیتے ہین - جو طرز
تم اختیار کرنا چاہتے ہو کہ عربی پڑھون قانون
یاد کرون انگریزی مطالعہ کتب و اخبار سے
بڑھالون کیا تم کو وحی ہوئی ہے کہ اس طرز
مین ضرور کامیابی ہوگی - بشیر آیندہ کا حال
معلوم نہین کہ کس کی تقدیر مین کیا ہے لیکن
تدبیر شرط ہے سو یہ مدرسے مین پڑھنا بھی ایک
تدبیر ہے اور یہ ایسی تدبیر ہے کہ تم اس مین
منفرد نہین - اگر یہ حمق ہے تو اس حمق مین
ہندوستان اور یورپ ملا کر لاکھون بندگان
خدا مبتلا ہین - قانون کے صرف دو مصرف
ہین ایک وکالۃ سو مشہور ہے اور سچ ہے
بار ارزاں و در کرہ و ڈ یعنی صیغہ وکالت مین
مطلق گنجایش نہین اور پھر گنجایش بھی ہو تو

اور علاوہ کے اعتبار سے کچھ شک نہین کہ کوئی
مفید علم نہین جو تمھون نے نہین لیا۔ تاریخ
جغرافیے کا انگریزی تعلیم مین ہونا کافی دلیل
اُس کے مفید ہونے کی ہے۔ تم کو کچھ اندازہ
ہے کہ دنیا مین کتنے پرچے اخبار کے جاری ہین
شاید لاکھون۔ اور کیا فرق ہے اخبار و تاریخ
مین۔ اخبار تاریخ حال ہے اور تاریخ اخبار گذشتہ
عام آگہی (جنرل انفارمیشن) تمھارے
نزدیک کچھ قدر کی چیز ہے یا نہین۔ پہلی
فائدہ تاریخ کا عام آگہی ہے۔ حضرت آپ کس
خیال مین ہو۔ کوئی انگریزی آرٹکل نہین جس
مین واقعات تاریخی کا حوالہ نہین۔ تاریخ سے
تحریر مضامین یعنی انشا مین بہت مدد
ملتی ہے۔ تاریخ دان کو استنباط و استشہاد
کی بڑی قوت ہوتی ہے۔ وہ ہر رائے کی
دلیل مین واقعات گذشتہ کی سند دے
سکتا ہے۔ اور جب کہ وہ شرط قائم یا لی امتحان
ہے۔ آپ بجائے خود اُس کا لفظ تعلیم سے پڑھا
کتب فن اسبار سے بھلا آپ کیا انگریزی پڑھا
لیجیے گا جب کہ اُس کا فونڈیشن ضعیف ہے
انگریزی اس قدر ہے پڑھتی تو مین کبھی کا
پڑھا چکا ہوتا۔ سنو یعنی کمپوزیشن اور اصلاح
کا لینا اور گرامر کا استحفاظ نہایت ضرور ہے
دولی۔ سبحان اللہ۔ کیا پوچھنا ہے۔ مگر جب
مدرسے کی چیزون سے عاجز ہو تو باہر کیا
خاک چھانوگے۔ تم استضعیف القویٰ شاید
نہین سمجھتے کہ ضعیف الہمہ ہو ہی تمھارے

نفس کا خدع ہے جب تم عربی پڑھائے جاتے
تھے تو عربی سے بھاگتے تھے اب انگریزی سر پر
پڑی ہے تو اس سے جان چراتے ہو یعنی تمھاری
بیدلی اور تمھارا تذبذب تمھین کٹھ ملا رکھے گا
نوکری کروگے اور کچھ روپیہ کما سکوگے مگر نام
ونمود یا منصب جلیل کے امیدوار مت رہو اور
یون خدا اپنے گدھون کو حلوا دے تو کسی کا کیا
دینا ہے۔ مجھ کو اس سے تو خوشی ہے کہ تم
نے اپنی رائے کو ظاہر کیا مگر اس کا سخت رنج
ہے کہ کیون خدا نے تمھارے ایسے خیالات
کیے۔ مین نے تمھاری بات کا برا نہین مانا
تم بھی میری بات کا برا نہ مانو۔ بشیر۔ خدا کی
قسم ہے محنت سے دنیا مین کچھ نہین ہوا اور محنت سے
جان چرانا بدنصیبی اور حرمان کی دلیل ہے
جس کام مین لگے ہو لگے رہو۔ یک در گیر
محکم گیر۔ نیت کو ڈانوا ڈول مت کرو۔
خدا اسی مین برکت دے گا۔ جتنا ہو سکتا ہے
کیے جاؤ تم اس قدر بے دل کیون ہوئے
ہو۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ مرد باید
کہ ہراسان نشود۔ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ
تم نوکری مت کرو مین اپنے اوپر تکلیف
اٹھا کر تم کو آسایش پہنچا سکتا ہون۔
غرض جو کچھ تم فرماؤ کرنے کو موجود ہون
مگر یہ کہ تم نہ پڑھو مین نہین کہہ سکتا۔ اور
تمھارا یہ کہنا کہ یون پڑھون وون نہ پڑھون
گویا یہی کہنا ہے کہ نہ پڑھون۔ کیون کہ جن کو
پڑھنا منظور نہین ہوتا ان کا یہی دستور

دیکھا ہے کہ عربی چھوڑی انگریزی لی انگریزی
چھوڑی قانون شروع کیا۔ انجام یہ کہ نہ انگریزی
ہوئی نہ عربی نہ قانون۔ لوگ تو عمرین صرف
کرتے ہین تم تو دو ہی برس مین گھبرا گئے
سبب یہی ہے کہ مدرسے مین کچھ سیکھا ہی
ہے اور تم سمجھے اس کے خوگر کہ پڑھا اور کتاب
تہ کی جو کتاب کھولی تو ہٹا دو کے مناسب جلد کرتے
اگر تم نے اپنی رائے پر عمل کیا تو مین تم کو
ان شاء اللہ یہ بھی دکھا دون گا کہ اگلے برس
نہین تو تیسرے سال عربی انگریزی قانون
سب ندارد۔ نوکری بھی تم کو کوئی ابھی نہین
دے گا۔ ۲۵ برس تو قانوناً نوکری کے
لیے تم آج اقل الاعمار ہے کہ اس سے پہلے
کی خدمۃ داخل جنبش نہین۔ بھلا جب
ہندوستان کے نوجوانون کی ہمتون کا
یہ حال ہو تو کیا وہ ولایۃ جا کر سول سروس
کے لیے کمپیٹ مقابلہ کرین گے۔ ابھی
ریش و بروت آنے تک مین تمھارے لیے
کوئی مشغلہ سوا اس کے نہین دیکھتا
کہ پڑھے جاؤ۔ ابھی انٹرنس تو پاس کرو۔
بی۔ اے اور ام۔ اے کے تو بڑے بڑے
درجے ہین۔ تمھاری طرز عبارۃ سے تو
ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ تم اپنی طرف سے سعی
چھوڑ چکے۔ صرف یہ چاہتے ہو کہ مین تم کو
پر تمھاری تحسین کر دون اور کہون کہ شاباش
اچھا کیا۔ اگر مین دیکھتا کہ تم عربی پر فریفتہ
ہو تو مین تم کو اپنے پاس رکھتا لیکن جہان
مین سمجھتا ہون تم پڑھنا تو چاہتے ہو لیکن
آسانی کے ساتھ۔ مثلاً المعہ شہو یا دفعہ کریا پڑھا
بتا نا نہ ہو سو یہ میرے نزدیک این خیال است
و محال است و جنون۔ بشیر اگر تم پڑھنا نہین
چاہتے یا پڑھنا اگر تمھاری قسمۃ مین نہین تو مجھ کو
تم سے لڑنا منظور نہین تم جانو تمھارا کام جانے
لیکن اسے خدا مجھ کو اس مصیبۃ کے جھیلنے
کو زندہ مت رکھیو کہ ابا سے اللہ آمین کا بیٹا
اور وہ بھی جاہل یا کٹھ ملا۔ اگر رخصتہ لے کر
دہلی رہنا ہو تو ان شاء اللہ مین دیکھون گا
کہ کون سی چیز تم کو دشوار ہے۔ میری زبان
مین خدا نے اتنی قوۃ دی ہے کہ سمجھا دینے
اور ذہن نشین کر دینے کا دعوی رکھتا
ہون۔ فقط ۲۴۔ فروری [illegible]ع

مبدأ فیاض نے جو قوتین انسان کو عطا کی
ہین علم ان کو چست و چالاک اور نمایان اور
بکار آمد کر دیتا ہے جیسے لوہا کہ جوہر اس کی
ذات مین مضمر ہے صیقل کرنے سے اس کے
جوہر ابھر آتے ہین نہ یہ کہ جوہر اس مین پیدا
کیے جاتے ہین۔ علم کے معنی ہین جاننا
اور چونکہ جاننا متعلق ہو سکتا ہے تمام موجودات
اور تمام واقعات ماضیہ و حالیہ و مستقبلہ عالم
پس تم خیال کر سکتے ہو کہ دائرہ علم کتنا
وسیع ہے۔ علم کی فرد اکمل علم الہی ہے۔ لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض
ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا ہو و یعلم ما
فی البر والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا
حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین یعلم خائنة الاعین وما تخفی
الصدور ۔ ان اللہ عندہ علم الساعة و یعلم
ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا
وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ
علیم خبیر ۔ تم نے وہ حکایت سنی ہوگی کہ
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو
حکم ہوا تھا کہ خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر علم حاصل کرو استاد اور شاگرد دونوں
کشتی میں سوار چلے جاتے تھے ۔
ایک چھوٹا سا پرند نظر پڑا کہ دریا کے کنارے
بیٹھا ہوا پانی پی رہا ہے اس کو دیکھ کر
حضرت موسی سے فرمایا کہ اے موسی علم الاولین
والآخرین کو علم الہی کے ساتھ وہی نسبت ہے
جو اس جانور کے ایک آشام کو اس دریا کے
تمام پانی کے ساتھ ۔ پس جو کچھ ساری دنیا
کی کتابوں میں مدون ہے اگر تمام تم نے یاد
کر لیا ہو (اور محال ہے کہ ایسا انسان
کبھی ہوا ہو یا آیندہ ہو) تا ہم اس کا علم جب
اتنا ہی ہوگا کہ گویا سمندر سے ایک قطرہ یا
اس سے بھی کم ۔ بڑی غلطی ہے کہ دس یا
بیس یا پچاس یا سو کتابوں پر نظر کر لینے سے
آدمی اپنے کو عالم سمجھنے لگے مثل اس چوہے کے
جو ہلدی کی ایک گرہ پا جانے سے اپنے
تئیں پنساری خیال کرنے لگا تھا ۔

پڑھنے سے میرے نزدیک بڑی غرض
و غایت یہ ہے کہ تفتیش و تلاش اور ہر چیز
کی کنہ ہر بات کے اطراف و جوانب اور ما لہ
وما علیہ اور ہر واقعہ کے سبب اور ہر سبب کے
نتائج کے دریافت کرنے کے شوق کو
مشتعل کیا جاوے ۔ فقط

تم کو معلوم ہے کہ ہمارے خاندان میں لکنت
متوارث ہے ہر نسل میں ایک نہ ایک آدمی
ضرور ہکلا ہوتا آیا ہے پس یہ لکنت جو تم میں ہے
تمہارے شرائط خاندانی ہے ۔ تمہاری لکنت
خلقی نہیں ہے کیونکہ لڑکپن میں تم کو اسکے دورے
متعدی تھے کہ ہوا جب تک ڈاکٹر محمد شاہ صاحب
پہنچیں تو بچپن عورتوں نے اضطرار میں بیماری
کے عرق کی جگہ منہ میں پانی ٹپکا دیا اسی وقت
سے عضلات اللسان میں سختی یا تشنج
ہو گئے بیماری سے اچھے تو ہکلانے لگے
بچوں کی بھی حرکتیں دلکش ہوتی ہیں
مجھے ابھی تک یاد ہے کہ تمہارا ان دنوں کا
ہکلانا سب کو بھلا معلوم ہوتا تھا مگر میں اس وقت
بھی تم کو ٹوکتا تھا ۔ لکنت ایک نقصان جسمانی ہے
Bodily defect
اور اگر گویائی اور لسانی ہنر ہے تو بلا شبہ
لکنت عیب ۔ وعظ اور وکالت اور سفیرداری
و امثالہا جس جگہ زبان سے کام لینا ہے تم
عاجز ہو سکتے ہیں کہ لکنت ذلیل و مانع ہے
اور ایسا ہو تو عجب نہیں کیونکہ ذہین آدمی

اکثر مستعجل ہوتے ہین چاہتے ہین کہ جلد سے
اپنا مطلب ادا کر لین اور زبان قاصر ان کے
ارادے کی مطاوع نہین پس ان کی تمثال
اُس شخص کی سی ہے جو ایک اڑیل ٹٹو پر
سوار ہے کہ ڈانٹنے ٹھکرانے سے ٹٹو نکل جانے
کا قصد کرتا ہے مگر عادۃً مانع ہوتی ہے اور
دو مخالف تحرکون مین کبھی پیچھے کو ہٹتا ہے
اور کبھی الف ہوتا ہے تمھاری لکنت خدا کے
فضل سے ایسی شدید نہین ہے کہ اُس پر عِیّ
وحصر کا اطلاق ہوسکے بلکہ یہی حقیقی ہے
عداد عیب مین ہے۔ چونکہ فتور داخل ذہن
مین ہے ذرا اس بات کا دریافت کرنا
مشکل سا ہے کہ لکنت استرخاے اعصاب سے
ہے یا تشنج سے کیونکہ استرخا و تشنج
دو حالتین ہین متضاد اور دونون کے
علاج بھی لامحالہ متضاد ہونگے۔ اگر
لکنت ہو استرخا سے اور علاج ہو تشنج کا اور
بالعکس تو لکنت کو الٹی ترقی ہوگی یہ مسئلہ
ہے متعلق تشریح اور اطباے یونانی کلھم
اجمعون اس کوچے سے نابلد رہ گئے ڈاکٹر
سو میرے متعارفین مین کوئی اس مرض کا
Stammering یعنی حاذق نہین
Demosthenes
مین سمجھتا ہون کہ
ڈاکٹرون کو اس مین زیادہ ملکہ ہوگا مین
نام بھولتا ہون ایک فلسفی الکن مونہ مین
کنکر لیکر گفتگو کیا کرتا تھا یہان تک کہ اُس
کی زبان لکنت سے صاف ہوگئی ہکلے کی

نہین بلکہ ایک توتلے آدمی کی حکایت ہمارے
ادب عربی کی کتابون مین ہے کہ کوئی وزیر
الثغ یعنی توتلا تھا حرف ر کے ادا کرنے
سے قاصر بادشاہ کو منظور ہوا کہ فی اعین الناس
اُس کو سبک کرے ایک فرمان مین وزیر کو
حکم تحریری حوالے کیا کہ لوگون کو پڑھ کر
سنا دو۔ اُس مین مرقوم تھا۔ امر الامیر
ان یحفر البیر فی الطریق لیرد منہ الوارد
والصادر۔ وزیر دیکھتے ہی سمجھا۔ اُس کو
زبان عربی پر اس طرح کی قدرت تھی کہ اُس
نے بے تکلف و بتبدیل الفاظ فوراً پڑھ دیا
حکم الحاکم ان یقلب القلیب فی السبیل لیستقی
منہ النازل والغافل اور مشابہ ذالک
اسی طرح ہکلا پن بھی اکثر خاص خاص حروف
مین ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ اُن حروف
سے [illegible] کیا جاسکے مگر ایسی کے لیے ضرور
ہے کہ آدمی مرادفات الالفاظ سے خوب
آگاہ ہو۔ جو لوگ تمھاری طرح کم ہکلاتے
ہین غصے کی حالت مین زیادہ ہکلانے
لگتے ہین اور اُس کی وجہ ظاہر ہے کہ غصّا
تا الکٹ [illegible] پڑ جاتی ہے پس اس ہکلاپن
کا علاج ہے۔ کظم الغیظ وان کان الامیر
الاعلی الذین ہدی اللہ تا انگریزی کی ہر تا
مفید تقاسے کے مقابلے مین عربی فارسی
کی برائی لگی شرقی تعلیم کا بے کار محض
ہونا میری طرح تمھارے ذہن مین بخوبی
بیٹھ جائے کالج کے کتاب خانے کو جاکر دیکھو

عربی فارسی کی الماریوں میں پاؤ گے کتابیں
متقدمین کی - کتاب بہ اعتبار تصنیف و تالیف کے
اعتبار سے جس قدر پرانی اسی قدر ہم لوگوں
میں معتبر اور مستند برخلاف انگریزی کے کہ سو
برس کی کتاب مثل تقویم پارینہ سلک درس سے
خارج [illegible] سمجھا - اسی سے ظاہر ہے کہ کسی
علم میں ہم نے ترقی نہیں کی - کی ہوتی تو عظام
رمیم کو کیوں لیے پڑے رہتے - فقط

دہلی کالج تو ٹوٹا لیکن انٹرنس تک کے واسطے
کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہوگا - پس کالج کو
رو بیٹھو تو کالج کلاس رو بیٹھو - یا مولوی ضیاء الدین
کو جمع کریں - تم کو کیا - بدستور جی لگا کر پڑھے
جاؤ - جب خدا وہ دن کرے گا کہ انٹرنس پاس
کرو گے تو دیکھا جائے گا - لیکن تمہیں پڑھنے
سے دل برداشتہ تجھے تمہیں نے کالج کو رس
کورس کر دیا - سبحان بخش کو زیادہ تر لکھنے
پڑھنے نے اور کسی قدر تمہاری عادۃ بالمساواۃ
نے تباہ کیا - وہ نہیں معلوم کیا امیدیں لیکر
آیا تھا اور تم نے سوکھا ٹرخا دیا - کیوں لکھے ہے
اور کیوں رہے ہے - ای کاش یہی ہوتا کہ وہ
میرے کام کا نہیں - وہ کم بخت تو کسی کے
کام کا بھی نہیں - پس اسکو حقیقۃً فقیری کر لینے
دو ابھی چھوڑ دو کہ اپنی حالت سابقہ پر عود کرے
شاید میں تم کو لکھ چکا ہوں لیکن خیال آتا ہے
کہ نہیں لکھا - نواب سر سالار جنگ بہادر
نے منظور فرمایا کہ میری انگریزی نوکری ہاں کی

خدمت میں بھیجی و محسوب ہو کر پنشن دی جائے -
۴ - مارچ سنہ ۱۸ عیسوی

فارسی زبا دیں رفیع الدین کا ساتھ ہوا اور
ہم لوگ آج مع الخیر الہ آباد پہنچے - تنقیح خصوصیت کے
لئے یہاں قیام کرنا شاید کل ضرور ہو - میں گھڑی
تم سے بہ ضرور تو لایا - تم جانتے ہو کہ مجھ کو شوق
نہیں - ان شاء اللہ تم کو کوئی گھڑی خرید دوں
گا - میں ان شاء اللہ تم کو اپنے حالات و
منازل سے مطلع رکھوں گا - لیکن پڑھنے میں غفلت
اور کاہلی مت کرنا والسلام فقط ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۶ء

تم کو میرے خط نہ بھیجنے سے حیرۃ ہوگی اور خود
مجھ کو بھی اپنی یہ ادا پسند نہیں ہوتی لیکن
حال یہ ہے کہ اب تک میں اطمینان سے نہیں
بیٹھا اور ابھی شاید مہینوں میری یہی حالت رہے
گی - اگر تم کو میرے حالات کا دریافت کرنا
ضرور ہو تو مولوی احمد حسن سے مراسلۃ
پڑھا لو - جہاں میں اب ہوں حقیقۃً میری ایک
نئی دنیا ہے - میں حیدرآباد میں ۲۷ - اپریل کو
پہنچ گیا تھا - دو مرتبہ ہز ایکسلنسی نواب
سر سالار جنگ بہادر سے ملا - مدار المہام اور
مختار الملک اور نواب صاحب اور سرکار کی
عبارۃ ہے سر سالار جنگ سے اور حضور اور بندگان
عالی جناب نظام سے - میں اتنا کہہ سکتا ہوں
کہ یہاں کے ساز و سامان اور تزک و احتشام
دیکھ کر خدا یاد آتا ہے - دلی اور لکھنؤ میں اس کا

عشر عشیر بھی نہ ہوگا۔ شہر میں جاکر دیکھو تو بازار
ہجوم کے تل کھنے کی بھی جگہ نہیں اور پھر ہجوم
بھی قُلی مزدوروں بھیک مانگنے والوں کا
نہیں۔ بلکہ نوابوں اور سرکاروں کا جن کی
اردلی میں پلٹنیں اور رسالے اور ہاتھی دوڑتے
ہیں۔ سرکار کے محلوں میں جاکر میں ہکا بکا سا
ہو جاتا ہوں اور یہ تموّل اس حالت میں ہے
کہ عملداری میں اچھا انتظام نہیں۔ شاید قریب
نصف عین المال سرکار تک حرام نوکر خورد برد
کرتے ہیں۔ اور اگر خدا نوکروں کو توفیق خیر خواہی
دے تو یہ ملک بجائے خود اودھ کا ہم پلہ ہے۔
اور زمین بعض اطراف میں بلا مبالغہ تین سو
روپیہ بیگھہ تک کی موجود ہے۔ نوکروں کی
شوخ چشمی کی وجہ یہ ہے کہ موقوفی کا دستور
نہیں جرمانہ کرنے کا قاعدہ نہیں۔ سرکار نے
مجھ کو یکم اپریل یعنی روز روانگی اعظم گڈھ سے
الاؤنس کے حساب سے تنخواہ دی جس میں
ہزار روپیہ تنخواہ ہے اور الاؤنس علیحدہ دو بھی
دہلی سے حیدرآباد میرا اول درجے کا اور
میرے دو ساتھیوں کا سوم درجے کا کرایہ
ریل دیا۔ پھر مولوی احمد حسن اور منشی شیخ الہی
دونوں کو روز وصول حیدرآباد سے ڈیڑھ ڈیڑھ
سو کا نوکر رکھ لیا اور میری ماتحتی میں مامور
فرمایا اور غالب ہے کہ تیس تیس روپیہ
ان کو بھی بھتہ ملے۔ ابھی میں نے کام
پر تسلط نہیں پایا بلکہ بہ اسباب سرکار عالی
دورے پر ہوں اور جب تک موسم اجازۃ

دے تو دورے میں رہوں گا۔ گرمی تو یہاں
ہے مگر وہاں کی سی حدت نہیں اگرچہ دھوپ میں
ہے مگر وہ تپش نہیں کہ آدمی بے چین
ہو جائے۔ موسم یہاں معتدل رہتے ہیں
جاڑے میں لحاف کی ضرورت نہیں۔
گرانی ہے مگر بوجہ خشک سالی ان دنوں
اور زیادہ ہے لیکن لوگ ایسے خوش حال
ہیں کہ کسی کو گرانی کو یاد بھی نہیں کرتا
خلاصہ یہ کہ میں خوش ہوں اور یہاں
کی نوکری کی مطلق پروا نہیں کرتا جس
خدمت پر میں ہوں بڑی معزز ہے الحمد للہ
علی نعمائہ و آلائہ۔ اگر میں کثرت سے خط نہیں
بھیج سکتا تو مع حیہ معذور ہوں کہ یا کچہری
میں ہوں۔ دن بھر کوئی نہ کوئی نئی بات
سیکھتا ہوں۔ یہاں کی زبان میں جو مفصلات
میں بولی جاتی ہیں مرہٹی۔ تلنگی۔ کنڑی
اردو ہی ہیں جن کا ایک لفظ میں نہیں
سمجھتا لیکن تم مجھ کو بدستور ہفتے میں
دو خط لکھا کرو تاکہ مجھ کو جواب دینے پر
برانگیختہ کرتے رہو۔ جلد جلد انٹرنس پاس
کرو۔ ان شاء اللہ اس سرکار میں تمہارے
لیے بہت کچھ ہو جائے گا اور اب میں تمہارا
دہلی میں زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا۔
میں اس دورے میں عنقریب اس جانب جانے والا
ہوں۔ فقط ۲۵۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری

مرد خدا تم ایسے سمجھ دار آدمی ہو کر ایک مہینے

کی تحصیل کے متحمل نہیں ہوسکتے اور پھر لیتے رہو
اس سے تمھارے شوق کا اندازہ کیا
جاسکتا ہے۔ تم نے ذہن نشین کرلیا ہے
کہ پڑھنا صرف نوکری کے لیے ہے اور نوکری
بخت و اتفاق پر منحصر۔ جو آدمی ایسے سمجھتا
اپنے دل میں رکھتا ضرور یہی نتیجہ نکالے گا
جو تم نے نکالا کہ زیادہ پڑھنا ضرور نہیں۔
لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جو پڑھنے کو
تکمیل نفس اور حصول امتیاز کا ذریعہ سمجھتے ہیں
اور معاش میں جو تاثیر ہوتی ہے وہ ایک منفعت
ضمنی ہے وہ لوگ تحصیل علوم سے کبھی
ملول نہیں ہوسکتے۔ ہر کیف پڑھنا تو ابھی ایسی
عمر تک ہوتا ہے اور میرے نزدیک تم نے
اس عمر سے تجاوز کیا۔ تم نفع و نقصان میں
تفرقہ کرنے پر قادر ہو مگر میں اتنا تو کہہ سکتا
ہوں کہ تم اپنی وحشت کا علاج کرو یوسا
میں جاکر اخبار دیکھو پڑھا ہوا یاد کرلو
یعنی جی چاہو تو ایسے مشاغل اپنے اوپر لازم
کرسکتے ہو کہ وقت بآسانی ہو۔ میں عن
قریب بلدہ یعنی حیدرآباد جاؤں گا چند روز
کی بات ہے کہ مولوی مہدی علی نے نواب
صاحب کے اشارے سے مجھ کو لکھا کہ
سمت یعنی قسمت شرقی کی صدر تعلقہ داری
یعنی کمشنری تمھارے لیے تجویز ہوئی ہے
اور فوراً تنخواہ بارہ سو کردی جائے گی بجز
علاوہ اور اس قسمت کا بند و بست بھی تمھی
متعلق رہے گا۔ میں نے ابھی اس تجویز کو
منظور نہیں کیا۔ اس سلطنت میں ابتدا اختیارات
حکومت صدر تعلقہ داری کا عہدہ نہایت عمدہ
ہے۔ جو نسبت مدار المہام کو تمام ریاست سے ہے
وہی نسبت صدر تعلقہ دار کو اپنی قسمت سے ہوتی
ہے یعنی جیسی اہمیت مدار المہامی میں ہے ویسی ہی
صدر تعلقہ داری میں بھی ہے مگر محدود بہ قسمت
اور قسمت میں پانچ ضلع۔ عدالت تعلیمات
تعمیرات۔ وغیرہ میں صدر تعلقہ دار کل
صیغوں میں حاکم اکبر ہے لیکن وہ مدار المہام
اور صدر المہام اور معتمدین کا ماتحت ہے
یوں سمجھو کہ صدر تعلقہ دار بمنزلہ کمشنر ڈویژن
کے ہے جو بورڈ اور گورنمنٹ کا تابع ہوتا ہے
اور بند و بست کی نوکری بے انضمام حکومت
ہمیشہ چلنے والی نہیں اس نظر سے میرا ارادہ
ہے صدر تعلقہ داری منظور کرلوں مگر صرف
تنخواہ بھی زیادہ ہوجائے گی اور اضافہ
بند و بست بھی باقی ہے لیکن اس کا فیصلہ
میں نے مراجعت بلدہ پر ملتوی رکھا ہے
نواب صاحب نے میری ایک رپورٹ
کو پسند فرمایا اس پر یہ تجویز ظاہر ہوئی۔
جب میرا معاملہ طے ہوجاتا ہے تو میں تمھاری
وحشت کا علاج کرتا ہوں۔ تم کو ناچار لاؤں گا
عبدالواجد اور مولوی برکۃ اللہ یہاں آنے کی
تجویز کر رہے ہیں ان کی فکر سے غافل نہیں
ہوں مگر میرا یہ قصد ہے کہ یہاں آئیں یہاں تو ہی
کافی ہیں۔ آدمی کی جگہ نہیں رہی۔
پہلے بھی ایک صاحب اشرف علی صاحب [illegible] تھا کہ مجھ کو

بے درخواست طلب فرمایا ورنہ ڈپٹی کلکٹر اور صدر
الصدوروں کی عرائض پر یہاں کوئی ملتفت بھی
نہیں ہوتا فقط۔ جمادی الثانیہ ۱۲۹۴ھ مقام نلگنڈہ

یہ کیا غضب ہے کہ تم میرے خطوط نہ پہونچنے
کے شاکی ہو درحالیکہ میں نے عبدالماجد کو دو خط
لکھے (اور واقعی لکھے) تو تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے
تم کو کتنے خط لکھے ہوں گے۔ جہاں تک میرا
حافظہ مساعدت کرتا ہے میں نے چھ سات خط سے
کم نہیں لکھے۔ تم سے بڑھ کر بھی دنیا میں مجھ کو
کسی سے تعلق ہے۔ بالخصوص جب دستر خوان
پر بیٹھتا ہوں تم سب لوگ ضرور یاد آتے ہو۔
یہ بد انتظامی جو خطوط کے پہونچنے میں واقع
ہوئی کچھ تو اس وجہ سے ہے کہ ایک عملداری
سے دوسری عملداری میں خط کا جانا ہمیشہ خالی
از خطر تلف نہیں دوسرے مجھ کو خود کسی مقام
پر قرار نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تم کو میرے
حالات کہاں تک معلوم ہیں اس واسطے مجھ کو
اپنی رام کہانی پھر دوہرانی پڑی۔ میں حیدرآباد
میں پہونچ کر شاید صرف ایک ہفتہ مقیم رہا
اس اثنا میں دو مرتبہ نواب صاحب کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ ارشاد ہوا کہ سیروا فی الارض اور
خود میں بھی ناواقفیت کی وجہ سے گھبرا آیا تھا۔
غرض حیدرآباد میں جلسۂ خطیبی کر کے دورے
کو نکل کھڑا ہوا۔ گویا سفر دہلی کا سلسلہ منقطع
نہ ہونے پایا۔ حکم تو یہ تھا کہ ناگر کرنول۔ اور
نلگنڈہ۔ دو ضلع ملک تلنگانہ کے دیکھ آؤ
لیکن جب میں ضلع ناگر کرنول کے صدر مقام
محبوب نگر میں پہونچا تو ایک انگریزی ضلع
کرنول قریب تھا بے اختیار جی چاہا کہ جا کر
وہاں کا طرز انتظام بھی دیکھوں چنانچہ گیا
کرنول چلا گیا۔ ایک ہفتہ وہاں تھا۔ پھر
ناگر کرنول آ گیا اور دورے کی کل چلنی شروع
ہوئی۔ یہاں تک کہ آخرکار نلگنڈہ پہونچا۔
اس دورے میں مجھ کو یہ بھی حکم تھا کہ کل واقعات
کی تنقیح کرو۔ جو کچھ دیکھتا تھا اُس کی کیفیت
سرکار میں بھیجتا۔ خدا کی قدرت ان کیفیتوں نے
نواب صاحب کے دل پر بڑا عمدہ اثر کیا اور
سرکار نے سمجھا کہ یہ کام کا آدمی ہے۔ یہ صرف
خدا کی مہربانی تھی کہ ایک تازہ وارد جو ادھر
ملک سے بے خبر زبان سے ناآشنا۔ رسوم
و رواج سے ناواقف ہو اُس کے ساتھ معقول
رائے دینے لگے۔ اس سے زیادہ عجیب یہ ہے
کہ یہاں فارسی فرش ہے اور میں نے ساری عمر کبھی
فارسی نہیں لکھی مجھ کو تو فارسی کی تحریر ایک
اجنبی بات معلوم ہوئی لیکن چار و ناچار لکھنی پڑی
وہ خدا کے فضل سے کچھ ایسی بن پڑی کہ
تمام حیدرآباد میں غل مچ گیا اور لوگ لوہا مان
گئے۔ غرض میں تو دورے میں تھا اور خدا
فضل سے میرے واسطے صدر حیدرآباد میں یہ سامان
جمع کر رہا تھا۔ دفعۃً حکم پہونچا کہ سرکار کو تم سے
کچھ کہنا ہے فوراً چلے آؤ میں تو گھبرایا کہ الٰہی
کیا ماجرا ہے یہاں آ کر دیکھا تو نواب صاحب
کو اپنا کلمہ پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے دورے سے

رپورٹ لکھی تھی کہ اس ملک کی حالت بندوبست
کے لائق نہیں - اول تو تلنگانہ ویران بہت ہے
- لاکھوں بیگہ بنجر پڑا ہے - آدمی نہیں کہ جس کو
جوتے - علاوہ اس کے بندوبست کے لیے
وقت اور روپیہ بہت درکار ہے - ایک ضلع کے
لیے سات برس کم سے کم چاہییں - اور اسی
طرح کم سے کم پندرہ لاکھ روپیہ اور سرکار نظام
میں اتنی سکت نہیں کہ اتنے بڑے مصارف
کی متحمل ہو سکے پس میرے نزدیک سرسری
بندوبست و نظری ورو داروی پیمائش کر کے
کاشتکاروں کے ساتھ دہ سالہ قول کر دیا جائے
یہ راے نواب صاحب کے دل میں کھب گئی
اور زیادہ اثر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ناظم
بندوبست ہو کر میں نے ایسی راے دی جو میرے
مطلب کے خلاف تھی - مگر میرا اس میں نقصان
کیا تھا مجھ سے معاہدہ ہو چکا ہے کہ بندوبست
ہو یا نہ ہو میری تنخواہ مجھ کو ملا کرے گی اور
اگر میرا نقصان بھی ہوتا تاہم غلط راے کا دینا
داخل بد دیانتی تھا - مولوی مہدی علی صاحب
کو اس راے سے اتفاق نہیں لیکن میں نے
خوب سمجھ لیا ہے کہ جیسا بندوبست مولوی
صاحب کے ذہن میں ہے وہ کبھی چلنے والا
نہیں - یہاں شخصی حکومت ہے اور جتنا کچھ نظم
ونسق ہے نواب صاحب کی ذات تک ہے -
خدا ان کو عمر نوح عطا کرے اور مولوی صاحب
اس پر نظر نہیں کرتے - حاصل کلام کچھ نفاق
بندوبست سے تو میرا دل دورہے لیکن

گھٹا ہوا اور میں حیران تھا کہ یہاں کیسا بندوبست
اور کیا اس کا انجام میں نے عہدہ داران
اضلاع کی بے ضابطگیاں اور چوریاں بہت
پکڑیں اور نواب صاحب کو صاف لکھ دیا
کہ مفصلات میں سخت خرابی ہے ان سب
باتوں کے انضمام سے نواب صاحب کے
دل میں میری نسبت صدر تعلقہ دار کر دینے کا
خیال پیدا ہوا - یہاں کے انتظام کی کیفیت یہ
ہے کہ نواب صاحب کو تم بمنزلہ گورنر سمجھو
اگرچہ نواب صاحب یقیناً ہم رتبہ گورنر جنرل
ہیں اور جب ولایت تشریف لے گئے تھے تو
مراتب شاہانہ ان کے ساتھ برتے گئے -
اور اس میں تو ذرا بھی شبہ نہیں کہ من حیث
الاختیارات بادشاہ دکن ہیں - نواب صاحب
مدار المہام ہیں اور ان کے نیچے چار صدر المہام
صدر المہام مال گزاری جیسے تمھارے یہاں
بورڈ آف ریونیو اور صدر المہام کوتوالی یعنی
انسپکٹر جنرل پولیس اور صدر المہام عدالت
یعنی ہائی کورٹ اور صدر المہام متفرقات یعنی
تعلیمات طبابت - ڈاک - تعمیرات - صفائی
وغیرہ - چونکہ میں صیغہ مال کا ملازم ہوں ہم کو
مدار المہام اور صدر المہام سے تعلق ہے ہمارے
صدر المہام مال گزاری نواب مکرم الدولہ بہادر
ہیں - نواب صاحب ادام اللہ دولتہ
کے بھانجے اور داماد - مولوی مہدی علی
نواب صاحب کے معتمد علاقہ مال گزاری ہیں
یعنی ریونیو سکرٹری - اور دستور رتن جی

بارسی معتمد صدر المہام مال گزاری اچھی سکرٹری
تو دی بورڈ آف رونیو - صدر المہام مال گزاری
کے تحت مین پانچ سمتین یعنی پانچ قسمتین ہین
شمالی - شرقی - جنوبی - شمالی غربی - غربی
لیکن صدر المہام مال گزاری صرف مال کے
حاکم ہین اور صدر تعلقہ دار اپنی سمت مین
کل محکمون کا حاکم ہے - نواب صاحب نے مجھکو
بلاکر فرمایا کہ بندوبست کی نسبت تو تمھاری را
ہمارے خلاف ہے اور ہم تمھاری راے
کے ساتھ متفق ہوئے - تمھیں سواے اس
کے تم صدر تعلقہ داری کرو اور کوئی عہدہ
تمھارے لائق نہین - مین نے عذر کیا بندوبست
ایک محدود اور منضبط کام ہے اور اُس کی نگرانی
چندان دشوار نہین لیکن صدر تعلقہ داری مین
بڑی جوابدہی اور ذمہ داری ہے اگر مین
اس کو اختیار کرون تو علاوہ تخمہ کے چار صدر
المہامون کی ماتحتی ایک عذاب ہے - مین
اس خدمت سے معاف رکھا جاؤن - مین اسی
خدمت کو پسند کرتا ہون جس کے لیے بلایا گیا
ہون لیکن نواب صاحب نے بہت اصرار
کیا اور خاص مہربانی سے دو سو کا اضافہ بھی
منظور فرمایا - اس پر بھی مین نے انکار کیا تو
فرمایا کہ بارہ سو سے زیادہ کا تو ہمارے یہان
دستور نہین - اگر تم کو زیادہ دون سب صدر
تعلقہ دار فریاد کرنے لگین لیکن یہ ہو سکتا ہے
کہ مین تمھاری خاطر سے صدر مددگار مال نیا
عہدہ چار سو روپیہ کا منظور کرتا ہون اُس پر

تم اپنے کسی عزیز کو رکھ لو جب یہان تک
نوبت پہونچی تو مین نے زیادہ اصرار کرنا سوء
ادب سمجھ کر قبول کر لیا مگر اس طرح پہ کہ میرا اصلی
عہدہ ناظم بندوبست باقی رہے اور مین
ناظم بندوبست و منصرم صدر تعلقہ دار لکھا جاؤن
اس مین یہ مصلحت مضمر تھی کہ ناظم بندوبست
کا عہدہ بالاصالت بھی سمجھا جائے گا - الغرض وہ
وعدہ تکمیل تنخواہ جو تین برس مین پورا ہونا
چاہیے تھا خدا کے فضل و کرم سے اس قدر
جلد پورا ہو گیا والحمد للہ علی ذالک - جب
مجھ کو مددگار کی اجازت ملی تو میرا خیال کہین
طرف دوڑا آخر یہ مین نظر کہ دیر کرنے مین قائم
ہین مولوی احمد حسن کو نامزد کر دیا اور مولوی
احمد حسن کی جگہ شرف الحق کو - ہمارے نواب
صاحب اس طرح کے سخی اور تیز فہم واقع ہوئی
ہین کہ جو بات کو سو لوگ مشکل دو سر ہندوستانی
رئیسون کے ہاتھ ولا یعقل نہین ہین - آپ
وقت کا یہ شخص ارسطو و افلاطون ہے کریم
النفسی اور مروۃ اس درجے کی ہے کہ لا
اور نہین اور آنکھ سے نہین نکلتا
بشیر یہ بڑا عمدہ اصول ہے من لم یشکر الناس
لم یشکر اللہ - ہم نواب صاحب کے احسانون
پر نظر کرو - روز بروز انکی عنایت بڑھتی گئی
تنخواہ دی - کہ اپریل ۱۸۸۴ع ہمارا یہان وہ یا
دورے مین فیل خانہ سے ایک ہاتھی
سرکاری طور پر ساتھ کر دیا یعنی فیض الدین
مولوی احمد حسن شرف الحق کو نوکر رکھ لیا -

میری ترقی کردی - وان تعدوا نعمۃ اللہ لا
تحصوہا - بشیر - ایک تمھارے دوست اور
تشریف لائے - یہ وہ لڑکا ہے جو اعظم گڑھ
بھی گیا تھا غالب ہے کہ اُس نے تم سے میرا
پتہ پایا اور دہلی میں تمھارے پاس جا ٹھہرا -
اگر تم ایسے نالائق اور بد وضع لڑکوں سے
تعارف اور ملاقات رکھتے تو تم بھلے مانس
رہ نہیں سکتے - بشیر ذرا احتیاط کرو قرآن میں
آیا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ - اسی طرح
سے آدمیوں پر شیطان کا اطلاق کیا گیا
ہے - ہر چند تمام دنیا تقدیر کی قائل ہے اور
واقعات دنیا پر نظر کی جاوے تو چار و ناچار
تقدیر کو ماننا پڑتا ہے مگر انتظام الٰہی یہی
ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اور کل آدمی
اسباب مہیا کرنے میں لگے ہیں میں تسلیم
کرتا ہوں کہ دنیا میں جو کامیابیاں مجھ کو
حاصل ہوئیں یقینا میری قابلیت سے فزون تر
ہیں اور میری سعی کو اُن میں دخل نہیں
جب کوئی چیز بے طلب اور بے جستجو مل جائے
تو میں کیونکر اُس کو اپنی سعی کی طرف منسوب
کر سکتا ہوں لیکن خدا جانے خوشامد سے یا
کسی دوسری وجہ سے لوگ یہی کہتے ہیں
کہ مجھ کو جو کچھ ہوا اہلیت اور استحقاق سے
ہوا نہ بخت و اتفاق سے - میں نے جو
کچھ ابتدائے عمر میں لکھ پڑھ لیا تھا چاہے
اُس نے مجھ کو نوکری نہ دلوائی ہو مگر ہاتھ
میں مجھ کو خوشی تو ضرور پہونچائی ہے -

میں اقران و امثال میں ممتاز رہا ہوں پس
ضرور ہے کہ جس چیز کا نفع میں نے حاصل کیا
تم کو بھی اُس کے حاصل کرنے پر آمادہ کروں
چنانچہ ہمیشہ تم کو لکھتا رہا ہوں کہ پڑھو لکھو
کمال حاصل کرو مگر تم میرے کہنے کی مطلق پروا
نہیں کرتے حال آنکہ تمھارے کمال کا
نفع تمھیں کو پہونچے گا نہ مجھ کو - برسات
یہاں اب کی بار بھی کم رہی - مفصلات میں
بعض مقامات پر چارہ سیری کی نوبت پہونچ گئی
اللّٰہم لا تعذبنا بتقلیل رزقنا بجاہ نبیّک
آمین - فقط ۲۰ - جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری

آپ تمھارے مزاج میں ایک کیفیت پیدا
ہوتی جاتی ہے کہ تم کو نصیحت بری لگتی ہے
لیکن نصیحت کرنا میرا اختیار لازمی ہے تمھاری
دھمکی سے میں اپنا اختیار چھوڑ نہیں سکتا -
اگر تم مجھ کو بر سر غلط جانو تو مت مانو لیکن
باب نصیحت کا مفتوح رہنا تمھارے حق میں
اچھا ہے - تمھارا آج کا خط تو غضب کی خبر
لایا ... کا مرنا سید کے مرنے سے بھی بھاری
ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون - این ماتم
سخت است کہ گویند جوان مرد ... + ... کی
حالت پر نظر کرتا ہوں تو جی بے چین ہو جاتا ہے
خدا اُن کو کسی طرح صبر دے اور ہم غافلوں
کو عبرت - فقط ۵ - جولائی سنہ [illegible]ع

السلام علیک والقلب مشتاق الیک -

ہمارے یہان تاریخون کا بڑا خلط مبحث ہے۔
تنخواہ تو فارسی مہینون کے حساب سے ملتی ہے
اس مین یہ فایدہ سوچا گیا ہے کہ انگریزی مہینون
کی طرح ہر مہینے کے دن مقرر ہین۔ اختلاف صرف یہ
ہے شمار ایام مین اختلاف واقع نہین ہوتا۔
انگریزی مین ۳۱ دن کا مہینا بڑا مبارک
سمجھتے تھے۔ یہان خدا کے فضل سے ۳۲ کا
مہینا بھی ہے۔ رحمۃ اللہ علی النباش الاول
دوسرے عربی مہینے کہ مراسلات کے کام مین
لائے جاتے ہین اور صدر سے لیکر
مفصل تک کل دفترون مین عربی مہینے مستعمل
ہین۔ تیسرے تمھارے انگریزی کہ جن کے
ان سے تم نہین سمجھتے اور بہ زیادہ تر انھی سے
معاملات چلتے ہین۔ یہان کا سکہ بھی سرکار
گورنمنٹ کے روپیہ سے کم ہے عموماً ۱۲ ر بٹہ
لگتا ہے مگر بازار کے بھاو سے کم و بیش بھی
ہوتا رہتا ہے جیسے روپیہ اور پونڈ شلنگ کا
اکسچینج بدلتا رہتا ہے ویسے یہان حالی اور
کمپنی کا نرخ یکسان نہین رہتا۔ ۱۲ جولائی
سنہ ۱۸۷۴ عیسوی حیدرآباد۔

مجھ کو سرکار سے سمت شمال کی صدر تعلقہ داری
کا چارج لینے کا حکم مل چکا۔ کل پرسون تک
ان شاء اللہ پٹن چیرو جاتا ہون جو کہ مستقر
سمت ہے۔ حیدرآباد سے پٹن چیرو ۱۸ کوس
ہے اور لنگم پلی اسٹیشن سے پانچ میل
مین تمھارے خط اس سے زیادہ چاہتا ہون

کہ تم ابھی تک بھیجتے رہے ہو۔ یہان کی ڈاک
پیڈ و بیرنگ دونون کا انتظام ہے۔ سبب
کیا کہ جو خط تم بھیجو وہ انگریزی ڈاک خانے
سے ہو کر آتا ہے اور دونون سرکارون مین
نہین بلکہ کم بخت ڈاک والون کی ضد سے
خط تلف ہوتے ہین۔ ہمارے یہان ڈاک
کو ٹپہ کہتے ہین اور یہان کے ٹکٹ علیحدہ ہین
تم نے چند روز سے اس کو لازم سا کر لیا ہے
کہ خط مین لکھنے پڑھنے کا مطلق تذکرہ نہین ہوتا
تمھارے علمی خطوط سے میری طبیعت شگفتہ
ہوتی تھی اب تم کیون دریغ کرتے ہو۔ اگر تم اس
ملک مین آنا چاہو تو فارسی کو بڑھاو تم کو
سبقاً سبقاً شاید پڑھنا ضرور نہ ہوگا مطالعہ
کافی ہے۔ اور جس کی طرز مطبوع ہو اس کی
تقلید۔ بیوی صاحب کا خوش ناخوش رکھنا
تمھارے اختیار مین ہے یہ امر تم سے مخفی نہین
ہوگا کہ ان کی دنیاوی امیدین تم مین منحصر اور
مقصور ہین۔ فقط ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۷۴ع

جیسا کہ مین ہر روز تمھارا خط چاہتا ہون تمھارا
حال یہ ہے کہ ہفتون بھی نہین مہینون مین
خط لکھتے ہو تمھارا اس مین کون سا حرج ہے
کہ دوسرے تیسرے دو سطرین لکھ کر ڈاک
مین ڈال دیا کرو۔ مولوی صاحب کا حال
فی الواقع سخت افسوس کے قابل ہے۔ خدا
ان کو صبر دے اگرچہ مین طریقہ رسمی تم سے زیادہ رسی
کو ناپسند کرتا ہون مگر تمھارے کہنے سے

خط لکھا مشکل ہے کہ مولوی عبدالرب صاحب کسی طرح کی تعزیت سے تسلی پا سکیں مگر یہ ہر وقت آدمی خود بخود صبر حاصل کرتا ہے گو ایسا عند الشارع نا محمود ہے - یہان قحط شدید کے سامان ہو رہے ہین - یہان برسات ۵ جون سے شروع ہوتی ہے سوا مہینا گزر گیا پانی نہین اور پچھلا برس بالکل خشکی مین گزرا اگر اس سال بارش نہین تو ایسی بڑی آفت ہوگی جس کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا خلق اللہ سخت پریشان ہے بالبھاری مین دو سیرا اور یہان چار سیر اوسط نرخ ہے - العیاذ باللہ بشیر - اب تو ماشاء اللہ تمھاری انگریزی اچھی ہو گئی ہے - میرے خط مین جو انگریزی پرچہ عبدالواحد کے نام کا ملفوف تھا وہ ضرور تمھاری عبارۃ ہوگی - بالکل غلطی سے پاک تھی - بشیر ذرا عربی ذرا عربی - نری انگریزی پڑھ کر آدمی مبہوت ہو جاتا ہے - خدا جانے یہ کیا وبال ہے - کیون جی میان بشیران تو ن آپ منقبض کیون ہین - نہ تو ہم کو کبھی اپنا کوئی سبق لکھتے ہو نہ کوئی فرمایش کرتے ہو - بندۂ خدا اس قدر جلد کیون ملول ہو گئے ہم خود دنیا سے ملول ہین یہان آدم صورۃ بہت ہین مگر آدمی نہین سہ

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا
آدمی کو بھی میسر نہین انسان ہونا

۲۰ رجب ۱۲۹۴ھ

یہ حال ہے دنیا کی بے ثباتی کا کہ مجھ کو ہین ملک مین آئے چھٹا مہینا ہے اور چار شخصون کی نعی یعنی خبر مرگ پہونچ چکی ہے - انا للہ و انا الیہ راجعون - کس کس کا رنج کیجیے کس کس کو روئیے ... کو خدا جنۃ نصیب کرے تمھاری والدہ کی ام رضاعی تھین چھٹپن مین بیوی صاحب کو بیٹیون کی طرح پالا اور مجھ کو آن کی وہ مہربانی جو میرے نکاح کے بعد کی تھی اب تک یاد ہے اللھم تغمد بالغفرانک و اسکنہا اعلیٰ جناتک - جلال الدین کا مرنا آن کی بیوی اور آن کے بچون کے لحاظ سے بڑی حسرۃ کی بات ہے - افسوس ہے کہ مین ایسے مقام پر ہون کہ لوٹ نہین مل سکتے ابھی والدہ سے کہو کہ حسبۃً للہ بہ قدر مناسبت وسعت اور یتیمون کی دل دہی اور خاطر داری کے طور پر کچھ خبر گیری کرین کہ موجب ثواب ہے تم نے ہماری سلطنۃ کو اتنا ذلیل کیون سمجھ لیا ہے - وہ جو یہان ہے وہان نہین عزۃ آبرو بیش قرار تنخواہ - اور وہ جو وہان ہے - یہان نہین قاعدہ - قانون اور کامل اطمینان - باقی جو وہان سو یہان جو یہان سو وہان - دلی مین برائے نام ایک بادشاہ تھے جن کو لاکھ روپیہ مہینا پنشن کے طور پر ملتا تھا تم نے آن کو کبھی نہین دیکھا - مین نے یہان ایک سلطنۃ دیکھی کہ بیس بیس پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ لاکھ سالانہ کے جاگیردار ہین - غرض مسلمانون کی سلطنۃ کی ایک

یادگار ہے۔ خدا اس کو باقی رکھے۔ آئین خشک
سالی کی آفت تو سال عالم گیر سی معلوم ہوتی ہے
یہاں ابھی تک پانی نہیں برسا۔ تم سمجھ سکتے
ہو کہ محتاط مگر کیسا اثر رکھتا ہے لیکن خدا نہ کرے
پورا کال پڑے گا تو ایک عذاب ہے۔ نعوذ باللہ
من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا میری
طرف سے . . . کو چلے آنے کی اجازة ہے۔ میں
نہیں جانتا کہ ان کو یہاں کے ڈیڑھ سو پسند
ہیں جب کہ ان کو کار پیمایش کی نگرانی کرنی
ہوگی یا وہاں کے ساٹھ پسند ہیں در حالیکہ راجہ کی
مصاحبت اور ہم نشینی ہے۔ ہر کسی مصلحت خویش
نکو داند۔ اگر آنا ہے تو مجھ پر رائے دینے کا بار
مت ڈالو۔ عواقب الامور و مستقبلات کا علم
خدا کو ہے عسی ان تکرہو اشیئا و ہو خیر لکم و عسی
ان تحبو اشیئا و ہو شر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون
خلاصہ یہ کہ میرے طلب و تقاضے سے نہیں
اپنے ارادے سے آؤ۔ میں اتنا ہی کہ سکتا ہوں
کہ مجھ کو . . . اپنی جان کی طرح عزیز ہیں۔
اگر آئے تو ان کے لیے سعی کا کوئی دقیقہ
اٹھا نہ رکھوں گا۔ فقط ۱۳ اگست ۱۸۷۷ع

تم نے کسی سے سن لیا ہوگا کہ یہاں پانی برسا۔
ہم لوگ تو مینہ کو ترس گئے۔ چار سیر کا نرخ
ہے جس کو میں نے اپنی عمر ہی میں دیکھا کیسا سنا
بھی نہ تھا اور یہ نرخ بھی روبہ انحطاط ہے
غرض برسات کا قوام تو اس مرتبہ دنیا میں
غضب بگڑا ہے۔ خدا خیر کرے۔ پلھار میں
دو سیر کا نرخ تھا۔ خدا جانے اب کیا حال ہے
پانی اگر ہے تو سنٹرل سپلائی یعنی مضافات
حیدر گنج میں جہل پور میں۔ اس سے آگے تا
ہوا سمجھیں لیکن دو چار جگہ پانی ہوا بھی تو
کیا۔ ایک عالم کی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔
ہمارے یہاں کی نئی خبر یہ ہے کہ جانز خان
بہ طلب ازخود بہ طور کلنک پیش دلوکران
کو رنمک آیا ہے۔ تم لوگ کرے کی کیا فکر
گوشت خور ونان ساگ۔ تم اپنی مراسلة
مولوی احمد حسن اور عبد الواحد سے کیوں
نہیں جاری کرتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ
کبھی خط نہیں لکھتے۔ البتہ نجبتہ دوا نہیں کہ
زبردستی کسی کے حلق میں اتار دی جاے
نہیں تم سب کو اب تک کبھی کا بلا چکا ہوتا
لیکن موسم کی حالت بہت نازک ہے اور
یہاں کے کال وہاں کے سے کال نہیں
ہیں عرب۔ سکھ۔ روہیلے۔ راجپوت۔
حبشی۔ سندھی۔ پیادے سوار نہیں معلوم
کتنے ہزار ہیں اور سب بجاے خود دوسرے
اس کے علاوہ ملک اتنا وسیع ہے کہ ہری
سمت کا طول ڈیڑھ سو کوس اور تمام جنگل
اور پہاڑ اور ندی اور نالے اور آب ہوا اکثر
مقامات کی ردی۔ دورہ سال میں کم نہیں آٹھ
ان سب باتوں پر نظر کرتے ہمت قصور کرتی ہے
ایک کال ٹل جاے تو خیر دوسرے امو چند ان
بالغ نہیں۔ ہر چند ابھی کوئی گزند محسوس نہیں
ہوا لیکن اتنا تو ہے کہ طبیعت خوب چاق و چست

نہیں ہے ہی اور خدا جانے کیا بلا ہے کہ یہاں کے
لوگوں میں نہ تو قوۃ آخذہ ہے اور نہ انتقال
ذہنی۔ اور جس بات کو سمجھ بھی جاتے ہیں تو
ناطقہ نہیں کہ اوسے مطلب کر سکیں اور
ہندوستانی بھی ایک مدت کے بعد (لی وقت
سمت) ہو جاتے ہیں۔ جب وہ
آئے گا تو بشیر تم مجھ کو خوب چھیڑا کرو گے
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم
شیئا۔ میاں بشیر براے خدا ہمت کر دو اور
اپنی دنیا کو آپ سنبھالو اب میری طبیعت پہلو تہی
کرتی ہے اور جان سی چرانے لگی ہے کسی کا
کیا اچھا شعر یاد پڑا ہے ؎ سئمت
تکالیف الحیوۃ و من یعش۔ ثمانین حولا لا
ابا لک یسئم۔ ۱۱۔ شعبان سنہ ۱۲۹۴ ہجری

آج میں یہ خط بہت ہی افسردہ حالت میں
لکھتا ہوں۔ افسردگی کا بڑا باعث قحط ہے
اس شہر میں آج تک ایک بوند پانی نہیں برسا۔ گیہوں
چار سیر کی نوبت پہونچی اور مصیبت یہ کہ اس نرخ
کو بھی ثبات نہیں۔ فصل خریف جس کو
یہاں ابوناس اور آبی کہتے ہیں گئی گذری
ہوئی اور فصل ربیع کا ہونا عشر سے بھی مشتبہ معلوم
ہے۔ یہاں ملک تلنگانہ کی پیداوار تالابوں
کی معموری پر منحصر ہے اور غضب ہے کہ تمام
تالاب سوکھے پڑے ہیں۔ خزانہ خالی۔ آمد
مسدود۔ خرچ آمدنی سے زیادہ۔ اعتبار
مفقود۔ حیرت ہے کہ کیا ہونا ہے۔ آج اپنے
معتبر بلدہ یعنی حیدرآباد سے خبر لایا کہ نواب صاحب
سخت پریشان ہیں۔ ایک لمحہ ان کو قرار نہیں
خدا خیر کرے۔ اور ایک اندرونی مفسدہ
یہ ہے کہ نواب وقار الامرا بہادر شریک مدار
المہام ہونے والے ہیں اور نواب مختار
الملک اور نواب وقار الامرا میں موافقت
نہیں سنا کہ نواب صاحب دیوانی سے
مستعفی ہونے والے ہیں۔ اگر خدا
نخواستہ ایسا ہوا تو ہم لوگوں کے حصے کی
قیامت آچکی کیونکہ ہم سب لوگ وابستہ دامان
دولت نواب صاحب ہیں۔ غرض
یہ ہندوستانی ریاستوں کے جھگڑے
ہیں جن کو سن کر سخت وحشت ہوتی ہے
سب سے ان تردداتِ پر تازیانہ یہ کہ مولوی
برکۃ اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ ... اور ... نوکر
ہوے اور مولوی ... بھی آنے والے ہیں ہر چند
ایسے وقت نازک میں کسی کا آنا بھی مصلحت
نہیں مگر خیر اپنے عزیز دعوی قرابت سے بے
پوچھے چلے آئیں تو مضائقہ نہیں۔ زید عمرو
بکر کو میں کہاں تک سنبھال سکتا ہوں
یہ تمام بلا کم بخت چاند خان کی لائی ہوئی ہے
اے صبا این ہمہ آوردۂ تست ۔ سب سے
زیادہ تکلیف دہ وہ بات جو تم نے لکھی ہے
یہ ہے کہ تم بگھی لینے کے واسطے روپیے کی
کمی کا عذر کرتے ہو۔ اول تو میں نے تم سے
نہیں کہا تھا کہ تم اپنی مقررہ تنخواہ سے بگھی اور
گھوڑا لو۔ اور پھر اپنی خدمت گزاریوں اور اوقات

نفقہ پر تمھاری شکایت سواے اِس کے کہ آب
و ہواے دہلی کا اثر کہون اور کیا سمجھ سکتا ہون تا
کچھ تو میری عمر و حالت نے میرے تعلقات کو
ضعیف کر دیا ہے اور کچھ تم لوگون کی ایسی بیجا
خواہش باتین مجھ کو بے دل کرتی جاتی ہین تا
ہم اس مین بھی فائدہ ہے۔ مین تو خدا سے
چاہتا ہون کہ دنیا سے ملول اور بے دل
اُٹھ جاؤن۔ تم بھی گھوڑا اُٹھوا دو۔ مین تو
نہ دون تمھین الزام دیتا ہے تو تم آن کہ
نیازرم اندرون کشتی۔ خسو دیدہ چہ کنم کو خود
بہ پنج دست۔ تم نے مدرسے کے ایک
لڑکے کا حال لکھا۔ بڑی عبرة کا مقام ہے
تف ہے اُس کم بخت کے اول ہونے پر
جس کی حرکتین یہ ہون۔ خبردار ایسے لڑکون
سے میل جول مت رکھو۔ دور شو از اختلاط
یار بد۔ یار بد بدتر بود از مار بد۔ مار بد تنہا
ہمین بر جان زند۔ یار بد بر جان و بر ایمان
زند صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح
کند۔ فقط ۱۶۔ شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

پرسون سے ہمارے یہان ساڑھے تین سیر کا
نرخ ہے اور یہ بھی آج گھٹا کل گھٹا تم سمجھ
سکتے ہو کہ یہ نرخ انتظام ملک مین کیسا
فتور ڈال سکتا ہے۔ یہان کی حالت دیکھ کر
مجھ کو سخت وحشت ہوتی ہے۔ اول تو یہ
گرانی برداشت نہین ہو سکتی اور پھر اس
اجنبی ملک مین ہر طرح کا خطر نظر آتا ہے
عموماً کُل ہندوستانی دکھنیون کی نظر مین
خار ہین خصوصاً وہ جو خدمات جلیلہ پر ممتاز
ہین ایسی جس ملک کا در و دیوار اور زمین
و آسمان دشمن ہو وہان ایسے پر خطر وقت
مین رہنا مجھ کو ہرگز مناسب نہین معلوم ہوتا
اس سلطنة کو ہرگز انگریزی سلطنة پر قیاس
مت کرو۔ وہان برسے ایک قحط کی آفت
ہو گی اور یہان ایک قحط کے ساتھ سیکڑون
آفتین ہین۔ آمدنی کے ابواب بالکل مسدود
ہین۔ خزانے کا جو حال ہے سو معلوم۔
قرضدارون کے پیٹ سے زیادہ خالی
۱۹۔ شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

مجھ کو اِس کے سننے سے بہت بہت
خوشی ہوئی کہ تم سب مڈل مین پاس ہوے
لیکن اور بھی زیادہ خوشی ہوتی اگر تم اول یا
دوم رہ کر پاس ہوتے۔ ابھی تمھارے
امتحان بازیچہ طفلان ہین۔ اُس امتحان کے
لیے آمادہ ہو جس کے ساتھ عزة و ناموری
وابستہ ہے یعنی یونیورسٹی کی ڈگری۔
ابھی تک میرے سفر و حضر کا ٹھکانا نہین
مین اپنے خرچ سے کوئی اخبار نہین لیتا
لیکن گران وارزان پر کیا نظر کرتے ہو مطالعہ
اخبار نہایت نافع چیز ہے۔ مین تم کو اجازة
دیتا ہون کہ کوئی اچھا سا اخبار لینا شروع
کر دو اس کو تم اور تمھارے استاد مجھ سے
بہتر سمجھ سکتے ہین کہ کون سا اخبار بہتر ہے

تم کو زیادہ تر عہد کی عبارت اور مضامین عالی
کی خوبی پر نظر رکھنی چاہیے اور شاید ڈیلی مناسب
نہیں ملی ہی ویکلی یا ویکلی تاکہ بالاستیعاب
اور بالالتزام پڑھ بھی سکو۔ سستے اخبار
پر نظر ہے تو ہندو پیٹریٹ سے بہتر نہیں
مگر وہ بھی ہندوستانی ہے۔ ایسا اخبار
ہو جس کا اڈیٹر ولایتی زا ہو۔ میں عنقریب
مدراس اور میسور جانے والا ہوں تاکہ وہاں
کے طریقہ بندوبست سے آگہی پیدا کروں
نواب صاحب نے رزیڈنٹ سے رکمنڈیری
چھٹیاں منگوا دی ہیں۔ تم نے کوئی ہندوستانی
سرکار دیکھی نہیں اور تم یہاں کا طرز انتظام سمجھ
نہیں سکتے۔ یہاں آسمان پر چڑھ جانا اور
تحت الثری میں گر جانا ایک بات ہے
جو لوگ کہ نوکر ہو گئے ہیں ان میں سے
میں کسی کو نوکر نہیں سمجھتا۔ ہر ملک کے
سیکڑوں ہزاروں بڑے بڑے لائق برسوں
سے پڑے جھک مارتے پھرتے ہیں کوئی
پرسان حال نہیں اور چونکہ یہ ایک بہت
بڑی ریاست ہے خلق خدا ہر چہار طرف سے
ٹوٹ پڑتی ہے۔ پھر یہاں کی کل قرارداد
قیامت ہے۔ وعدہ اور حکم کوئی چیز نہیں۔
یہ بھی نواب صاحب کی قدردانی اور مولوی
مہدی علی کی مہربانی تھی اور فی الاصل مجھ پر
احسان کرنا منظور تھا کہ میرے عزیزوں کو
عہدوں پہ نامزد کر دیا ورنہ یہاں کون
پوچھتا تھا۔ فقط ۱۹- اکتوبر سنہ ۸۲ع

جناب ... کی خدمت میں آداب کے بعد۔ میاں
عبد الواحد نے اپنا مزاج ابھی تک مطلق
درست نہیں کیا۔ سب سے ہمیشہ لڑتے
جھگڑتے اور مجھ کو بدنام کرتے۔ ان نالائق
اور کمینہ لڑائیوں کی خبریں تمام مشہور ہوتی
ہیں جن کے سننے سے مجھ کو سخت ایذا ہوتی
ہے۔ تنخواہ ان کی ابھی تک واقعی نہیں ملی
اور یہاں نوابی کارخانے ایسے ہی ڈھیلے اور
سست ہیں اور کیسی نوکری اور کس کی
تنخواہ۔ نواب صاحب کی بندہ نوازیاں ہیں
ورنہ ان لوگوں کو احدیوں کی طرح پڑے
رہنے کے سوا کچھ کام نہیں۔ میں نے
جو کچھ روپیہ بھجوایا میری تنخواہ کا تھا انگریزی
تنخواہ اب تک ایک کوڑی وصول نہیں
ہوئی ہر کام میں دیر ہے ہر معاملے میں توقف
یہاں کا دستور ہے۔ مولوی احمد حسن نے
اپنے والد کو بھی کچھ روپیہ بھیجا ہے پھر
کہ وہ مرتعش نہ لیں تنخواہ سست۔ بیٹے کی
نوکری پہ نازاں ہیں اور یہاں یہ حال ہے کہ
آج ہے کل نہیں مطلق بے اعتبار
وسیلے ثابت۔ ایسا نہ ہو کہ مولوی احمد حسن
کی اتنی بڑی نوکری سن کر والد بزرگوار
پاؤں پھیلا بیٹھیں۔ انھوں نے بہ نسبت
انتساب بیعت کسی کتاب میں دیکھ لیا
ہے۔ استغفر اللہ نعوذ باللہ فقط [illegible]

بیوی صاحب کو سلام کے بعد - مین نے رخصت
کی درخواست کی تھی بڑی اچھی کہ بہ منظور ہوئی
لیکن پھر جو غور کیا تو جانا کچھ مناسب سا نہین معلوم
ہوتا - ہر چند رخصت پر جانے مین میرا فی الی
چندان نقصان نہین مگر ساتھ والون کی
بڑی خرابی ہے - تم ایسے مطمئن ملک مین رہتی ہو
کہ تم یہان کے حالات مشکل سے سمجھو گی - ہندوستانی
ریاست ہے اور ہم چند جلیل القدر ہندوستانیون
کا یہ حال ہے کہ در و دیوار دشمن ہو رہا ہے اور
وجہ عداوت یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے عہدون پر
ہین اور بڑے اختیار رکھتے ہین - ہندوستان
مین تو کہین حولی کا ٹھکانا نہین - ساری
خلقت یہین لوٹ پڑی ہے - خاص کر ہمارے
ہم وطن ہی ہمارے سخت دشمن ہین دیکھ کر
جلتے اور رنج کئے مین لگے رہتے ہین ایسی
حالت مین ایک دم کے لیے بھی نوکری سے
جدا ہونا مصلحت نہین معلوم ہوتا - یہان ایک
دن مین کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے - نرا کہہ دینا -
البتہ چھوٹے عہدے والے اور کم نام آدمی
برطلے سرے کے مین ہین قاعدہ ہے
کہ آندھی سے اگر خطر ہے تو بڑے
بڑے اونچے درختون کو نہ جھاڑی
اور گھاس کو - غرض پس و پیش
سوچ کر رخصت کا ارادہ فسخ کیا -
اب میرا ارادہ ہے کہ تم سب کو
بلوا لون ظاہرا اب تمہارے رہنے
مین کوئی وجہ مانع نہین وہان تم کو

بڑا ضروری کام لیشبر کی شادی ہے اب زیادہ دیر
کرنی کسی طرح مناسب نہین - تم یہ بوجھ میرے
سر پر ڈال کر فارغ ہو بیٹھین - مین بہت خوشی
سے اس بوجھ کو اٹھاتا اور اس کے سرانجام مین
کوشش کرتا لیکن نوکری کے پھندون مین
اس طرح مبتلا ہون کہ تم کو معلوم ہے - ... صاحب
کو متواتر خط لکھے اُن کا یہ حال ہے کہ کبھی بات
صاف نہین کہتے اور اس قدر خوشامد آمیز باتین
کرتے اور لکھتے ہین کہ ان مین سے جھوٹ اور
سچ اور واقعی اور غیر واقعی کا امتیاز نہین ہوتا - یہ مجھ کو
خوب یقین ہے کہ ان کو یہ رشتہ منظور ہے اور
پسند بھی ہے مگر ان کی لڑکی چھوٹی ہے اور
کچھ امیری چوچلے - غرض ان کو وہ جلدی
نہین جو مجھ کو ہے اور تم کو نہین مگر ہونی
چاہیئے - کبھی مین یہ غور کرتا ہون کہ وطن تو
چھوڑا اور پہاڑی مین اور نوکری حیدرآباد
مین اور ہمارا میانہ اعظم گڈھ مین یعنی سارے
ہندوستان مین پاؤن پھیلائے ہین ... صاحب
بیٹی کے بیاہ مین ایسے سامان کرین کہ
ہماری طرف سے بوجہ مسافرت ان کی مرضی
کی موافق سرانجام ہونا معلوم اور بیٹی کے
بھیجنے بلانے مین ہمیشہ جھگڑا ہوا کرے گی ہم کو
روپیہ اور جہیز کچھ درکار نہین اور نسب میرے
نزدیک کوئی چیز نہین اور اگر انگریزی عملداری
رہی اور ضرور رہے گی تو نسب رفتہ رفتہ
عیب ہو جائے گا - پس جو چیز ہم کو درکار ہے
کہ لڑکی کی صورت اچھی ہو عجب ہے کہ دلی جیب

شوہر مین ایک شرط پوری ہو سکے مگر تم مطلق فکر نہین کرتین۔ اب تم کو خدا نے بیٹیون کی طرف سے اطمینان دیا والحمد للہ علی ذلک بشیر کا حق بھی ادا کرو۔ اول تو بشیر کے لحاظ سے تم کو متوجہ ہونا چاہیے دوسرے یون سمجھو کہ میری مدد کرتی ہو۔ اب بشیر کے بیاہ مین دیر کرنا حقیقتہ مین بشیر پر ظلم کرنا ہے۔ اگر تم کو یہ خیال ہو کہ بشیر کی دولھن کو مین ناپسند کرون گا سو مجھ کو کامل بھروسا ہے کہ تمھارا انتخاب ضرور عمدہ اور پسندیدہ ہوگا اور بات صاف تو یہ ہے کہ خانہ داری کی بنیاد آپس کی محبت اور سازگاری ہے اور یہ امر تقدیری ہے۔ آدمی کی سعی اور تدبیر کو اس مین بہت کم دخل ہے پس متوکلاً علی اللہ کہین کرو مگر جلد کرو۔ فقط [illegible] ۱۸۹۳ع

مین ابھی تک حیدرآباد مین ہون مگر رزیڈنٹ صاحب کی تقریبی چھٹیان آگئی ہین اور مجھ کو بند و بست کا کام دیکھنے کے لیے میسور اور مدراس جانے کا حکم ہے۔ ان شاء اللہ چار پانچ دن مین میسور کا ارادہ ہے جاتے وقت تم کو اطلاع دون گا۔ شرف الحق کی تعیناتی ضلع نلدرگ کو ہو گئی ہے۔ مجھ کو ان لڑکون پر اطمینان نہین اور مین ان کا جدا ہونا پسند نہین کرتا تھا۔ مگر میری ہمت مین ابھی بند و بست کا کام جاری نہین اور بند و بست کے بدون تنخواہ مل نہین سکتی اس وجہ سے مجبور ہو کر انتظام کیا گیا۔ لو خطوط بدستور پہونچین

یا نہ ہو نجیبن تم رحماً بالغیب ہیج دیا کرو تا کہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔ مین نے . . . کو ایسا خط لکھ دیا ہے جس سے بات کا میری طرف سے اطلاع سا ہو گیا ہے۔ بشیر کیون نہین تم اپنا بیاہ اپنی تجویز سے کرتے تمھارے باپ نے بھی اپنا بیاہ اپنی ہی تجویز سے کیا تھا تم بھی اسی باپ کے بیٹے ہو خود کرو فرق صرف اتنا ہے کہ تم اپنے باپ کے رستے پیچھے کیا تم میری زندگی مین کرو اور کیا معلوم ہے کہ جب تم ایسا کرو مین ہون یا نہ ہون۔ تم تحصیل علم مین کوئی فیصلہ اپنی توجہ زیادہ مصروف کرتے جاؤ اب بہت تھوڑا وقت تحصیل کے لیے باقی رہا ہے فقط ۴ اپریل [illegible] ۱۸۹۳ع

مین نے جیسا تم کو پہلے چند بار لکھا تھا مین بنگلور آیا یہ جگہ میسور ریزیڈنسی کا دارالحکومت ہے راجہ میسور نابالغ ہین اور یہ ادھیانس بطور کورٹ آف وارڈز سرکار انگریزی کے پاس ہے تمھارے پاس کوئی نقشہ ہو تو دیکھو کہ مین کس جگہ ہون۔ میرے پاس ایک نقشہ ہے جو ریل روڈ دکھاتا ہے۔ دلی سے یہان تک ریل ہے مگر عجیب پیچیدہ اور خم دار راہ ہے کہ مسافت اضعافاً مضاعفہ طے کرنی پڑتی ہے۔ مین یہان ایک نہایت عمدہ عالی شان پرتکلف آراستہ مکان مین فروکش ہون صرف [illegible] ساتھ ہے۔ تنہائی سے گھبرا گیا ہون۔ فقط

۲۷ اپریل ۱۸۹۳ع از بنگلور

رہتا ہے کہ دیکھ کر خوف آتا ہے - بڑے بڑے
جہاز کنارے سے دور اندر ٹھہرتے ہیں اور
وہاں تک ڈونگی یا کشتی میں جانا پڑتا ہے
مگر سمندر کے اندر ایسا حال نہیں اور اس کی
وجہ ظاہر ہے کہ پانی کے اجزا ایک دوسرے
کی مدافعت اور مقاومت کرتے ہیں اور تموج فنا
ہو جاتا ہے - مگر کنارے پر مدافع اور مقاوم
نہیں اس وجہ سے تموج محسوس ہوتا ہے
علاج میں مدافعت کی قوت زیادہ ہے - اگر کئی
گولیاں اس طور پر لٹکائی جائیں

لکڑی

اور کھینچ

س س د ج ب ا آ
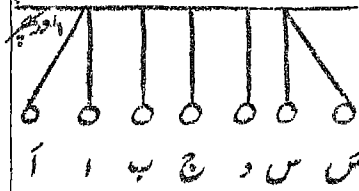
آ گولی کو آ مقام پر لے جا کر چھوڑ دیں
تو وہ گولی ب کو اور ب ج کو اور ج د
کو اور د س کو صدمہ پہونچائے گی مگر اس
نتیجہ یہ ہوگا کہ ب ج د س تو اسی طرح
ساکن رہیں گی کہ گویا ان کو صدمہ نہیں
پہونچا - صرف اخیر گولی س اس صدمہ
سے مقام س پر آپڑے گی یہ
مسئلہ علم طبعی کا ہے - بعینہ یہی حال سمندر
کے پانی کا ہے - مدراس شہر کا ہے کوئی
آدمیوں کا جنگل ہے - کہتے ہیں اور سچ
کہتے ہیں کہ کلکتہ چھوڑ کر ہندوستان کے

کل شہروں سے بڑا ہے - انگریزی کا اس قدر
رواج ہے کہ بس - اسکے سوداگروں کے
یہاں دس دس بلکہ اس سے کم پر چٹھی نویسی
کرتے ہیں - مدراس بنگلور دیکھنے سے
مجھ کو یقین ہوا کہ اب سے ستر یا زیادہ
سو برس بعد بشرط بقائے عملداری انگریزی
ہماری ملکی زبان انگریزی ہو جاوے گی -
ان دو شہروں میں انگریزی کی یہ کثرت ہے
اور ضرور یہی حال کلکتے اور بمبئی کا ہوگا کہ
بازاری کنجڑے بھٹیارے خاصی انگریزی
بول لیتے ہیں - چونکہ یہاں کی زبان تلنگی -
اردو - کنڑی سمجھ میں نہیں آتی انگریزی
دان اپنا کام نکال لیتا ہے فقط [illegible]

آج ایک تقریب سے تمہاری بچپن کی وہ باتیں
یاد آکر دلکو بڑی ہی خوشی ہوئی اور تاکہ تم کو بھی
خوشی ہو یاد دلاتا ہوں - کھانے سے فارغ
ہونے کے بعد میری عادت تھی کہ الحمد للہ الذی
اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین و الحمد للہ رب العالمین
پڑھتی آپ دو برس چھ ماہ کی تھی تو بے تکلف تمہارے
توجتنا کہ تم تہا سے تو تم پڑھا لیتا تھا - ایک
دن تم نے پوچھا کہ ابا کھانے کے بعد کیا
پڑھا کرتے ہو میں نے کہا خدا نے روزی
دی اس کا شکر کرتا ہوں تم نے کہا مجھ کو بھی
سکھا دو میں نے کہا تم عربی فارسی زبانیں
نہیں سمجھتے اور اس عمر میں نے تم کو
جیسا دستور ہے پہلے قرآن شروع نہیں کرایا

کہ تم اُس کو نہین سمجھ سکتے اور بے سمجھے بڑبڑانا
لغو اور لاحاصل ہے تم اپنی بولی مین ادلے شکم
کر لیا کرو تم مجھ ملول ہوسے تو مین نے تھوڑی
دیر تامل کر کے یہ شعر موزون کر دیا۔ (شعر)
یہ رزق طیب بلا مشقت خدا کی قدرت کا دیکھو
جلوہ۔ گناہ گارون کو من وسلوی کیا عنایت
گدھون کو حلوا۔ چونکہ کڑی اچھی تھی تم نے
بہت پسند کیا اور چند بار دوہرانے سے یاد
ہوگیا مگر بجاے گدھون کو حلوا کے گدھون
کا حلوا تمھاری زبان پر چڑھ گیا تم دونون وقت
کھانے کے بعد بالالتزام یہ شعر پڑھتے اور ہم
سب لوگ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتے مدتون
بعد تم کو غلطی پر تنبیہ ہوا ہنسی تو گئی گذری
ہوئی تمہاری شکرگذاری رہ گئی——
آدمیون مین تمھارا زیادہ وقت خدمتگارون
اور چپراسیون مین بسر ہوتا تھا کیونکہ یہ لوگ
تم کو کھلاتے بہلاتے تھے ایک دن مین نے
تم سے کہا میان بشیر تم نوکرون مین رہ کر
اگر گالیان بکنی یا قسم کھانی یا جھوٹ بولنا
سیکھوگے تو بھی تمھارا منہ سڑ جاوے گا اور مین
تم کو اپنے ساتھ نہین سلاؤن گا۔ نہ معلوم
تم کو میرے کہنے کا یقین ہوگیا ایک دن تمھاری
زبان سے بے ساختہ کوئی بیہودہ بات نکلی
اور فوراً تم کو میرا مقولہ یاد آیا تو تم بھاگے ہوے
اپنی والدہ کے پاس گئے کہ امان ابی ذرا
میرا منہ سونگھنا اُن کو میری نصیحت کا حال
معلوم تھا سمجھ گئین اور بولین سونگھ کر کیا کرون
گی گالیون کی بساہند چلی آرہی ہے یہ سنکر
تم بہت گھبرائے آخر کار اُنھون نے استغفار
پڑھوا کر لاالہ پڑھا کے دو دانے چبوا دیے تب تم کو
تسلی ہوئی مگر بہت دنون تک تم اس بات سے بھی
ڈرتے رہے احتیاط کرتے رہے اور شکر ہے کہ تمھاری
زبان گالی سے آشنا نہین ہوئی۔

مین مدراس مین اسمٰعیل سیٹھ کی کوٹھی کے بالاخانے
پر ٹھہرا تھا رفتہ رفتہ سیٹھ کے ساتھ تعارف
زیادہ ہوتا گیا آخر انھون نے دعوۃ کا پیام
دیا مجھ کو سواے دعوۃ کی چڑ ہے ٹالنے کے
پیرایے مین انکار کرتا رہا جب چل چلاؤ قریب
آیا تو سیٹھ نے اس قدر اصرار کیا کہ انکار کرتے
نہ بن پڑا دسترخوان پر سیٹھ اور اُن کے اعزہ
و اقارب اور ملازم حتی خدمتگار سب بلا امتیاز
شریک ہوے اور انھون نے میرے خدمتگارون
کو بھی ساتھ بٹھانا چاہا اُن کو فی عمرہم برابر بیٹھنے
اور ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا نہ تھا بہت
کھچے بہت ترسے اور سیٹھ ہین کہ ایک ایک کا
ہاتھ پکڑ پکڑ گھسیٹتے لئے چلے آتے ہین تو چار و ناچار
مجھ کو کہنا پڑا کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ یہ لوگ
پیٹ بھر کر کھا لین تو ان کو الگ کھانے
دیجئے ایسا ہی ہوا مگر سیٹھون نے بڑا ہی تعجب کیا
کہ یہ کیسے مسلمان ہین کہ کھانے مین آقا
اور نوکر کا تفرقہ کرتے ہین اگرچہ مین اس
کو اپنے بیان جاری نہین کرسکتا تاہم اس واقعہ کو
استحسان کے ساتھ اکثر یاد کیا کرتا ہون۔

میان بشیر - میان بی بی مین جو تعلق ہے وہ پیار اور ہیبت کا تعلق ہے یعنی دونون ایک دوسرے سے محبت رکھین اور میان کی وقعت اور ہیبت بی بی پر ہو - شاید تم کو شبہہ ہو کہ محبت اور ہیبت دو چیزین جمع نہین ہو سکتین - ایسا شبہہ بے جا ہے - استاد اور شاگرد اور حاکم و رعایا مین بعینہ اسی طرح کا تعلق ہے - عورتین بوجہ نقصان عقل و جہل و نادانی کے ممکن نہین کہ امور دنیاداری کی تنہا متکفل ہو سکین - یہی سبب ہے کہ مردون کو ان پر غلبہ رکھنا ضرور ہے - وللرجال علیہن درجہ - جوش جوانی مین احمق مرد عورتون کو اس قدر بے تکلف اور گستاخ کر لیا کرتے ہین کہ پھر ساری عمر وہ عورتون کو دبا نہین سکتے اور گھر مین دو عملی رہتی ہے عورت اپنی راہ چلتی ہے اور مرد اپنا رستہ اختیار کرتا ہے مجھ کو اپنے عزیزون مین ایک شخص کا حال معلوم ہے کہ وہ ابتدا مین بی بی کی خدمتگاری کرتا تھا اور میان بی بی مین پیار اخلاص کے واسطے وصول دھپا ہوتا تھا ایک دوسرے کو چٹکیان لیا کرتا تھا اور گفتگو مین بھی سخت بے تہذیبی جانبین سے ہوتی تھی انجام یہ ہوا کہ دونون ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے - کیسی ہی کوئی چیز عمدہ ہو ضرور ہے کہ آدمی اس سے ملول اور سیر ہو جائے مثلاً کوئی عمدہ سے عمدہ کھانا اگر روز دو وقت کھانے کو ملے شدہ روکھی روٹی کی طرح بدمزہ معلوم ہونے لگے گا - پس جو لوگ حسن ظاہر پر فریفتہ ہوتے ہین ان کا یہ خیال یقیناً بے ثبات ہے - عورتین صرف شہوترانی کے واسطے نہین ہین بلکہ انگریزی محاورے کے مطابق بٹرہاف پس ان کو امور خانہ داری کے انتظام کے واسطے موضوع سمجھ کر اسی کام کے لائق بنانا چاہئے - یہ قاعدہ نہایت صحیح ہے - ویرآمیز و بیرگسل زود آمیز زود گسل - ربط جو پیدا کرو رکاوٹ کے ساتھ اور اتحاد کو بڑھاؤ بہ تدریج - ایک ہیبت جسمانی توانائی کی بھی ہوتی ہے وہ تم اپنی بی بی پر قائم نہین کر سکتے پس ضعف جسمانی کی تلافی و فرومتانت سے کرو - عورتون کو طمع اور چٹور پن سے روکنا ضرور ہے ورنہ گھر مین خیر و برکت رہ نہین سکتی - تاکید کرو کہ تمھاری بی بی لکھنا سیکھے اور اس کے پڑھنے کی کتابین جمع کرو اور اس کی مدد کامل طور پر کی جائے - اگر فرمائشون کی نوبت آئے تو اس کو حقارت کے ساتھ روک دینا کہ ہماری تمھاری حالت پر اتنا کو نظر ہے اور اس قدر بس کرتا ہے جو ان کو مناسب معلوم ہو گا خود کرین گے - کچھ تھوڑا سا روپیہ دے کر دیکھو کہ کیا کرتی ہے - اگر وہ سودے سلف یا عارضی نمائش کی چیزون مین اٹھا ڈالے تو جانو کہ احمق اور ناعاقبت اندیش ہے اور اگر زیور یا دوسرے عمدہ مصرف مین لگائے تو البتہ خوشی کی

بات ہے۔ تم کو ایک مدت تک بی بی کو تعلیم
کرنا پڑے گا۔ اُس کے خصائص مزاجی پر
غور سے نظر کرتے جاؤ۔ یہ آپ کے حق میں
مفید ہوگا کہ بیوی صاحب کے اختیار میں اس
طرح رکھی جاوے جیسے بیمار طبیب کے اختیار میں
کبھی کچھ پڑھاؤ۔ ذرا اصلاح کرکے دیکھو کہ اس شخص میں
اُس کی قابلیت کہاں تک ہے۔ اسی طرح
ممکن ہے کسی حیلے سے کھانا پکانے میں
اس کا امتحان لیا جاوے اور جس بات میں کچھ کمی
باقی جاوے نرمی اور مہربانی سے اس کو سمجھا
دیا جاوے۔ فقط [illegible]

عربی کا خط جس کو میں نے بعد الاصلاح کے اب
کیا مجھ کو خیال آتا ہے کہ ایک غلطی لکھنے سے
رہ گئی وہ یہ کہ تم نے اپنے خط کو یوں شروع
کیا الی الجناب الفلان من فلان
اور چاہئے من فلان الی فلان۔ کیونکہ
من ابتداء غایت کے لیے ہے اور الی انتہا
غایت کے واسطے اور ابتداء پہلے ہے انتہاء
سے اور قاعدہ ہے کہ جو چیزیں جو ترتیب
قدرتی ہے تحریر میں اس کا لحاظ ضرور ہے
جیسے فرام ساؤتھ ٹو نارتھ اس کو اگر الٹا
لکھیں فرام نارتھ ٹو ساؤتھ تو غلط ہوگا۔
تمہارے خطوط میں بہت سی غلطیاں
سہو انگاری سے رہ جاتی ہیں۔ اگر تم
نظر ثانی کر لیا کرو تو ضرور تم خود ان کو درست
کر لیا کرو۔ انگریزی میں جو کچھ فائدہ تم کو

حاصل ہوتا ہو میں اُس کا صحیح اندازہ نہیں
کر سکتا لیکن اتنا تو ہے کہ تمہاری عقل
گرتی جاتی ہے۔ جو میرا فرض ہے میں نے
ادا کیا اور کرتا جاتا ہوں اس واسطے کہ بے
ادا کئے مجھ سے رہا نہیں جاتا۔ خدا کرے
کہ تم کو بھی اس کا خیال ہو کہ تم کو اوران اشیاء
میں کچھ وہ حقیقت پیدا کرنے کی کوشش ضرور ہے

میں ابھی تک مدراس میں ہوں لیکن
۱۰ – جون حیدر آباد کی روانگی کے واسطے
مقرر کر چکا ہوں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ تم کو بے
انٹرنس پاس کئے دلی سے بلاؤں اور
بیوی صاحب کی مفارقت تم پسند نہ کرو گے
نتیجہ ان دو مقدموں کا یہ ہے کہ جب تک
تم انٹرنس پاس کرو سب دہلی میں رہو
حیدر آباد جاکر میں جہیز کے واسطے کچھ
تحریک کروں گا مگر خوب توقع نہیں کہ رخصت
ملے۔ نواب صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ بیاہنا
چاہتا ہے اور سچ یہ ہے کہ مجھ کو بھی خوب
اطمینان نہیں کہ ایک دفعہ ہندوستان
جاکر دوبارہ دکن آؤں گا۔ بہر کیف اگر رخصت
نہیں ملی اور غالب ہے کہ نہیں ملے گی تو
تم لوگوں کے آنے کا کیا بندوبست کیا
جاوے کہ تمہارا پڑھنا بھی بند نہ ہو یہاں آنے
سے سمجھو کہ وہ سلسلہ منقطع ہوا فقط ۱۲ جون [illegible]

میاں بشیر کہاں تم نے مجھ کو لکھا تھا کہ ایک

رہنا ٹھان لیا ہے صرف اس قدر صحیح ہے
کہ انھون نے مجھ کو بھی ایسا کہتے سنا ہوگا
مگر یہان کے حالات کو خود ثبات و قیام
نہین اور اس حالة مین کوئی سے آجہم (?) نہین
سکتی تاہم اس مین بھی شک نہین کہ
اب میری طبیعة مطلقاً نوکری سے گریز کیا
کرتی ہے - مجھ کو یہان صدر تعلقہ داری
کی خدمة سپرد ہے جو انگریزی عملداری کی
کمشنری سے بہت ملتی ہوئی ہے - تنخواہ
وہان بہت اور اختیارات یہان - مجھ کو تنخواہ
کے بارہ سو ملتے ہین اور یہ تعلق بندوبست
مدامی بحمد اللہ بالاعہ (?) - یہان کا روپیہ تین آنے
کے قریب انگریزی روپیہ سے چھوٹا ہے
اور چیزون کا نرخ بھی اکثر گران - اس ملک
مین کبھی پارسی مقتدر رہے ہین کبھی مدراسی
اور ان دنون ہندیون کا دور دورہ ہے
مگر اس ملک کے لوگ صرف حسد کی وجہ سے
ہم لوگون کو ناپسند کرتے ہین - انتظام
کی مختصر کیفیة یہ ہے کہ ذات نظام کو اس ملک
مین حضور یا بندگان عالی سے تعبیر
کرتے ہین اور لفظ حضور جو وہان تعظیماً بولا
جاتا ہے اس کا مرادف یہان لفظ سرکار (?)
ہے - حضور کا سن شریف سترہ برس کا
ہے اور اس وقت تک کہ حضور نظام
سلطنة اپنے دست مبارک مین لین نواب
مختار الملک سر سالار جنگ بہادر اور نواب
شمس الامرا امیر کبیر بہادر ریجنٹ ہین

ان دونون مین جو باہمی اختلاف ہے وہ
آپ اخبار مین پڑھتے ہون گے - انتظام
سلطنة نواب مختار الملک کرتے ہین بہ تنہا
امور عظیمہ جس مین مشاورة امیر کبیر ضرور ہے
ملک بہت وسیع ہے مگر اس کا ایک بڑا
حصہ جاگیر - خود حضور نے جس قدر ملک
اپنے واسطے الگ کر لیا ہے وہ صرف
خاص کہلاتا ہے - جاگیرون مین سب سے
بڑے جاگیردار امیر کبیر ہین جن کے خاندان
مین حضور کی صاحبزادیان بیاہی جاتی
ہین - ان کی جاگیر کو لوگ ساٹھ لاکھ روپیہ
سال کی بیان کرتے ہین ان سے اتر کر
اکثر مسلمان اور بعض ہندو اور بہت جاگیردار
ہین - صرف خاص اور جاگیرات نکل کر
جو ملک بچا وہ دیوانی کہلاتا ہے یعنی
متعلق بہ دیوان (وزیر) فقط

"خط بنام مولوی احمد حسن" اما بعد فانی
اقمت فی البلدة سبعة ایام علی عادتی
عند المولوی مہدی علی اعوده وکان سقیما
مشرفا علی الہلاک لکنه بری وعافاه الله
من مرضه وہو بیتہما قریب الذہاب الی
پونا حتی یسلم حالہ ولایتانی ذلک الا فی
شہرین کاملین من یومنا ہذا - اما البلدة
فانہم سدوہ فی ہذہ السمت وما ادری
الی ما زال اول امر المولوی شرف الحق ولم یشیر (?)
لم ینتظم حالہ الی الیوم والمواعید فی ہذہ الدنیا

کما تردون لا یلیق ان یوثق بہا۔ فلا تقطعوا فی المولوی مہدی علی واسعوا فی اصلاح حالکم حق السعی وانی لا اقیم بخدمتکم وزنا وہی عندی فی معرض الزوال فہلا تجتہدون لتحصیل دوم تعلقہ داری مع زیادۃ فی مشاہرتکم واما المددگاری فلا ارضی بہا الا ان حدکم تعلقہ ارا یجدکم ویمیلکم ویحیلکم منصرم اول تعلقہ وآ متی ماتیسر لکم۔ فقط

اگر . . . . نے مجھ کو کیمیا گر یا عامل غیب دست فرض کر لیا ہے تو میرے پاس اس کا کچھ جواب نہیں لیکن اگر فی الواقع میں ویسا ہوتا تو چار مہینے کے عوض چار برس کی مہلت دیتا بلکہ شاید فی مدۃ العمر مطالبہ نہ کرتا مگر میرا حال واقعی یہ ہے کہ نوٹ بنک میں رکھ کر قرض سے کارروائی کرتا ہوں اب حقیقۃ نفس الامری جاننے کے بعد ان کو اختیار ہے چار مہینے میں دیں چار برس میں دیں نہ دیں یا خدا توفیق دے تو ڈیوڑھے دیں۔ فقط

طالب یعنی امیدوار خدمۃ کو چاہئے کہ بمنزلہ کنکوے کے ہو جس میں پرواز کا مادہ مہیا ہے اور صرف ایک دریائی کا محتاج ہے۔ اسی طرح امیدوار میں مادہ لیاقۃ کا ہونا ضرور ہے کہ سفارش کی ایک دریائی ملی اور اونچا ہوا . . . . صرف دریائی نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ دُم چھلے کی طرح میں ان کے ساتھ ساتھ لٹکا رہوں۔

ہم اراکین ثلثہ مجلس مالگزاری نے کام کو آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ نصب خدمات مولوی ولیل الدین کی طرف ہے اس لیے کہ تازہ وارد نا آشنا سا اور اجنبی ہیں میں نے اور اکرام اللہ خان نے اس بوجھ کے اٹھانے سے پہلوتہی کیا۔ اتقوا من مواضع التہم تاہم ولالۃ علی الخیر کے طور پر . . . . کی سفارش میں مولوی ولیل الدین کے نام رقعہ لکھ دیا ہے جس کی عبارۃ قریب قریب اس کے ہے یہ صاحب جو اس رقعے کے ذریعے سے حاضر خدمت ہوتے ہیں مولوی ہیں مجھ سے بہتر آپ سے کمتر حافظ ہیں آپ سے بہتر میری برابر۔ حاجی ہیں مجھ سے اور آپ سے دونوں سے بہتر۔ مدۃ سے امیدوار خدمۃ تحصیلداری ہیں مجھ سے اور آپ سے دونوں سے کمتر ہیں یوں پھرتے اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے ای کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

انسان کو جتنی قوتیں دی گئی ہیں جسمانی اور دماغی سب کا خاصہ ہے کہ جتنا جس قوۃ سے کام لو گے اسی قدر وہ قوۃ چست اور بیکار رکھا تو ہیٹی جائے گی مثلاً تم میری

طرح سارٹ سٹیڈ (نزدیک بین) ہو اور
میری طرح دوربین عینک بھی استعمال
کرتے ہو یعنی ہم دونوں عینک لگانے
سے نقصان نظر کی تلافی کرتے ہیں لیکن
میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں تیتک لڑایا
کروں یا شکار کے تعاقب میں سرگرداں
پڑا پھروں یعنی آنکھ کے لئے دوربینی کے
مواقع مہیا کرتا رہوں تو ضرور میری نظر
خودبخود دور تک پھیلنے لگے گی یہی حال
ہے حافظے کا اگر کسی کو ضعف حافظہ کی
شکایت ہے تو جو بیمار ہے وہی اپنے مرض کا
طبیب ہے اُس کو چاہیئے کہ اچٹتی ہوئی نگاہ
سے چیزوں کو نہ دیکھا کرے سرسری طور
پر باتوں کو نہ سنے طبیعت پر زور ڈالے
جن چیزوں کو یاد رکھنا چاہتا ہے گاہ و بیگاہ
اُن کا دھیان کرتا رہے۔ جو چیزیں اُس کے
ذہن میں حاضر ہیں اور جن چیزوں کو حاضر
فی الذہن کرنے کی کوشش کرتا ہے
دونوں میں ادعائی تعلق پیدا کرے جیسا
کہ منٹل فلاسفی کی کتابوں میں لکھا ہے۔

جس شخص کے اصول زندگی یہ رہے ہوں
کہ اپنی آمد سے خرچ کو بڑھنے نہ دے
یعنی ہمیشہ تھوڑا بہت پس انداز کرتا رہے
اور روپے کو پتھر بنا کر چھوڑنے کو
جنون سمجھے بہرحال دن چوگنا وجہ زر
اور اعوان و انصار کو ترستا ہو ایسا آدمی
اپنے اندوختے کو پرامیسری نوٹوں کے
پیرایے میں نہ رکھے تو کیا کرے صرف
نوکری کے ذریعے سے آدمی مالدار ہو
نہیں سکتا اور ...... کو جو تم دیکھتے
ہو ظاہر میں ایک نوکری ہے مگر درپردہ
لوٹ اور خیانت اور رشوۃ و امثالہا چند در
چند ابواب اُس میں شامل ہیں نوکری
کے ذریعے سے جو لوگ مالدار ہوئے
اس تدبیر سے ہوئے کہ ایک کو خدا نے
برکت دی اور دوسرے عزیز اُس کی کمائی
کو زمینداری یا تجارۃ سے ترقی دیتے
رہے رفتہ رفتہ سرمایہ معتد بہ فراہم ہو گیا
ہمارے عزیز قریب دو طرح کے ہیں
الا ماشاء اللہ یا تو مطلقاً عقل معاش سے
بے نصیب جیسے ...... یا جن کو عقل
ہے تو عقل فساد ہے جیسے ......
پہلی قسم کے لوگ وجود بے سود اور
دوسری قسم کے غیروں سے بدتر
اگر ...... میرے سرمایے کو
محفوظ رکھیں اور اُس سے کسی طرح متمتع
ہو کر اپنی حیثیت درست کر لیں تو اُس میں
دریغ کرنا بڑے درجے کی خست ہے مگر
ان لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ میرے خون
سے اپنی پیاس کو بجھانا چاہتے ہیں
وہ تو اپنی گرہ سے یعنی اپنا اس المال
سب میں تقسیم کر دوں بس میرا عمل درآمد
اس آیۃ پر ہے۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ

أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا
وَارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا
مَعْرُوْفًا — مجھ سے سواے نوکری کے دوسرا
کام ہو نہین سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ برسون سے
پابندی خدمت بھی طبیعت پر شاق ہے — سید
احمد خان نے پرامیسری نوٹون کے جواز کے
دلائل جو جمع کئے ہین اور ربوا کی حقیقت جو کچھ
انھون نے اپنی تفسیر مین لکھی ہے اور مولوی
شاہ عبد العزیز اور مجتہد اثنا عشریہ مین
کے فتاوے مجھ کو سب معلوم ہین مگر با این ہمہ
اگر مجھ کو اندوختے کے لئے کوئی دوسرا
محفوظ و مطمئن پیرایہ ملے تو مین آج پرامیسری
نوٹون کو الگ کرون — تجارة کا حال یہ ہے
کہ بجاے خود بڑا مبسوط علم ہے — تجارة
علی البصیرة کام ہے اس شخص کا جس کو تمام
روے زمین کا جغرافیہ اس تفصیل کے ساتھ
معلوم و محفوظ ہو جیسا ہم کو اپنے رہنے کے
گھر کا — وہ ہر جگہ کے چپے چپے کے حالات
سے واقف ہو مردم شماری آب و ہوا موسم
اوسط ولادة و وفاة — اوسط بارش پیداوار
جغرافیہ — لوگون کے مراسم و عادات اور
ان کی ضروریات و حاجات بلکہ ان کے انداز مذاق
و واقعات ان کے باہمی تعلقات و منشا
اور پیداوار [illegible] ہونی چاہیے
پھر ضرور ہے کہ ہر وقت تمام دنیا کے
اخبار پر اس کی نظر محیط ہو — تاریخ — ہندسہ
ریاضی — پولیٹیکل اکانمی — سیاست مدن —
سب کو تجارة مین دخل عظیم ہے اور سب سے بڑھ کر
طبیعت کی مناسبت کہ ہر کام ہر مشغلے ہر پیشے
کے لئے شرط ضروری ہے — آدمی اتنا
ہو لے تو تجارة کا نام لے — ہمارے ملک
مین جتنی تجارة ہے سب داخل قمار ہے
رجماً بالغیب اندھے کی لاٹھی لگی تو تیر نہین
تکا — رہ گئی زمینداری مجھ کو تحصیلداری
اور بندوبست کی ڈپٹی کلکٹری کے ذریعے
سے ان [illegible] کے تفصیلی حالات
معلوم ہین — رعایاے انگریزی مین سب سے
زیادہ بدنصیب سب سے زیادہ تباہ سب سے
زیادہ مظلوم گروہ زمینداران ہے — ان کے
ہم محاصل بلکہ ان سے اضعافاً مضاعفہ زیادہ
محاصل کے تاجر اور پیشہ ور ہین کہ ان کے
حال سے کوئی معترض نہین اور زمیندار ہین کہ
ہر پیشی زمال اور پولیس اور فوجداری کی کچہری
مین کھینچے کھینچے پھرتے ہین صرف اس وجہ
سے کہ جرم زمینداری کے مرتکب ہین — بیچ
کیا ان کو یہ ہے کہ سرکار اور زمیندار مین
مشارکت محاصل اراضی کی وجہ سے کشمکش
ہے لیکن زمیندار کے مقابلے مین سرکار خود
مدعی اور خود جج ہے — پھر بندوبست کے
میعادی ہونے نے زمیندارون کو بالکل
بے دل اور پست حوصلہ کر دیا ہے
ضوابط تحصیل زر مالگزاری سخت اور جابرانہ
ہین — علی رغم الف زمینداران گروہ کاشتکاران
بہت زور پکڑ گیا ہے — سرکار اپنا مطالبہ

فی اغلب الاحوال بل فی جل الاوقات بلا لحاظ
کمی پیداوار وسقامۃ فصل و نامساعدۃ موسم
فی الوقت وصول کر لیتی ہے اور جو روپیہ
زمیندار کو کاشتکار سے ملتا ہے اس کے
لئے زمیندار مجبور کیا گیا ہے کہ کاشتکار پر نالش
کرے نالش کا انجام اکثر یہ ہوتا ہے کہ مہینون
کی دوا دوش کے بعد اگر زمیندار کو ظفر ہوئی
و دونہ خرط القتاد تو تمام مطالبہ مصارف
ناجائز میں گاؤ خورد - خلاصہ یہ کہ سینکڑون
میں نے کیا ہے اور کرتا ہون اور کرتا رہون
گا - روپیہ کو معطل ڈال رکھنا میرا قاعدہ
نہیں - اعوان و انصار میرے پاس نہ تھے
نہیں اور نہ ہونے کی امید - تجارۃ لا علی
البصیرۃ کو عقل جائز نہیں رکھتی اور علی البصیرۃ
کی مجھ کو قابلیۃ نہیں - زمینداری کی زحمۃ
اور بے حرمتی مجھ سے برداشت ہو نہیں
سکتی - ان سب مقدمات کو جمع کر کے
تمھی نتیجہ نکالو یعنی الپرامیسری نوٹ -

امن و آسایش و آزادی یعنی نتائج حسن
انتظام کے اعتبار سے دیکھا جاوے تو انگریزی
عملداری ایک رحمۃ الٰہی معلوم ہوتی ہے اور
اگر ہندوستان اسی نسبت سے سوشلی اور
پولیٹکلی ترقی کرتا رہا تو آج سے سو برس کے
اندر اندر اس کو جنت نشان کہنا حکایۃ
نفس الامری ہوگا نہ مبالغۂ شاعرانہ - غرض
یہی عملداری ہے (اور اگر گورنمنٹ اپنی سلامتی
کا ہمیشہ بھینا چاہے تو سب سے بھلا خیرخواہ یہی ہون)
تو دنیا کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہے
مگر سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ
کی نیوٹرلیٹی نے دنیا کو بنایا اور دین کو بگاڑا
دنیا کو بسایا اور دین کو اجاڑا - دین سے
بے پروائی بلکہ بے دینی کا معیار تعلیم یافتہ لوگوں کے
معتقدات ہیں سو ان دنوں کے تعلیم یافتہ
عموماً الا ماشاء اللہ وقلیل ما ہم بے دین ہیں
تعمیل احکام شریعۃ میں مداہنۃ کرنا بے دینی
نہیں ہے سزاوار خداوندیش کس نہ تواند
کہ بجا آورد بلکہ بے دینی سے مراد یہ ہے
کہ مطلق دین و مذہب کو لغو اور خیال احمقانہ
جانتے ہیں و ہذا ہو الدہریۃ اعاذنی اللہ
وایاک منہا - تم کسی ایک مذہب کو متعین
کرو جو تمھارے نزدیک صحیح ہو وہ یہ ہے کہ
تم کو اس مذہب کا معتقد ہونا زیادہ پسند کرتا
ہون من آن ارک دہریتا - کیون کہ میری
رائے یہ ہے کہ دنیا میں جتنے دین و مذاہب
ہیں سب انسان کی اصلاح کی غرض سے
جاری ہوئے ہیں اور خصوصاً تصوف قومی و ملکی کے لحاظ
سے سب میں نیکی کے اصول کی رعایۃ کی
گئی ہے - یہ بڑی خرابی کی بات ہے
کہ دنیا میں ادیان مختلفہ کی بہت کثرۃ
ہو گئی ہے اور ہر دین والے دوسرے تمام
ادیان کی تکفیر کرتے ہیں ان میں فیصلہ کرنا
عقلاً نہیں تو عادۃً ضرور محال ہے - اسلم
طریقہ تم جیسے نوجوان آدمی کے لیے یہ ہے

کہ جس دین مین پیدا ہوا ہے آنکھ بند کر کے
اُس کی پیروی کرتا جاے جب تک اُس کو
مدلل راے قائم کرنے کا موقع ملے مین نے
برسون کے غور کے بعد اپنے نزدیک
اسلام کو ایسا بدیہی سمجھا ہے جیسا دو اور دو
چار اور مدۃ سے میرا ارادہ ہے کہ اپنے
خیالات مذہبی کو مقید بالکتابۃ کر دون مگر
اس وقت تم سے مجھ کو اسی قدر کہنا
منظور تھا کہ مذہب کی بابۃ تیزی یا عجلت سے
کوئی راے قائم کرنے مین ہرگز جلدی مت کرنا-
سید احمد خان کی شان ایسی ارفع و اعلی ہے
کہ ما و شما کو ان کی نسبۃ کسی راے کا ظاہر کرنا
داخل شوخ چشمی ہے جس طرح کا برتاؤ
مین نے سید احمد خان صاحب کے ساتھ
رکھا ہے تم کو اس سے میری راے کا مستنبط
کر لینا کچھ مشکل نہ تھا- مین نے مدرسۃ العلوم
علی گڈھ مین بورڈنگ ہوس بنوا یا دو
کوٹھے ہین دونون مین چندہ دیا اپنے
سارے خاندان کے نام کی جالیان حاطۂ
مدرسہ مین نصب کرائین یعنی مدرسۃ العلوم
کو مسلمانون کے لیے مفید اور اُس کی تائید
کو داخل مثوبات سمجھا- اس وقت تک سید
احمد خان کے اخبار یا لکچر یا موعظ یا تحریرات کا
ایک پرچہ کبھی مول نہین لیا یعنی مجھ کو
اُن کے معتقدات یا سرہا تسلیم نہین-
سید احمد خان کی تفسیر ایک دوست کے
پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا میرے نزدیک
وہ تفسیر دیوان حافظ کے اُن شروح سے زیادہ
وقعت نہین رکھتی جن کے مصنفین نے چوتڑون
سے کان گانٹھ کر سارے دیوان کو کتاب
تصوف بنانا چاہا جو معانی سید احمد خان نے
منطوق آیات قرآنی سے اپنی بنا پر مستنبط
کیے مگر میرے نزدیک زبردستی سے گھڑے
اور چسپان کیے- ہان ہان قرآن کی منزل من اللہ
ہونے سے انکار کرنا سہل ہے اور ان معانی کو
ماننا مشکل مجھ کو کیا مکرنا پڑا مین نے کسی سے کہا تھا
کہ یہ وہ معنی ہین جن کی طرف نہ خدا کا ذہن
منتقل ہوا نہ جبریل حامل وحی کا نہ رسول خدا
کا نہ قرآن کے کاتب و مدون کا نہ اصحاب
کا نہ تابعین کا نہ تبع تابعین کا نہ جمہور مسلمین کا
مگر مین نے تم کو بار بار منع نہین کیا کہ
مذہب کے گورکھ دھندے کو سلجھانے کا
ابھی تمھارا وقت نہین محکمات کیا کم ہین کہ
آدمی متشابہات کی تاویل مین لاحاصل بھٹکتا پھرے

اکونٹنٹ کے دفتر مین پنشن کا ایک صیغہ
خاص ہے وہان یہ بات مستنبط کی گئی ہے
کہ پنشن خوارون کی اعمار کا اوسط عام اعمار
کے اوسط سے ایک ثلث کے قریب
گھٹا ہوا ہے- سوچنے سے معلوم ہوا کہ
لوگ زمانۂ اشتغال مین لوازم خدمت کو شرط
زندگی بنا لیتے ہین خدمت سے علیحدہ
ہوے کہ سمجھے زندگی وبال دوش ہو چلی
ہے اور چل بسے فانی ہین فاعتبروا یا اولی الابصار-

مولوی . . . اپنی بی بی سے بہت مانوس تھے جیسا کہ سچ مچ کے سبھی مولوی ہوا کرتے ہین بی بی مرین تو مولوی صاحب دنیا سے ایسے دل برداشتہ ہوے کہ کسی چیز کی نظر مین وقعۃ باقی نہ رہی یہان تک کہ نوکری کی اور اپنے بچون کی۔ مولوی صاحب کو ایک بزرگ سے تھی ارادۃ ان کو اس کیفیۃ سے آگاہی دی ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ سب خدع نفس ہے اس کو تبتل اور انابۃ الی اللہ مت سمجھو۔ مولوی صاحب نے اپنے وجدان کے مقابلے مین اس کو تسلیم نہ کیا۔ شیخ نے ان کا اصرار دیکھ کر مراقبہ اور کچھ وظیفے بتا دیے جن کو مولوی صاحب چندے کرتے رہے مگر کوئی جدید کیفیۃ پیدا نہ ہوئی آخر ملول ہو کر کنایۃً شکایۃ کی۔ (یہان تک حکایۃ ہے جو بات مجھ کو کہنی تھی یہ ہے کہ) شیخ نے شکایۃ سن کر فرمایا کہ جس دن سے تم نے ہوش سنبھالا طلب دنیا مین منہمک رہے اس طلب مین تم کو اتنی ہی کامیابی ہوئی کہ ایک نوکری مل گئی جو نہ سلطنۃ ہے نہ وزارۃ نہ کامل حکومۃ نہ کافی امارۃ۔ طلب دین مین تم نے اپنی عمر کا کون سا حصہ صرف کیا شاید ہزارون درجے کی ایک کسر اعشاری اور ابھی سے مناصب غوث و ابدال کے امیدوار ہو۔ این خیال است و محال است و جنون۔

انگریزی جاننا بھی فی الحقیقۃ ہم لوگون کے حق مین ایک مصیبۃ ہے۔ مین نے بڑے بھائی کا بنوایا ہوا مکان دیکھا اور انگریزی خیالات کے مطابق ناپسند کیا مکان خوش قطع ہے مستحکم ہے اور تھوڑی سی جگہ مین گنجایش بھی خاصی ہے۔ ضرورۃ کی کل چیزین ہین یہان تک کہ دو ضرورۃ خانے بھی ہین مگر وینٹیلیشن کا نام نہین۔ ہوا جو کوٹھریون کے پاٹتے وقت بند کی گئی ہے میری سمجھ مین نہین آتا کہ بدون بگاڑے کیونکر بدلی جا سکتی ہے۔ اس مکان کی زمین اس قدر مرتفع تھی کہ اگر مکان روشن اور ہوادار ہوتا تو بالاخانے کی کچھ ضرورۃ نہ تھی مگر ہوادار نہ ہونے سے گرمی کی رات اور موسم برسات کے قابل نہین ناچار بالاخانہ بنوانا پڑا۔

ایک دوست نے مجھ کو انگریزی مین ترقی کرنے کی یہ تدبیر بتائی تھی کہ اخبار سے چھوٹے چھوٹے مضامین مثلاً آٹھ آٹھ دس دس سطر کے پڑھ لیے اور پھر انہین مضامین کو آپ انگریزی مین لکھ کر اخبار سے مقابلہ کیا اور جہان اختلاف ہوا اس کو غور سے دیکھ بھال لیا اور بہ تدریج مشق کو بڑھاتے گئے۔ مجھ کو اس تدبیر کے تجربہ کرنے کی تو فرصۃ نہین ملی مگر عقل چاہتی ہے کہ [illegible] مفید [illegible] ہو گی۔

جو لوگ [illegible] نہین بلکہ کتابین

کے ذریعے سے انگریزی مین استعداد
حاصل کرنا چاہتے ہین (یاد رکھو لغت کا
کا پڑھنا بھی داخل کتاب بینی ہے) اکثر
اُن سے ایک بڑی غلطی ہوتی ہے وہ یہ
کہ طرز عبارۃ سے قطع نظر کرکے محو مضامین
ہوجاتے ہین اور اُن کی محنت کا نتیجہ یہ ہوتا
ہے کہ مثلاً کبھی گھنٹون مین انھون نے ایک احسنا
پورا کیا فارغ ہوئے تو اُن کو واقعات تحفظ
ہین اور پیرایۂ عبارۃ کسی ایک مضمون کا
بھی یاد نہین اُن کی مثال ڈفالیون کی سی
ہے کہ ساری عمر گاتے بجاتے رہو اور تال اور سُر نجانا-

مین جب کبھی میان بی بی کو آپس مین لڑتے
سُنتا ہون گو وہ میری ہی بیٹی داماد کیون
نہ ہون تو بدون اسکے کہ دونون کا دکھڑا
سُنون مین عورۃ ہی کو ملزم ٹھہراتا ہون —
کیونکہ ہماری سوسائٹی مین مرد کے مقابلے
مین عورۃ اس قدر محجوب ہے کہ گویا اُس کی
کچھ ہستی ہی نہین پس جب بدنصیب عورۃ
کو شوہر کی طرف سے کوئی امر خلاف مزاج
پیش آئے چار و ناچار اُس کو صبر کرنا چاہیے
ورنہ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر
ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ (عبارۃ کو
بہ تبدیل صیغ و ضمیر عورۃ سے متعلق کرلو)
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کو حکم ہوا تھا کہ خضر سے جاکر سیکھو وہ قصہ
قرآن مجید کے پندرھوین پارے کے
اخیر اور سولھوین کے شروع مین ہے —
فوجدا (موسی وفتاہ) عبداً (خضر)
من عبادنا آتینٰہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ
من لدنا علما فقال لہ موسی ہل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا قال انک
لن تستطیع معی صبرا- وکیف تصبر علی ما لم
تحط بہ خبرا- قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا
ولا اعصی لک امرا قال فان اتبعتنی فلا
تسئلنی عن شیٔ حتی احدث لک منہ ذکرا
فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینۃ خرقہا-
قال اخرقتہا لتغرق اہلہا- لقد جئت شیئا
امرا- قال الم اقل انک لن تستطیع معی
صبرا- قال لا تواخذنی بما نسیت ولا
ترہقنی من امری عسرا- فانطلقا حتی اذا
لقیا غلاما فقتلہ قال اقتلت نفسا زکیۃ
بغیر نفس- لقد جئت شیئا نکرا- قال
الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا-
الغرض خضر نے موسی سے شرط کرلی تھی کہ
تم میری کسی بات مین دخل نہ دینا موسی
سے صبر نہو سکا اور لگے بات بات پر ٹوکنے
پہلی دفعہ خضر نے ان کو متنبہ کیا باین عبارۃ
الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا- پھر دوبارہ
اُسی عبارت مین لک زیادہ کرکے گویا تنبیہ
ملامت کا ایک پیچ اور کسدیا- اس پر ایک ظریف
بے ساختہ بول اوٹھے کہ موسی تو طلب کے تھے ہی
خضر بھی کچھ کم چھیلے نہ تھے کہ دوسری ہی
خطا مین لام کاف پر آتر بیٹھے

غلط نامہ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	۱۸	پیس	بس	۲۰	۱	۱۵	کنظیم	العظیم تواری من القوم شیخ البقرۃ	۴۱	۲	۸	لااقل	لااقل صحیح
〃	۲	۲۳	اواسے	اواسکے						۴۴	۱	۲۲	الصبر	البصر
۴	۱	۱۷	مقالے	مقاسے	۲۱	۱	۱۴	لکھے	لکھتے	〃	۱	۲۴	دل سے	دل پہ
۵	۱	۱۲	ہوگئے	ہوتے	〃	۲	۳	ثابتہ	ثابت					
۶	۱	۱۱	نیاک	نیک	〃	〃	۱۶	ہوتی	ہوئی	۴۶	۱	۲	سبجت	سعت
〃	۲	۵	تین	مین	۲۲	۲	۴	گھٹ	گھٹ	۴۷	۱	۲۰	تشخلد	لاتخلد
〃	〃	۱۹	سے لے	سلے	〃	〃	۱۶	مزد	مرد	〃	۱	۲۲	ای الوانی کیونکہ	کیون
〃	〃	۲۵	متڈمر	مرٹھ	〃	〃	۲۰	جھگڑ	جھگڑا	〃	۲	۲۶	ابتناش شر	[illegible]
۷	۱	۵	اوسکے	اسکے	〃	〃	۲۵	بدشوسی	بدشوقی	۴۸	۱	۱۸	اختلت	اختل
〃	〃	۱۶	بڑھاو	بڑھاو	۲۳	۱	۱۲	مستحفظ	مستحفظون	〃	〃	۱۹	الہار	النہار
۸	۲	۲	سپینک	سپینک	〃	〃	۱۴	آداب	آدابین	〃	〃	۲۴	الکلب	الطلب
۱۰	۲	۱۴	شکلیں	تشکیل	۲۴	۱	۳	آیا کیا	آگیا	۵۱	۲	۲۳	الاصرار	الاحرار
〃	〃	۲۲	پھرکیا	پرکیا	〃	۱	۲۶	سکو	گو	۵۴	۲	۳۰	کردیا	کردیاگیا
۱۱	۲	۲۳	ستشنا	مستثنا	۲۵	۲	۲۴	چلد	چلا	۶۵	۱	۴	خائشۃ الاشر	خاشعۃ الا
۱۳	۲	۳	بڑے	ترے	۲۶	۱	۵	لکھے	لکھنے	۶۶	۱	۳	تمثال	مثال
۱۴	۲	۱	عشرع	شروع	۳۲	۱	۲۳	روئی	روڑ	〃	۲	۱۳	الغافل	القافل
〃	〃	۲۴	پرتی	پڑتی	۳۳	۱	۵	حاذق	صادق	۶۷	۱	۸	پڑےسے	پڑھتے
۱۶	۲	۱۷	اسی	ایسے	〃	۲	۱	گوارہ	گوارا	۷۲	۱	۲۵	سرنیا	اپنا
〃	〃	۲۱	لو	گو	〃	〃	۷	یاد	یادر	۸۴	۲	۱۸	سیکھے	سمجھے
〃	〃	۲۴	ہوتا	ہو	〃	〃	۲۵	دونون	دونون کی	۸۶	۲	۱۰	متقر	مقرر
۱۸	۱	۶	راجبنک	راجندر	۳۴	۱	۱۰	زید	زید	۸۸	۱	۲۷	ایجنٹ	ریجنٹ
〃	۲	۵	ثابتہ	ثابت	۳۵	۱	۱۱	مضاف ہو	مضاف نہ ہو	〃	۲	۱۸	البعدہ	البلدۃ
〃	〃	۷	بہتر	بہتر	〃	〃	۱۴	موفتہ	معرفہ	〃	۲	۲۰	عاقا	عاقاد
۱۹	۱	۱	گئے	گی	〃	۲	۳	امرا	اردو	〃	〃	۲۵	ماشا	ماذا
〃	〃	۱۱	ابھی	اب بھی	〃	〃	۱۵	قطع	قطعہ	۹۱	۱	۲	وکسوہم	واکسو
〃	۲	۷	ہوتا	ہونا	۳۶	۲	۳	رائی	رائی	〃	〃	〃	توکوا	تولوا
〃	〃	۹	زمان	زبان	〃	〃	۲۲	دیگرسکس	دیگرسکس	۹۱	۲	۱۵	معترض	متعرض
〃	〃	۱۲	نری	بڑی	۳۷	۲	۲۶	تا	یا	۹۵	۱	۲۱	مسبب	سبب
〃	〃	۲۲	ہو	٥	۳۸	۲	۲۰	مین صفحہ	مین وصفقہ	〃	〃	۲۲	بل	ہل
۲۰	۱	۱۳	بہ	پہ	۴۰	۲	۲	کہ کہو	کہ جو کہو					

رد نیچری

اِس کتاب مین از روے تاریخ اس بات کو دکھایا گیا ہے کہ نیچریون کا فرقہ جو زمانِ قدیم مین بھی وقتاً فوقتاً ظہور و خروج کرتا رہا ہے ہمیشہ اپنی تعلیم فاسدہ سے موجب تباہی و خرابی قوم و ملت رہا ہے۔ حکماے نیچریہ کے مذاہب کی شروع رسالہ مین عقلاً تردید و تضعیف کرکے مختلف قومون مین اُن کی تعلیمات فاسدہ کی مضرت فزا تاثیرون کو بہت شرح و ابسط بیان کیا ہے اور اخیر مین ایک تقریر طولانی کے ساتھ عموماً ادیان کو نافع بہ نیت بتاکر دین اسلام کی فضیلت اور ادیان پر نہایت مستحکم دلیلون سے ثابت کی ہے۔ یہ رسالہ اصل مین صاحب مقالات جمالیہ کے افاضات سے ہے مگر بنظر تعمیم فائدہ مین نے اُس کو اردو مین ترجمہ کیا اور وہ میرے پاس سے بقیمہ ذیل مل سکتا ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۹/

المشتہر سید محمد عبد الغفور شہباز بہاری مہندر وبانی پور۔

عمدہ اور جدید کتابین

حضرات! یہ آپ کے قومی پریس کے کتابون کی فہرست ہے۔ اِن رسالون کو ضرور منگوائیے۔

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جس کا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی کی ترچھی نگاہ کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حُسنِ فریب سے کم نہین قیمت کچھ نہین صرف لاگت ۹

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانون کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی بلیغ انشاپردازی کا نمونہ حرفون کے ذریعہ سے تصویر دکھا دینے کا آلہ۔ دلوں پر عمدہ اثر ڈالنے کی حکمی قوت۔ یا اس نہایت ہی عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ فرخ اور مہدی بڑے ہی اہتمام کے ساتھ ملک پر مہذب اثر ڈالنے کے لیے طبع کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۶/

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر۔ ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر۔ ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ اُمنگین۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت نما ضبط یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ فرخ اور اوسکا عشق نہایت اہتمام سے چھپا ۸/

نغمہ راز

شاعر تو نکی مجسم صورتین۔ مایوس دلونکی ہو بہو تصویرین یعنی مثنوی نغمہ راز نہایت اہتمام سے چھپی ہے قیمت فی جلد ۴/

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے حکمے ہین یہ رسالہ اون لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان دانی کے شوقین درخواست مع قیمت یا باجازت ویلیو پے ایبل آنا چاہیے۔ المشتہر محمد نثار حسین نثار مہتمم پیام یار و قومی پریس لکھنؤ چوک